ماہنامہ خواتین

ماہنامہ

خواتین

صفر المظفر 1447ھ اگست 2025ء

جلد: 04

شمارہ: 08

14 اگست

جشن آزادی مبارک

ویب ایڈیشن

گھریلو اتفاق کا عمل

سب گھر والوں میں اتفاق کے لئے بعد نمازِ جمعہ لاہوری نمک پر ایک ہزار ایک بار یَا وَدُوْدُ پڑھئے، اوّل و آخر دس دس بار درود شریف اور اس وقت سے اس (پڑھے ہوئے) نمک کا برتن زمین پر نہ رکھئے، (ادب سے الماری، میز وغیرہ اونچی جگہ رکھئے) وہ نمک سات دن گھر کی ہانڈی (یعنی سالن وغیرہ) میں ڈالئے، سب کھایئے، مولیٰ تعالیٰ سب میں اتفاق پیدا کرے گا۔ ہر جمعہ کو سات دن کے لئے پڑھ لیا کیجئے۔

(فتاویٰ رضویہ، 612/26)

فوڈ الرجی کا روحانی علاج

بِسْمِ اللّٰہِ مَا شَاءَ اللّٰہُ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہ

11 بار (اول آخر 7 بار درود شریف) پڑھ کر جو کھانا مُوافق نہیں آتا اس پر دم کیجئے پھر اسے کھاتے وقت ایک بار یہی دعا پڑھ لیجئے۔ ان شاء اللہ الکریم وہ کھانا موافق آجائے گا۔ اگر کوئی مشروب ناموافق ہے تو یہی عمل کیجئے۔ (لقمے کی جگہ ہر گھونٹ پر دعا پڑھنی ہے۔)(30 روحانی علاج، ص15)

پِتّے اور مثانے کی پتھری کا روحانی علاج

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ 46 بار سادہ کاغذ پر لکھ کر پانی میں دھو کر پینے سے پِتّے اور مثانے کی پتھری ان شاء اللہ ریزہ ریزہ ہو کر نکل جائے گی۔ (مدّتِ علاج: تا حصولِ شِفا)

(بیمار عابد، ص30، 31)

لین دین کے نقصانات سے بچنے کا وظیفہ

رقم اور ہر قسم کی چیز کے لین دین (یعنی لینے اور دینے) سے پہلے یَا ذَا الْجَلَالِ وَ الْاِکْرَام 21 بار پڑھنے کی جو عادت بنا لیں گے، وہ ان شاء اللہ اس معاملے میں نقصانات سے بچے رہیں گے۔ (مینڈک سوار بچھو، ص25)

فہرست

حمد و نعت	مناجات و نعت	شعبہ ماہنامہ خواتین	2
قرآن و حدیث			
تفسیر قرآنِ کریم	حضور نے خواتین سے کن باتوں پر بیعت لی؟	محترمہ ام حبیبہ عطاریہ مدنیہ	3
شرحِ حدیث	زندگی کے آخری لمحات کی اہمیت (قسط2)	محترمہ بنتِ کریم عطاریہ مدنیہ	5
ایمانیات و عبادات			
عبادات	صفر المظفر کی عبادات	محترمہ ام غزالی عطاریہ مدنیہ	7
فیضانِ سیرت			
اخلاقِ نبوی	حضور کی خاتونِ جنت سے محبت	بنتِ فضل الحق عطاریہ (اول پوزیشن) / بنتِ ذوالفقار انور	9
معجزاتِ انبیا	حضرت موسیٰ علیہ السلام کے معجزات و عجائبات (قسط7)	شعبہ ماہنامہ خواتین	11
بزرگ خواتین کے سبق آموز واقعات	زیب و زینت کی حدود	محترمہ اُمِّ سلمہ عطاریہ مدنیہ	14
فیضانِ بزرگانِ دین			
فیضانِ اعلیٰ حضرت	شرح قصیدۂ معراجیہ (قسط3)	شعبہ ماہنامہ خواتین	15
فیضان امیر اہلِ سنت	مدنی مذاکرہ	امیرِ اہلِ سنت	17
اسلام اور عورت			
	بازار جانا ضروری یا مجبوری؟	ام میلاد عطاریہ	19
علم نور ہے			
حصولِ علمِ دین کی رکاوٹیں	بری عادتیں (قسط12)	محترمہ ام ہالہ (بنتِ افضل) عطاریہ مدنیہ	21
دار الافتاء اہلسنت			
دار الافتاء اہلِ سنت		مفتی محمد قاسم عطاری	23
اسلامی بہنوں کے شرعی مسائل		مفتی محمد قاسم عطاری	25
رسم و رواج			
میت کی رسومات (قسط2)		محترمہ بنتِ منصور عطاریہ مدنیہ	26
اخلاقیات			
جنت میں لے جانے والے اعمال	خودداری	ام انس عطاریہ	28
جہنم میں لے جانے والے اعمال	بے مروتی	ہمشیرہ حنظلہ صابر (اول پوزیشن) / بنتِ نذیر احمد نیازی	30
فیضانِ دعوتِ اسلامی			
پیغامِ بنتِ عطار	63 نیک اعمال (نیک عمل نمبر 33)	بنتِ عطار باجی	32
نئی لکھاری	پودا لگانا ہے درخت بنانا ہے	بنتِ اشرف (اول پوزیشن) / بنتِ مشتاق عطاریہ	35
تاثرات و سفارشات		محترمہ ام غزالی عطاریہ مدنیہ	38
اسلامی بہنوں کی مدنی خبریں		شعبہ دعوتِ اسلامی کے شب و روز	39

چیف ایڈیٹر
مولانا ابو الابصار قادری

سینئر معاون
مولانا ابو زین العابدین عطاری مدنی

شرعی تفتیش: مولانا مفتی محمد انس رضا عطاری مدنی
دار الافتاء اہلِ سنت (دعوتِ اسلامی)

اپنے تاثرات (Feedback)، مشورے اور تجاویز نیچے دیے گئے ای میل ایڈریس اور
(صرف تحریرا) واٹس ایپ نمبر پر بھیجئے:
mahnamahkhawateen@dawateislami.net
صرف اسلامی بہنیں: +923486422931

پیش کش: شعبہ ماہنامہ خواتین، مجلس ماہنامہ فیضانِ مدینہ دعوتِ اسلامی

حمد ونعت

نعت

عارضِ شمس و قمر سے بھی ہیں انور ایڑیاں

عارضِ شمس و قمر سے بھی ہیں انور ایڑیاں
عرش کی آنکھوں کے تارے ہیں وہ خوشتر ایڑیاں

جا بجا پرتو فگن ہیں آسماں پر ایڑیاں
دِن کو ہیں خورشید شب کو ماہ و اختر ایڑیاں

اُن کا منگتا پاؤں سے ٹھکرادے وہ دُنیا کا تاج
جس کی خاطر مر گئے مُنْعَم رگڑ کر ایڑیاں

ہائے اس پتھر سے اس سینہ کی قسمت پھوڑیے
بے تکلف جس کے دل میں یوں کریں گھر ایڑیاں

تاجِ رُوحُ القُدس کے موتی جسے سجدہ کریں
رکھتی ہیں وَاللہ وہ پاکیزہ گوہر ایڑیاں

ایک ٹھوکر میں اُحد کا زلزلہ جاتا رہا
رکھتی ہیں کتنا وقار اَللہُ اَکْبَر ایڑیاں

اے رضاؔ طوفانِ محشر کے طلاطم سے نہ ڈر
شاد ہو! ہیں کشتیِ اُمّت کو لنگر ایڑیاں

از: امامِ اہلِ سنت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ

حدائقِ بخشش، ص86

منقبت

دل میں بسا ہے قامتِ زیبا حامئ سنّت اعلیٰ حضرت

دل میں بسا ہے قامتِ زیبا حامئ سنّت اعلیٰ حضرت
چشمِ تمنا محوِ سراپا حامئ سنّت اعلیٰ حضرت

کس سے بیاں ہوں تیرے مَناقِب کس کی سمجھ میں آئیں مَراتِب
شان ہے تیری اَرفع و اعلیٰ حامئ سنّت اعلیٰ حضرت

ملفوظات احکامِ شریعت مکتوبات بہارِ شریعت
پَند و نَصائح تیرے وَصایا حامئ سنّت اعلیٰ حضرت

قادریوں کی آنکھ کا تارا رضویوں کا ملجا ماویٰ
اہلِ سُنَن کے گھر کا اُجالا حامئ سنّت اعلیٰ حضرت

مانا عرب نے تجھ کو یگانہ گایا عرب نے تیرا ترانہ
مانے ہے تجھ کو سارا زمانہ حامئ سنّت اعلیٰ حضرت

وقتِ سفر دو بج کر اڑتیس ہے تاریخ صفر کی پچیس
جمعہ کے دن دنیا سے سِدھارا حامئ سنّت اعلیٰ حضرت

فَانِی فِی اللہ بَاقِی بِاللہ چشمِ کرم ایوؔب پہ لِلّٰہ
مرشدِ برحق قبلہ و کعبہ حامئ سنّت اعلیٰ حضرت

از: مولانا سیّد ایوب علی رضوی رحمۃ اللہ علیہ

شمائمِ بخشش، ص30

حضور نے خواتین سے کن باتوں پر بیعت لی؟

محترمہ اُمِّ حبیبہ عطاریہ مدنیہ
معلمہ جامعۃ المدینہ گرلز فیضانِ اُمِّ عطار گلبہار سیالکوٹ

فرمانِ الٰہی ہے: یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ اِذَا جَآءَكَ الْمُؤْمِنٰتُ یُبَایِعْنَكَ عَلٰۤى اَنْ لَّا یُشْرِكْنَ بِاللّٰهِ شَیْــٴًـا وَّ لَا یَسْرِقْنَ وَ لَا یَزْنِیْنَ وَ لَا یَقْتُلْنَ اَوْلَادَهُنَّ وَ لَا یَاْتِیْنَ بِبُهْتَانٍ یَّفْتَرِیْنَهٗ بَیْنَ اَیْدِیْهِنَّ وَ اَرْجُلِهِنَّ وَ لَا یَعْصِیْنَكَ فِیْ مَعْرُوْفٍ فَبَایِعْهُنَّ وَ اسْتَغْفِرْ لَهُنَّ اللّٰهَؕ-اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ(۱۲)

(پ28، الممتحنۃ:12) ترجمہ: اے نبی! جب مسلمان عورتیں تمہارے حضور اس بات پر بیعت کرنے کیلئے حاضر ہوں کہ وہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں گی اور نہ چوری کریں گی اور نہ بدکاری کریں گی اور نہ اپنی اولاد کو قتل کریں گی اور نہ وہ بہتان لائیں گی جسے اپنے ہاتھوں اور اپنے پاؤں کے درمیان میں گھڑیں اور کسی نیک بات میں تمہاری نافرمانی نہ کریں گی تو ان سے بیعت لو اور اللہ سے ان کی مغفرت چاہو بیشک اللہ بہت بخشنے والا، بڑا مہربان ہے۔

شرح

ایک قول کے مطابق یہ آیت فتحِ مکہ کے موقع پر نازل ہوئی۔[1] اس آیتِ مبارکہ میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو عورتوں سے 6 باتوں کی بیعت لینے کا ارشاد فرمایا جارہا ہے، جن کی تفسیر تفسیرِ حسنات میں کچھ یوں مذکور ہے: 1 چیزوں میں سے کسی چیز کو یا شرک کی باتوں میں سے کسی بات کے ساتھ اللہ پاک کا شریک نہ ٹھہرائیں گی * اللہ پاک کی توحید کو مانیں گی * شرک کی تمام صورتوں سے بچیں گی * ذات و صفات * اسما و احکام وغیرہ میں کسی کو کسی طرح نہ شریک ٹھہرائیں گی اور نہ ایسا اعتقاد رکھیں گی۔ 2 شرک کے بعد چوری کا ذکر ہے جس سے چوری کے گناہِ کبیرہ ہونے کا پتا چلتا ہے۔ زمانہ جاہلیت میں عورتوں میں یہ وبا بکثرت تھی۔ چوری خفیہ حرام، دوسرے کے ساتھ ظلم اور اس کی حق تلفی ہے۔ لہٰذا بیعت میں حقّ اللہ کے ساتھ حقّ العباد کا بھی ذکر ہوا۔ 3 بدکاری اپنی قوم کی عزت کو برباد کرنا اور شادی کے بعد شوہر کی حق تلفی ہے۔ چوری کے بعد بدکاری کے ذکر میں جو تعلق ہے وہ دونوں امور کا پوشیدہ ہونا ہے۔ 4 زمانہ جاہلیت میں عورتیں اپنی بچیوں کو زندہ دفن کر دیتی تھیں۔ عہدِ جاہلیت کے لوگ لڑکیوں کی پیدائش کو باعثِ بدنامی خیال کرتے تھے اور بھوک و افلاس کے خوف سے زندہ دفن کر کے قتل کر دیتے تھے جو نہ صرف نسل کشی تھی بلکہ قتلِ ناحق بھی۔ ایک قول یہ بھی ہے کہ عورتیں ناجائز اولاد کو بدنامی کی وجہ سے حمل گرا کر مار ڈالتیں یا پیدائش کے بعد قتل کر ڈالتی تھیں اور ایسا عورتوں میں بکثرت ہوتا تھا۔ لہٰذا مسلمان عورتوں سے اس معاملے پر بیعت لی گئی۔ 5 بہتان تراشی نہ کریں گی یا غیر کی اولاد کو شوہر سے منسوب نہ کریں گی اور نہ کسی پر اس معاملے کا بہتان باندھیں گی۔ ایک قول ہے کہ بہتان سے مراد جادو ہے کہ عورتوں کو اس کی خوب رغبت ہوتی ہے تو وہ اس سے منع کی گئیں۔ 6 یعنی ہر کارِ خیر میں نافرمانی نہ کریں گی اور برائیوں سے باز رہیں گی۔ حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے: معروف سے مراد نوحہ کرنا، گریبان پھاڑنا، گال پیٹنا یا نوچنا اور شعر ملانا ہے۔ ایک قول کے مطابق معروف سے مراد غیر مردوں کے ساتھ تنہائی ہے۔[2]

جب حضور فتحِ مکہ کے دن مردوں کی بیعت لے کر فارغ ہوئے تو کوہِ صفا پر عورتوں سے بیعت لینا شروع کی، حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نیچے کھڑے ہو کر حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا کلام مبارک عورتوں کو سناتے جاتے۔ اسی دوران حضرت ابو سفیان رضی اللہ عنہ کی بیوی ہند بنتِ عتبہ رضی اللہ عنہا ڈرتے ڈرتے حجاب میں اس طرح حاضر ہوئیں کہ پہچانی نہ جائیں۔

بیعت کے وقت حضرت ہند کے سوالات

1 حضور نے بحکمِ قرآنی جب یہ فرمایا: میں تم سے اس بات پر

بیعت لیتا ہوں کہ تم اللہ پاک کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ کرو گی تو حضرت ہند رضی اللہ عنہا نے عرض کی: آپ ہم سے اس بات پر بیعت لے رہے ہیں جس بات پر ہم نے آپ کو مردوں سے بیعت لیتے ہوئے نہیں دیکھا۔ اس دن مردوں سے صرف اسلام و جہاد پر بیعت لی گئی تھی۔ (2) جب حضور نے یہ فرمایا: اور چوری نہ کرو گی۔ اس پر حضرت ہند نے عرض کی: (میرے شوہر) ابو سفیان کنجوس آدمی ہیں، میں وقتاً فوقتاً ان کا مال لیتی رہی ہوں اور مجھے علم نہیں کہ وہ مال میرے لئے حلال ہے یا نہیں۔ اس پر حضرت ابو سفیان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میرا مال تمہارے لئے پہلے بھی حلال تھا اب بھی حلال ہے۔ اس بات پر حضور مسکرا دیئے اور فرمایا: تم ہند بنتِ عتبہ ہو؟ عرض کی: جی ہاں۔ (3) جب حضور نے بدکاری نہ کرنے پر بیعت لی تو حضرت ہند نے عرض کی: کیا آزاد عورت بھی بدکاری کرتی ہے؟ (4) جب حضور نے اپنی اولاد کو قتل نہ کرنے پر بیعت لی تو عرض کرنے لگیں: ہم نے چھوٹے چھوٹے بچے پالے، جب وہ بڑے ہو گئے تو آپ نے انہیں قتل کر دیا، اب آپ جانیں اور وہ جانیں۔ حضرت ہند رضی اللہ عنہا نے یہ اس لئے کہا کہ ان کا لڑکا حنظلہ بن ابو سفیان بدر میں قتل کر دیا گیا تھا۔ ان کی بات پر حضرت عمر کو بہت ہنسی آئی اور حضور بھی مسکرا دیئے۔ (5) جب حضور نے بہتان نہ گھڑنے کے متعلق فرمایا تو انہوں نے عرض کی: بہتان بہت بری چیز ہے۔ حضور ہمیں اچھی باتوں اور اچھی خصلتوں کا حکم دیتے ہیں۔ (6) جب حضور نے یہ فرمایا کہ کسی نیک بات میں میری نافرمانی نہ کرو گی تو بولیں: اگر ہمیں کسی چیز میں آپ کی نافرمانی کرنی ہوتی تو اس مجلس میں نہ آتیں۔ الغرض عورتوں نے ان تمام امور کا اقرار کیا[3] اور 457 خواتین نے بیعت کی۔[4]

عورتوں سے تفصیلاً بیعت لینے کی وجہ عورتوں کی عقل کمزور ہوتی ہے اور ان میں سمجھ بوجھ کی کمی ہوتی ہے۔ نیز جو کام ذکر کئے گئے ہیں یہ عورتوں میں کثرت سے پائے جاتے ہیں، اس لئے ان سے ان امور پر بیعت لی گئی۔[5]

بیعت پر قائم رہنے والی عورتیں حضرت اُمِّ عطیہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسولِ پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ہم سے بیعت کے ساتھ یہ بھی عہد لیا تھا کہ ہم نوحہ نہیں کریں گی۔ لیکن ہم میں سے صرف پانچ عورتوں نے اس عہد کو پورا کیا۔[6]

حضور کا خواتین سے بیعت لینے کا انداز اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: بیعت بیشک سنتِ محبوبہ (پسندیدہ سنت) ہے۔[7] حضور اقدس صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم بوقتِ بیعت عورتوں سے مصافحہ نہ فرماتے صرف زبان سے بیعت لیتے۔[8] چنانچہ اُمُّ المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا عورتوں سے بیعت کے متعلق فرماتی ہیں کہ رسولِ پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم خواتین کا اس (یعنی مذکورہ) آیت سے امتحان لیتے تھے۔ تو ان میں سے جو بی بی اس شرط کا اقرار کر لیتی تو اس سے فرماتے: میں نے تمہیں بیعت کر لیا اس کلام سے جو آپ اس سے کرتے۔ اللہ پاک کی قسم! بیعت میں حضور کا ہاتھ کسی عورت کے ہاتھ سے نہ چھوا۔[9] یعنی حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم مردوں سے بیعت لیتے تو مصافحہ فرما کر بیعت لیتے مگر عورتوں سے کبھی مصافحہ نہ فرماتے صرف کلام سے بیعت فرماتے کیونکہ غیر عورت کو ہاتھ لگانا حرام ہے خواہ پیر ہو یا عالم یا شیخ ہو یا کوئی اور۔[10]

عورتوں سے بیعت لینے کی کیفیت میں یہ بھی مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے پانی بھرا ایک پیالہ منگوایا، اس میں آپ نے اپنا دستِ اقدس ڈالا، پھر عورتوں کو حکم دیا تو انہوں نے بھی اس میں اپنے اپنے ہاتھ ڈالے۔[11] حضور کا عورتوں سے بغیر ہاتھ لگائے بیعت کرنا اس بات پر دلیل ہے کہ عورتوں کے ہاتھ میں ہاتھ دیئے بغیر بیعت ہو جاتی ہے۔

عورتوں کی بیعت کو کیا نام دیا گیا؟ حضور نے عورتوں سے فتحِ مکہ کے دن جو بیعت لی تھی اسے بیعۃ النساء کہا جاتا ہے۔[12]

اللہ پاک سے دعا ہے کہ اللہ پاک ہمیں ان تمام امور جن پر حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے عورتوں سے بیعت کی اس پر قائم رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمین بِجاہِ النّبیِّ الْاَمین صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم

---

(1) تفسیر مظہری، 9/259 (2) تفسیر حسنات، 6/638 تا 641 ملخصاً (3) تفسیر مظہری، 9/259، 260 (4) تفسیر خزائن العرفان، ص 1019 ملخصاً (5) تفسیر مظہری، 9/260 (6) تفسیر قرطبی، 9/54، جزء: 18 (7) فتاویٰ رضویہ، 26/586 (8) بہار شریعت، 5/446، حصہ: 16 (9) بخاری، 2/217، 218، حدیث: 2713 (10) مراٰۃ المناجیح، 5/620 (11) تفسیر قرطبی، 9/53، جزء: 18 (12) تفسیر نسفی، ص 1234

زندگی کے آخری لمحات کی اہمیت (قسط2)

محترمہ بنتِ کریم عطاریہ مدنیہ
شعبہ ٹیچر ٹریننگ ڈیپارٹمنٹ مجلس جامعۃ المدینہ گرلز

آخرت میں نجات کا دار و مدار چونکہ زندگی کے آخری لمحات پر ہے، لہٰذا شیطان لعین اس وقت بالخصوص ایمان کی نعمت چھین لینے کی فکر میں رہتا ہے۔ اس لئے ہمیں اللہ پاک کی خفیہ تدبیر سے ڈرتے رہنا چاہیے اور ایمان پر خاتمے کے لئے ہر وقت کوشش کرنی چاہیے اور اس کا واحد حل یہ ہے کہ جو بھی کام برے خاتمے کا سبب ہو، اس سے ہمیشہ دور رہیں۔

برے خاتمے کے اسباب

برے خاتمے سے بچنے کے لئے ضروری ہے کہ ہم اپنی زندگی اللہ پاک کی نافرمانی سے بچتے ہوئے گزاریں۔ کیونکہ گناہوں پر اصرار بسا اوقات برے خاتمے بلکہ ایمان سے محرومی کا سبب بھی بن سکتا ہے، جیسا کہ علامہ اسماعیل حقی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: گناہوں پر اِصرار بہت سے گناہ گار مسلمانوں کو کفر پر موت کی طرف کھینچ کر لے جاتا ہے۔[1]

بعض علما نے فرمایا: برے خاتمے کے چار اسباب ہیں: (1) نماز میں سستی کرنا (2) شراب پینا (3) والدین کی نافرمانی کرنا اور (4) مسلمانوں کو تکلیف پہنچانا۔[2]

اعمالِ بد کی نحوست بھی برے خاتمے کا سبب بن سکتی ہے۔ جیسا کہ حضرت مالک بن دینار رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق منقول ہے کہ آپ ایک بیمار کے پاس تشریف لائے جو مرنے کے قریب تھا، آپ نے کئی بار اسے کلمہ شریف تلقین فرمایا، لیکن وہ دس گیارہ، دس گیارہ کی آوازیں لگاتا رہا! جب اس سے اس کی وجہ پوچھی گئی تو کہا: میرے سامنے آگ کا پہاڑ ہے؛ جب میں کلمہ شریف پڑھنے کی کوشش کرتا ہوں تو یہ آگ مجھے جلانے کے لئے لپکتی ہے۔ پھر آپ نے لوگوں سے پوچھا: دنیا میں یہ کیا کام کرتا تھا؟ بتایا گیا کہ یہ سود خور تھا اور کم تولا کرتا تھا۔[3]

ضروری مسئلہ یہاں ایک ضروری مسئلہ یاد رہے کہ مرتے وقت معاذ اللہ اگر کسی کی زبان سے کلمۂ کفر نکلا تو کفر کا حکم نہ دیں گے، ممکن ہے کہ موت کی سختی میں عقل جاتی رہی ہو اور بے ہوشی میں یہ کفریہ کلمہ زبان سے نکل گیا ہو۔[4]

ایمان پر خاتمے کے لئے کیا کرنا چاہیے؟

- ایمان پر خاتمے کے لئے اپنی زندگی اللہ پاک کی اطاعت کرتے ہوئے گزاریئے۔ کوئی بھی لمحہ غفلت کی نذر نہ ہونے دیجئے۔ اس کے ساتھ ساتھ برے خاتمے سے ڈرتی بھی رہیے۔ کیونکہ ہم نہیں جانتیں کہ ہمارے بارے میں اللہ پاک کی خفیہ تدبیر کیا ہے! علمائے کرام فرماتے ہیں: جس کو سلبِ ایمان (ایمان چھن جانے) کا خوف نہ ہو مرتے وقت اس کا ایمان سلب ہو جانے (چھن جانے) کا اندیشہ ہے۔[5]
- تمام چیزوں کی حقیقت کو جان کر انہیں اسی طرح دیکھئے اور کوئی بھی گناہ کئے بغیر ساری زندگی اللہ پاک کی عبادت میں گزاریئے۔ اگر آپ یہ سمجھتی ہیں کہ ایسا کرنا ناممکن یا بہت مشکل ہے تو پھر لازم ہے کہ آپ پر خوف کی کیفیت غالب رہے جیسا کہ عارفین پر غالب رہتی اور اس کے سبب وہ ہمیشہ اشکبار اور غم زدہ و افسردہ رہتے۔ اللہ پاک کے ذکر کی پابندی کیجئے، اپنے دل سے دنیا کی محبت کو نکال دیجئے، گناہ کر کے اپنے اعضا کی جبکہ ان کے متعلق سوچنے سے اپنے دل کی حفاظت کیجئے جہاں تک ممکن ہو گناہوں اور گناہ کرنے والوں کو دیکھنے سے بھی بچئے کیونکہ انہیں دیکھنا بھی دل پر اثر کرتا ہے اور انسان کے دل کو ان کی طرف پھیر کر اللہ پاک سے غافل کر دیتا ہے۔[6]

✳ ایمان پر خاتمے کے لئے اللہ پاک کی بارگاہ میں گڑگڑا کر دعا کیجئے۔ قرآنِ پاک میں حضرت یوسف علیہ السلام کی اسلام پر خاتمے کی دعا کا ذکر ہے جو اصل میں اُمّت کی تعلیم کیلئے ہے اور وہ دعا یہ ہے: اَنْتَ وَلِیّٖ فِی الدُّنْیَا وَ الْاٰخِرَةِۚ تَوَفَّنِیْ مُسْلِمًا وَّ اَلْحِقْنِیْ بِالصّٰلِحِیْنَ۝۱۰۱ (پ13، یوسف:101) ترجمہ: تو دنیا اور آخرت میں میرا مددگار ہے، مجھے اسلام کی حالت میں موت عطا فرما اور مجھے اپنے قرب کے لائق بندوں کے ساتھ شامل فرما۔

✳ بزرگانِ دین فرماتے ہیں: جو حضرت خضر علیہ السلام کا نام ان کی ولدیت اور کنیت کے ساتھ (ابو العباس بلیا بن ملکان) یاد رکھے ان شاء اللہ اس کا خاتمہ ایمان پر ہو گا۔[7]

ایمان پر خاتمے کے اوراد ایک شخص اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہو کر ایمان پر خاتمہ بِالخیر کے لئے دعا کا طالب ہوا تو آپ نے اس کے لئے دعا فرمائی اور ارشاد فرمایا: اکتالیس بار صبح کو یَاحَیُّ یَاقَیُّوْمُ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ اول و آخر درود شریف نیز سوتے وقت اپنے سب اوراد کے بعد سورۂ کافرون روزانہ پڑھ لیا کیجئے، اس کے بعد کلام وغیرہ نہ کیجئے۔ ہاں! اگر ضرورت ہو تو کلام کرنے کے بعد پھر سورۂ کافرون تلاوت کر لیں کہ خاتمہ اسی پر ہو، ان شاء اللہ خاتمہ ایمان پر ہو گا۔[8] اور تین تین بار صبح شام اس دعا کا ورد رکھیں: اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَعُوْذُ بِكَ مِنْ اَنْ نُّشْرِكَ بِكَ شَیْئًا نَّعْلَمُهٗ وَ نَسْتَغْفِرُكَ لِمَا لَا نَعْلَمُ[9] [10] (4) بِسْمِ اللّٰهِ عَلٰى دِيْنِيْ، بِسْمِ اللّٰهِ عَلٰى نَفْسِيْ وَوُلْدِيْ وَ اَهْلِيْ وَمَالِيْ۔ (اول آخر ایک بار درود شریف پڑھ لیجئے) یہ دعا جو روزانہ صبح و شام تین، تین بار پڑھ لے اس کے دین، ایمان، جان، مال، بچے سب محفوظ رہیں۔[11]

یاد رہے! آدھی رات ڈھلے سے سورج کی پہلی کرن چمکنے تک صبح ہے۔ اس سارے وقفے میں جو کچھ پڑھا جائے اسے صبح میں پڑھنا کہیں گے اور دوپہر ڈھلے (ابتدائے وقتِ ظہر) سے لے کر غروبِ آفتاب تک شام ہے۔ اس پورے وقفے میں جو کچھ پڑھا جائے اسے شام میں پڑھنا کہیں گے۔[12]

اللہ والوں کا یہ طریقہ ہے کہ وہ اللہ پاک کی فرمانبرداری میں زندگی گزارنے کے باوجود برے خاتمے کا خوف رکھتے ہیں۔ جیسا کہ ایک مرتبہ حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ ساری رات روتے رہے، عرض کی گئی: کیا گناہوں کے خوف سے رو رہے ہیں؟ تو آپ نے ایک تنکا اٹھا کر فرمایا: گناہ تو بارگاہِ الٰہی میں اس تنکے سے بھی کم حیثیت رکھتے ہیں، مجھے تو اس بات کا خوف ہے کہ کہیں ایمان کی دولت نہ چھن جائے۔[13]

✳ ایمان پر خاتمے کے لئے صحبت کا نیک ہونا بھی ضروری ہے۔ اگر ایسی خواتین کی صحبت اختیار کریں گی جو خوفِ خدا رکھنے والی، گناہوں سے بچنے والی، نیکیاں کرنے والی اور اللہ پاک کی خفیہ تدبیر سے ڈرنے والی ہوں گی تو ان شاء اللہ ان کی صحبت کی برکت سے خود بھی نیک اعمال کرنے اور گناہوں سے بچنے کا ذہن بنے گا اور خاتمہ بالخیر کی فکر بھی نصیب ہو گی۔ بروں کی صحبت ہرگز اختیار نہ کیجئے کہ یہ ایمان کے لئے زہر قاتل ہے۔ جیسا کہ حکیمُ الاُمّت حضرت مفتی احمد یار خان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: سانپ کی صحبت جان لیتی ہے، برے یار کی صحبت ایمان برباد کر دیتی ہے۔[14] نیکوں کی صحبت پانے کے لئے دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول سے وابستہ ہو جائیے، دعوتِ اسلامی کے تحت اسلامی بہنوں کے ہونے والے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں شرکت فرمائیے۔ نیز امیر اہلِ سنت دامت برکاتہم العالیہ کی جانب سے عطا کردہ 63 نیک اعمال کے رسالے کے مطابق عمل کیجئے۔ اللہ پاک نے چاہا تو ایمان پر خاتمہ نصیب ہو گا۔

ہو ایمان پر خاتمہ یا الٰہی | مسلماں ہے عطار تیری عطا سے

❶ تفسیر روح البیان، 3/51 ❷ شرح الصدور، ص27 ❸ تذکرۃ الاولیاء، ص52 ❹ در مختار، 3/96 ❺ ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، ص495 ❻ احیاء العلوم، 4/219 تا 221 ملتقطاً ❼ حاشیہ صاوی، 4/1207 ❽ ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، ص311 ❾ مسند امام احمد، 32/384، حدیث: 19606 ❿ ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، ص311 ⓫ نیکی کی دعوت، ص301 ⓬ شجرۂ قادریہ، رضویہ، ضیائیہ، عطاریہ، ص11 ⓭ منہاج العابدین، ص155 ⓮ مراۃ المناجیح، 6/591

صفر المظفر کی عبادات

محترمہ ام غزالی عطاریہ مدنیہ — شعبہ ذمہ دار ماہنامہ خواتین

اسلامی سال کا دوسرا مہینا صَفَرُ الْمُظَفَّر ہے۔ عربی زبان لفظ صفر کے کئی معانی ہیں جن میں سے ایک معنی خالی ہونا بھی ہے۔ ماہِ صفر کو صفر اس لئے کہا جاتا ہے کہ اہلِ عرب کا معمول تھا کہ وہ ماہِ صفر کے شروع ہوتے ہی جنگ اور سفر کے ارادے سے اپنے گھروں سے نکل جاتے تھے جس کی وجہ سے ان کے گھر خالی رہ جاتے تھے، اسی وجہ سے کہا جاتا ہے: صَفَرَ الْمَكَانُ یعنی مکان خالی ہوگیا۔[1] ماہِ صفر ایک بابرکت مہینا ہے، اس ماہ کی عبادات کی تفصیل پیشِ خدمت ہے:

ماہِ صفر کے نوافل

برکاتِ صفر منقول ہے کہ جو ماہِ صفر کا چاند دیکھ کر اس روز مغرب کے بعد عشا سے پہلے 4 رکعت نماز پڑھے اور بعد نماز 1000 مرتبہ درودِ پاک پڑھے تو اس کے تمام (صغیرہ) گناہ بخشے جائیں گے اور حضور کی زیارت نصیب ہوگی۔[2]

پہلی رات کے نوافل ماہِ صفر کی پہلی رات میں نمازِ عشا کے بعد ہر مسلمان کو چاہیے کہ 4 رکعت نماز پڑھے، پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ کافرون 15 مرتبہ، دوسری میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ اخلاص 11 بار، تیسری میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ فلق 15 بار اور چوتھی رکعت میں سورۂ ناس 15 مرتبہ پڑھے، سلام کے بعد چند بار اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ پڑھے، پھر 70 مرتبہ درودِ پاک پڑھے تو اللہ پاک اس کو بڑا ثواب عطا فرمائے گا اور اسے ہر بلا سے محفوظ رکھے گا۔[3]

آخری بدھ کے نفل ماہِ صفر کے آخری بدھ کو چاشت کے وقت غسل کر کے 2 رکعت نماز پڑھے، ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد 11، 11 بار سورۂ اخلاص پڑھے، پھر سلام کے بعد 70 مرتبہ یہ درودِ پاک پڑھے: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِنِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ۔ پھر ایک مرتبہ یہ دعا پڑھے: اَللّٰهُمَّ اصْرِفْ عَنِّيْ شَرَّ هٰذَا الْيَوْمِ، وَاعْصِمْنِيْ مِنْ سُوْءِهٖ، وَنَجِّنِيْ عَمَّا اَصَابَ بِهٖ مِنْ نُحُوْسَاتِهٖ وَكُرُبَاتِهٖ بِفَضْلِكَ يَا دَافِعَ الشُّرُوْرِ، يَا مَالِكَ النُّشُوْرِ، يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ، وَصَلَّى اللهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهِ الْاَمْجَادِ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ۔ ان شاء اللہ اس نماز و دعا کی برکت سے اللہ پاک تمام بلاؤں اور تکلیفوں سے محفوظ رکھے گا۔[4]

ماہِ صفر کے آخری بدھ کی صبح غسل کر کے چاشت کے وقت دو رکعت اس طرح پڑھے کہ پہلی میں پارہ 3 سورۂ اٰلِ عمرٰن کی آیت نمبر 26، 27 اور دوسری میں پارہ 15 سورۂ بنی اسرآءیل کی آیت نمبر 110، 111 اور سلام کے بعد درود اور یہ دعا پڑھے: اَللّٰهُمَّ اصْرِفْ عَنِّيْ شَرَّ هٰذَا الْيَوْمِ وَاعْصِمْنِيْ مِنْ شُوْمِهٖ وَاجْعَلْ عَلَيَّ رَحْمَتَهٗ وَبَرَكَتَهٗ وَجَنِّبْنِيْ عَمَّا يَخَافُ فِيْهِ مِنْ نُحُوْسَاتِهٖ وَكُرُبَاتِهٖ بِفَضْلِكَ يَا دَافِعَ الشُّرُوْرِ وَيَا مَالِكَ النُّشُوْرِ وَصَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ اَجْمَعِيْنَ۔[5]

بلاؤں سے حفاظت جو صفر کے آخری بدھ کو چار رکعت اس طرح پڑھے کہ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد 17 بار سورۂ کوثر اور 5 بار سورۂ اخلاص پڑھے اور سلام کے بعد یہ دعا پڑھے: اَللّٰهُمَّ يَا شَدِيْدَ الْقُوٰى، يَا شَدِيْدَ الْمِحَالِ، يَا عَزِيْزُ ذَلَّتْ بِعِزَّتِكَ جَمِيْعُ خَلْقِكَ، اِكْفِنِيْ مِنْ جَمِيْعِ خَلْقِكَ يَا مُحْسِنُ، يَا مُجْمِلُ، يَا مُفْضِلُ، يَا مُنْعِمُ، يَا مُكْرِمُ، يَا مَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ تو اللہ پاک اسے اگلے سال تک تمام بلاؤں سے محفوظ رکھے گا۔[6]

لمبی عمر پانے کا نسخہ لمبی عمر پانے کے لئے ماہِ صفر کے آخر میں آٹھ رکعت دو سلام کے ساتھ پڑھیے، ہر رکعت میں سورۂ اخلاص پندرہ بار، بعدِ سلام تین بار درودِ پڑھ کر یہ دعا تین بار پڑھیے: اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ شُكْرًا وَلَكَ الْمَنُّ فَضْلًا وَ اَنْتَ رَبُّنَا حَقًّا وَ اَنَا عَبْدُكَ رِقًّا وَ اَنْتَ كُنْتَ لِذٰلِكَ اَهْلًا اَسْتَوْدِعُكَ نَفْسِى وَ دِينِى وَ دُنْيَاىَ وَ آخِرَتِى وَ خَوَاتِيْمَ عُمُرِى وَ عَمَلِى وَ اَسْتَوْدِعُكَ عِرْضِى وَعِزَّتِى فِى خَلْقِكَ مِنْ فَضْلِكَ وَ اَسْتَوْدِعُكَ مَنْ اٰمَنَ بِكَ مِنْ عِبَادِكَ وَ بِنَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَ السَّلَامُ لِشِدَّةِ حَوْلِكَ وَ بَطْشِكَ وَ قُوَّتِكَ فَاِنَّ مُسْتَوْدِعَكَ مَصَانٌ وَ حُكْمُكَ نَافِذٌ وَ قَضَاءُكَ غَالِبٌ وَ اَنْتَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ يَا اَحْكَمَ الْحَاكِمِينَ وَ يَا اَسْرَعَ الْحَاسِبِيْنَ وَ يَا اَكْرَمَ مَامُوْلٍ وَ اَجْوَدَ مَسْئُوْلٍ يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ يَا قَدِيْمُ يَا قَائِمُ يَا دَآئِمُ يَا فَرْدُ يَا وِتْرُ يَا اَحَدُ يَا صَمَدُ يَا مَنْ لَّمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ وَ لَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ يَا عَزِيْزُ يَا وَهَّابُ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ وَ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى مُحَمَّدٍ خَاتِمِ النَّبِيِّيْنَ وَعَلٰى اٰلِهِ الطَّيِّبِيْنَ الطَّاهِرِيْنَ۔[7]

روزے

ایامِ بیض کے روزوں کے فضائل روزے رکھنے کے بے شمار دینی و دنیاوی فوائد ہیں۔ لہٰذا تمام مہینوں کی طرح ماہِ صفر میں بھی ایامِ بیض (13، 14، 15) تاریخوں کے روزے ضرور رکھنے کی کوشش کرنی چاہیے کیونکہ صفر ہو یا حضر، حضور ہر مہینے ان 3 دنوں کے روزے نہ صرف خود روزے رکھتے بلکہ صحابہ کرام کو بھی اس کی ترغیب دلاتے تھے۔ چنانچہ حضرت جریر بن عبدُ اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: ہر ماہ میں تین دن (13، 14، 15 تاریخ کے) روزے ساری زندگی کے روزوں کے برابر ہیں۔[8]

وظائف

رزق میں برکت جو کوئی ماہِ صفر کے آخری بدھ کو سورۂ الم نشرح، سورۂ تین، سورۂ نصر اور سورۂ اخلاص 80، 80 بار پڑھے اس مہینے کے ختم ہونے سے پہلے ان شاء اللہ وہ غنی ہو جائے گا۔[9] جواہرِ خمسہ میں ہے: اس کی عمر لمبی کر دی جائے گی۔[10]

سات آیاتِ قرآنیہ کی برکت آخری بدھ کو نمازِ فجر تا نمازِ عشا ہر نماز کے بعد یہ آیاتِ قرآنیہ ایک مرتبہ پڑھ کر پانی پر دم کر کے خود بھی پیجئے اور سب کو پلایئے: ☆سَلٰمٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِیْمٍ (پ23، یٰسٓ:58) ☆سَلٰمٌ عَلٰى نُوْحٍ فِی الْعٰلَمِیْنَ (پ23، الصّٰفّٰت:79) ☆سَلٰمٌ عَلٰۤى اِبْرٰهِیْمَ (پ23، الصّٰفّٰت:109) ☆سَلٰمٌ عَلٰى مُوْسٰى وَ هٰرُوْنَ (پ23، الصّٰفّٰت:120) ☆سَلٰمٌ عَلٰۤى اِلْ یَاسِیْنَ (پ23، الصّٰفّٰت:130) ☆سَلٰمٌ عَلَیْكُمْ طِبْتُمْ فَادْخُلُوْهَا خٰلِدِیْنَ (پ24، الزمر:73) ☆سَلٰمٌ هِیَ حَتّٰى مَطْلَعِ الْفَجْرِ (پ30، القدر:5)

یہ سات آیاتِ قرآنیہ درازیِ عمر اور حفاظتِ جان و مال کے لئے بہت افضل ہیں۔[11]

بلاؤں سے حفاظت کی دعا ماہِ صفر میں ہر روز بعد نمازِ فرض یہ دعا پڑھتے رہنے سے بلاؤں سے حفاظت ہو گی: اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّ هٰذَا الزَّمَانِ وَاَسْتَعِيْذُ بِهٖ مِنْ شُرُوْرِ الْاَزْمَانِ وَاَعُوْذُ بِجَلَالِ وَجْهِكَ وَكَمَالِ قُدْرَتِكَ اَنْ تُجِيْرَنِى فِى هٰذِهِ السَّنَةِ وَقِنِى شَرَّ مَا قَضَيْتَ فِيهَا وَ اَكْرِمْنِى فِى هٰذَا الزَّمَانِ لِصَفَرٍ بِاَكْرَمِ النَّظَرِ وَاخْتِمْهُ بِالسَّعَادَةِ وَ السَّلَامَةِ لِى وَلِاَهْلِ بَيْتِى وَ اَوْلَادِى وَاِخْوَانِى وَ اَقْرِبَائِى وَلِاُمَّةِ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَ السَّلَامُ رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَ اَنْتَ خَيْرُ الرَّاحِمِينَ۔[12]

دعائے مغفرت

حاجی سے دعائے مغفرت کروایئے امیر المومنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: حج کرنے والا مغفرت یافتہ ہے اور حاجی ذوالحجۃ، محرم، صفر اور ربیع الاول کے 20 دنوں میں جس کے لئے استغفار کرے اس کی بھی مغفرت ہو جاتی ہے۔[13]

---

(1) تفسیر ابن کثیر، 4/129 (2) اسلامی مہینوں کے فضائل و مسائل، ص32 (3) راحت القلوب فارسی، ص61، 62 (4) اسلامی مہینوں کے فضائل و مسائل، ص26 (5) مرقع کلیمی، ص195 (6) مرقع کلیمی، ص196 (7) مرقع کلیمی، ص196 (8) نسائی، ص396، حدیث: 2417 (9) لطائف اشرفی، 2/231 (10) جواہر خمسہ، ص20 (11) اسلامی مہینوں کے فضائل و مسائل، ص27 (12) مرقع کلیمی، ص194 (13) احیاء العلوم، 1/323

حضور کی خاتونِ جنت سے محبت

(نئی رائٹرز کی حوصلہ افزائی کے لئے یہ دو مضمون 38ویں تحریری مقابلے سے منتخب کرکے ضروری ترمیم و اضافے کے بعد پیش کئے جا رہے ہیں۔)

بنتِ فضل الحق عطاریہ (اول پوزیشن)
(درجہ: رابعہ، پاکپورہ جیل روڈ سیالکوٹ)

کائنات میں قدرت کا سب سے حسین شاہکار ذاتِ مصطفےٰ ہے۔ آپ کا وجودِ پاک وجہِ تخلیقِ کائنات ہے۔ ایسے ہی رسولِ پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی نگاہِ ناز میں جس ہستی کا مقام و مرتبہ ہے، جو راحت و جانِ مجتبیٰ ہے وہ شہزادیِ کونین حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا ہیں۔ آپ اللہ پاک کے پیارے نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی سب سے پیاری اور لاڈلی شہزادی ہیں۔ آپ ہی وہ ہستی ہیں جنہیں سَیِّدَۃُ نِسَآءِ اَھْلِ الْجَنَّۃِ اور سَیِّدَۃُ نِسَآءِ الْمُؤْمِنِیْنَ جیسے القابات عطا ہوئے۔[1] آپ کی چال ڈھال ہر وضع قطع حضور کے مشابہہ تھی۔[2] آپ سے حضور کو بے پناہ محبت تھی، حضور ان کے ساتھ بہت شفقت و محبت کا معاملہ فرماتے اور ان کو اپنی نشست پر بٹھاتے تھے۔[3] یہاں تک کہ سفر سے واپسی پر سب سے پہلے ان کے ہاں تشریف لاتے۔[4]

حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی شہزادیِ کونین سے محبت کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ خود پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم فرماتے ہیں: میری بیٹی فاطمہ میرا ٹکڑا ہے۔ جو چیز اسے بری لگے وہ مجھے بری لگتی ہے اور جو چیز اسے تکلیف دے وہ مجھے بھی تکلیف دیتی ہے۔[5]

یہ محبت ہی تھی جس کے سبب خود حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم اپنی لختِ جگر کی عفت و پارسائی بیان فرمایا کرتے تھے۔ جیسا کہ حضرت عبدُ اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: بے شک فاطمہ نے پاک دامنی اختیار کی تو اللہ پاک نے اس کی اولاد کو دوزخ پر حرام فرما دیا ہے۔[6] یہی وجہ تھی کہ خاتونِ جنت رضی اللہ عنہا کا نام فاطمہ رکھا گیا۔ اس نام کی حکمت کے بارے میں خود نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: فاطمہ نام اس لئے رکھا گیا کہ اللہ پاک نے اسے اور اس سے محبت کرنے والوں کو نارِ جہنم سے آزاد کیا ہے۔[7]

حضور کی سیرتِ طیبہ سے ان لوگوں کو درس حاصل کرنا چاہئے جو بیٹیوں کو بوجھ جانتے ہیں۔ حالانکہ بیٹیوں سے محبت و الفت رکھنا تو سنتِ مصطفےٰ ہے۔ لہٰذا ہمیں بھی چاہیے کہ سنت پر عمل کی نیت سے بیٹیوں پر شفقت کریں اور ان کو رحمت جانیں نہ کہ بوجھ سمجھیں۔

الحمدُ للہ ہمیں بھی خاتونِ جنت حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے بے حد محبت ہے۔ اللہ کریم مرتے دم تک یہ محبت سلامت رکھے اور اسی کے صدقے ہماری کامل، یقینی اور بے حساب مغفرت فرمائے۔ آمین

بنتِ ذو الفقار انور
(درجہ: دورۃ الحدیث، فیضانِ اُمِّ عطار شفیع کا بھٹہ سیالکوٹ)

اللہ پاک نے انسان کو دنیا میں بھیجا تو ساتھ ہی بہت سے خوب صورت رشتے اس کے ساتھ منسلک کر دیئے، جیسے والدین، بہن بھائی اور میاں بیوی وغیرہ۔ ان ہی رشتوں میں سے ایک انمول رشتہ باپ بیٹی کا بھی ہے۔ ایک دور وہ بھی تھا کہ جب بیٹی کو باپ کے لئے ذلت و رسوائی کی علامت سمجھا جاتا اور اسے زندہ دفن کر دیا جاتا تھا۔ پھر اسلام کی آمد اور نبیِ

کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی تعلیمات نے بیٹی کو رحمت کا درجہ عطا کیا، نیز حضور کے اپنی صاحب زادیوں سے اعلیٰ ترین حُسنِ سلوک سے باپ بیٹی کے رشتے کو تمام تر رشتوں میں بہت پیارے اور معتبر و محترم رشتے کا اعزاز حاصل ہو گیا۔ حضور کو چونکہ سیدہ کائنات رضی اللہ عنہا سے سب سے زیادہ محبت تھی، لہٰذا ذیل میں بزبانِ رسولِ پاک اس کی مثالیں ملاحظہ کیجئے:

1- سیدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا سے حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہارے غضب سے غضبِ الٰہی ہوتا ہے اور تمہاری رضا سے رضائے الٰہی ہوتی ہے۔[8]

2- فاطمہ میرے جسم کا حصّہ (ٹکڑا) ہے۔ جو اسے ناپسند وہ مجھے ناپسند، جو اسے پسند وہ مجھے پسند۔ روزِ قیامت میرے نسب، میرے سبب اور میرے سسرالی رشتوں کے علاوہ تمام نسب ختم ہو جائیں گے۔[9]

3- فاطمہ تمام جہانوں اور سب جنتی عورتوں کی سردار ہے۔ مزید فرمایا: فَاطِمَةُ بِضْعَةٌ مِّنِّيْ فَمَنْ اَغْضَبَهَا اَغْضَبَنِيْ یعنی فاطمہ میرا ٹکڑا ہے۔ جس نے اسے ناراض کیا اس نے مجھے ناراض کیا۔ ایک اور روایت میں ہے: يُرِيْبُنِيْ مَا اَرَابَهَا وَيُؤْذِيْنِيْ مَا اٰذَاهَا یعنی ان کی پریشانی میری پریشانی اور ان کی تکلیف میری تکلیف ہے۔[10]

4- اُمُّ المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میں نے نبی پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی عادات و اطوار، آپ کے اُٹھنے بیٹھنے کی پروقار کیفیت اور سیرت میں فاطمہ رضی اللہ عنہا سے زیادہ کوئی نہیں دیکھا۔ جب وہ حضور کے پاس تشریف لاتیں تو آپ ان کے لئے کھڑے ہو جاتے پھر ان کا بوسہ لے کر اپنی جگہ بٹھاتے تھے اور جب حضور ان کے پاس تشریف لے جاتے تو وہ اپنی جگہ سے اٹھ کر آپ کا بوسہ لیتیں اور آپ کو اپنی جگہ بٹھاتی تھیں۔[11]

5- حضور کا اپنی لختِ جگر سے محبت و شفقت کا عالَم یہ تھا کہ جب کہیں سفر پر تشریف لے جاتے تو واپسی پر سب سے پہلے بی بی فاطمہ رضی اللہ عنہا کے ہاں تشریف لاتے۔[12]

سیدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کے فضائل و کمالات، تقویٰ و پرہیز گاری کی بے مثال مثالیں شمار سے باہر ہیں۔ آپ کی شانِ والا اتنی عظیم ہے کہ آپ خوش تو رب خوش اور آپ ناراض تو رب ناراض۔ آپ کے استقبال کے لئے حضور کھڑے ہوتے، آپ کا ہاتھ پکڑ کر بوسہ دیتے، اپنی جگہ پر بٹھاتے اور یہی عمل سیدہ پاک اپنے بابا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے لئے کرتیں کہ جب حضور آپ کے گھر تشریف لے جاتے تو آپ کی تعظیم کے لئے کھڑی ہوتیں، ہاتھ تھام کر بوسہ لیتیں اور اپنی جگہ بٹھاتیں۔[13]

حضور نے اپنی پیاری شہزادی کو پہلے ہی سے باخبر کر دیا تھا کہ اَنْتِ اَوَّلُ اَهْلِيْ لُحُوْقًا بِيْ یعنی میرے گھر والوں میں سب سے پہلے تم (وفات پا کر) مجھ سے ملو گی۔[14]

حضور کے وصالِ ظاہری کے بعد خاتونِ جنت کی مبارک زندگی میں غم کی ایسی کیفیت طاری ہوئی کہ فراقِ رسول سے لبوں کی مسکراہٹ بھی ختم ہو گئی اور وصالِ نبی کے 6 ماہ بعد سب سے پہلے جنت میں حضور سے ملنے کا شوق لئے 3 رمضان المبارک سن 11 ہجری میں منگل کی رات وصال فرما گئیں۔

سیدہ خاتونِ جنت کی سیرت، عبادت و ریاضت وغیرہ سے آگاہی کے لئے مکتبۃ المدینہ کی شائع کردہ خوبصورت کتاب **شانِ خاتونِ جنت** کا مطالعہ کیجئے۔ اس کتاب میں سیدہ کی سیرت کے مختلف گوشوں کو ذکر کیا گیا ہے۔ اللہ پاک ہم سب کو اور خصوصی طور پر بیٹیوں کو سیدۂ پاک کی سیرت سے کثیر حصہ عطا فرمائے اور ہمیں بنتِ رسول کے روحانی فیوض و برکات سے مالا مال کرے۔ اٰمین بِجاہِ النّبیِّ الْاَمین صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم

---

1 بخاری، 2/508، حدیث: 3624 2 مراٰۃ المناجیح، 8/453 3 ابو داود، 4/454، حدیث: 5217 4 مستدرک، 4/141، حدیث: 4792 5 ترمذی، 5/465، حدیث: 3893 6 مستدرک، 4/135، حدیث: 4779 7 کنز العمال، 6/50، جزء: 12، حدیث: 34222 8 مستدرک، 4/137، حدیث: 4783 ملخصاً 9 مستدرک، 4/144، حدیث: 4801 10 مشکاۃ المصابیح، 2/436، حدیث: 6139 11 ترمذی، 5/466، حدیث: 3898 12 مستدرک، 4/141، حدیث: 4792 13 ترمذی، 5/466، حدیث: 3898 14 حلیۃ الاولیاء، 2/50، حدیث: 1443

حضرت موسیٰ علیہ السلام کے معجزات و عجائبات (قسط 7)

گزشتہ سے پیوستہ: پچھلی قسطوں میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے مصر سے نکلنے اور فرعون کے ڈوبنے تک واقعات کا ذکر ہو چکا ہے، اب اس کے بعد واقع ہونے والے معجزات و عجائبات ملاحظہ فرمائیے:

بنی اسرائیل کی گاؤپرستی اور سامری کا انجام

جب اللہ پاک نے بنی اسرائیل کو فرعون اور اس کے ظلم و تشدد سے نجات عطا فرمائی تو چاہیے یہ تھا کہ وہ اللہ پاک کا شکر ادا کرتے اور سچے دل سے حضرت موسیٰ علیہ السلام کا ساتھ دیتے اور ان کی اطاعت و فرمانبرداری پر قائم رہتے، مگر اس کے بجائے انہوں نے جہالت و سرکشی کا مظاہرہ کیا۔ ہوا کچھ یوں کہ وہ ایک ایسی قوم کے پاس سے گزرے جو گائے کی شکل والے بتوں کی عبادت کر رہی تھی تو انہوں نے حضرت موسیٰ سے فرمائش کر ڈالی کہ ہمارے لئے بھی ایسا ہی ایک معبود بنا دیں جس پر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ان کو تنبیہ فرمائی۔ قرآنِ کریم میں اسے یوں بیان کیا گیا ہے: قَالُوْا یٰمُوْسَى اجْعَلْ لَّنَاۤ اِلٰهًا كَمَا لَهُمْ اٰلِهَةٌؕ قَالَ اِنَّكُمْ قَوْمٌ تَجْهَلُوْنَ(۱۳۸) اِنَّ هٰۤؤُلَآءِ مُتَبَّرٌ مَّا هُمْ فِیْهِ وَ بٰطِلٌ مَّا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ(۱۳۹) قَالَ اَغَیْرَ اللّٰهِ اَبْغِیْكُمْ اِلٰهًا وَّ هُوَ فَضَّلَكُمْ عَلَى الْعٰلَمِیْنَ(۱۴۰) (پ9، الاعراف: 138تا140) ترجمہ: (بنی اسرائیل نے) کہا: اے موسیٰ! ہمارے لئے بھی ایسا ہی ایک معبود بنا دو جیسے ان کے لئے کئی معبود ہیں۔ (موسیٰ نے) فرمایا: تم یقیناً جاہل لوگ ہو بیشک یہ لوگ جس کام میں پڑے ہوئے ہیں وہ سب برباد ہونے والا ہے اور جو کچھ یہ کر رہے ہیں وہ سب باطل ہے۔ (موسیٰ نے) فرمایا: کیا تمہارے لئے اللہ کے سوا کوئی اور معبود تلاش کروں حالانکہ اس نے تمہیں سارے جہان والوں پر فضیلت عطا فرمائی ہے۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بنی اسرائیل سے چونکہ وعدہ فرمایا تھا کہ جب ان کا دشمن فرعون ہلاک ہو جائے گا تو وہ ان کے پاس اللہ پاک کی جانب سے ایک کتاب لائیں گے جس میں حلال و حرام کا بیان ہو گا، لہٰذا فرعون کی ہلاکت کے بعد حسبِ وعدہ آپ چالیس دن کے لئے اللہ پاک کے حکم پر کوہِ طور پر حاضر ہوئے، یہاں آپ کو تورات کی تختیاں عطا ہوئیں اور ربِّ کریم سے ہم کلامی کا شرف نصیب ہوا۔[1] آپ کے جانے کے 20 یا 30 دن بعد سامری نام کا ایک شخص جو یہ جانتا تھا کہ بنی اسرائیل ایسا خدا چاہتے ہیں جو انہیں نظر آئے تو اس نے موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے لوگوں کو بہکا کر ان کے زیورات وغیرہ اکٹھے کئے اور انہیں ڈھال کر ان کی خواہش کے مطابق ایک بچھڑا بنا دیا، لہٰذا بارہ ہزار لوگوں کے علاوہ باقی سب نے اس بچھڑے کی پوجا شروع کر دی۔[2]

جب حضرت موسیٰ علیہ السلام تورات کی تختیاں لے کر واپس لوٹے تو چونکہ آپ کو پہلے خبر دے دی گئی تھی کہ سامری نے قوم کو گمراہ کر دیا ہے، لہٰذا آپ کو اپنی قوم کے جاہلوں پر بہت زیادہ غم و غصہ تھا، جس کا اظہار آپ نے یوں فرمایا: تم نے میرے بعد کتنا برا کام کیا کہ بچھڑے کو معبود بنا لیا اور باقی لوگوں نے روکنے کی پوری کوشش بھی نہ کی! تم لوگوں نے جلد بازی کی اور حکمِ خداوندی آنے کا بھی انتظار نہ کیا جو میں لینے گیا تھا۔ اس وقت آپ غیرت و حمیتِ دینی کی وجہ سے اتنے جلال میں تھے کہ آپ کے ہاتھ سے بے اختیار تورات کی تختیاں گر گئیں اور اسی بے اختیاری کی صورت میں آپ اپنے بھائی حضرت ہارون علیہ السلام کے سر اور داڑھی کے بال پکڑ کر

کھینچنے لگے، حضرت ہارون علیہ السلام نے اپنا عذر پیش کیا تو آپ نے بارگاہِ الٰہی میں اپنی اور اپنے بھائی کی بخشش طلب کی۔[3] پھر آپ سامری کی طرف متوجہ ہوئے اور اس سے ایسا کرنے کی وجہ پوچھی تو وہ بولا: میں نے وہ دیکھا جو بنی اسرائیل نے نہ دیکھا۔ پھر مزید پوچھنے پر اس نے بتایا: میں نے حضرت جبرئیل علیہ السلام کو دیکھا اور انہیں پہچان لیا، وہ گھوڑے پر سوار تھے، اس وقت میرے دل میں یہ بات آئی کہ میں ان کے گھوڑے کے نشانِ قدم کی خاک لے لوں، چنانچہ میں نے وہاں سے ایک مٹھی بھر لی پھر اسے اپنے بنائے ہوئے بچھڑے میں ڈال دیا، میرے نفس نے مجھے یہی اچھا کر کے دکھایا اور یہ عمل میں نے اپنی نفسانی خواہش کی وجہ سے کیا۔ سامری کی بات سن کر آپ نے فرمایا: فَاذْهَبْ فَاِنَّ لَكَ فِی الْحَیٰوةِ اَنْ تَقُوْلَ لَا مِسَاسَ ۪ وَ اِنَّ لَكَ مَوْعِدًا لَّنْ تُخْلَفَهٗ ۚ (پ16، طٰہٰ:97) ترجمہ: تو تو چلا جا پس بیشک زندگی میں تیرے لئے یہ سزا ہے کہ تو کہے گا: "نہ چھونا" اور بیشک تیرے لئے ایک وعدہ کا وقت ہے جس کی تجھ سے خلاف ورزی نہ کی جائے گی۔

چنانچہ سامری کا مکمل بائیکاٹ کر دیا گیا اور اس کے ساتھ ملاقات، بات چیت اور خرید و فروخت وغیرہ حرام کر دی گئی، اگر اتفاقاً کوئی اس سے چھو جاتا تو وہ اور چھونے والا دونوں شدید بخار میں مبتلا ہو جاتے، اس لئے وہ جنگل میں یہی شور مچاتا پھرتا کہ مجھے کوئی نہ چھوئے۔ کہا جاتا ہے کہ یہ عذاب آج تک اس کی نسلوں میں موجود ہے۔[4]

بنی اسرائیل کی معافی: اللہ پاک نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو حکم فرمایا کہ بنی اسرائیل کی معافی کے لئے جن لوگوں نے بچھڑے کی پوجا نہیں کی ان میں سے ستر افراد کو لے کر کوہِ طور پر حاضر ہوں۔ چنانچہ آپ نے ستر افراد کو روزہ رکھنے، بدن اور کپڑے پاک کرنے کا حکم دیا، پھر ان کے ساتھ طورِ سینا کی طرف نکلے، جب پہاڑ کے قریب پہنچے تو انہیں ایک بادل نے ڈھانپ لیا، سب اس میں داخل ہوئے اور سجدہ کیا، پھر انہوں نے اللہ پاک کا حکم سنا، جب کلام کا سلسلہ ختم ہونے کے بعد بادل اٹھا لیا گیا تو انہوں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے عرض کی: توبہ کے بدلے اپنے ہی لوگوں کو قتل کرنے والے حکم کی ہم اس وقت تک تصدیق نہ کریں گے جب تک رب کو کھلم کھلا نہ دیکھ لیں تو اسی وقت شدید زلزلہ آیا اور وہ تمام ہلاک ہو گئے۔[5] پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام کی دعا سے انہیں دوبارہ زندہ کیا گیا۔

بنی اسرائیل کی معافی کی صورت چونکہ یہ مقرر ہوئی تھی کہ جنہوں نے بچھڑے کی پوجا نہیں کی وہ پوجا کرنے والوں کو قتل کریں اور مجرم راضی خوشی قتل ہو جائیں، لہٰذا صبح سے شام تک ستر ہزار لوگ خوشی سے قتل ہو گئے، تب حضرت موسیٰ اور ہارون نے گڑگڑاتے ہوئے ان کی معافی کی سفارش کی تو وحی آئی کہ جو قتل ہو چکے وہ شہید ہوئے اور باقی بخش دیئے گئے، قاتل و مقتول سب جنتی ہیں۔[6]

تورات کے احکام ماننے سے انکار: اللہ پاک نے بنی اسرائیل پر بے شمار احسانات فرمائے مگر وہ ہمیشہ ناشکری، بدعہدی اور اپنی من مانیاں کرتے، ایک جرم کی معافی کے بعد پھر کوئی نیا جرم کر بیٹھتے، چنانچہ انہوں نے بت پرستی کے بعد احکامِ تورات کو بوجھ سمجھ کر ماننے سے انکار کر دیا، حالانکہ انہوں نے خود مطالبہ کیا تھا کہ ہمارے پاس کوئی ایسی کتاب ہونی چاہیے جس کے احکام کے مطابق ہم اپنی زندگی گزار سکیں اور اس کی روشنی میں بھلائی کی راہ پائیں مگر جب ان کے پاس تورات آئی تو اس میں کچھ ایسے احکام بھی تھے جو اگرچہ کچھ سخت تھے، مگر ناقابلِ عمل نہ تھے، مگر انہوں نے اپنی فطری بغاوت اور سرکشی کی وجہ سے انہیں قبول کرنے سے انکار کر دیا۔ ان کی اس بدعہدی پر اللہ پاک کے حکم سے حضرت جبرئیل علیہ السلام نے ایک پہاڑ جس کی مقدار لمبائی چوڑائی میں ان کے لشکر کے برابر تھی اٹھا کر سائبان کی طرح ان کے سروں کے قریب کر دیا اور ان سے کہا گیا کہ تورات کے احکام قبول کرو ورنہ یہ تم پر گرا دیا جائے گا، پہاڑ کو سروں پر دیکھ کر سب کے سب سجدے میں گر گئے اور ماننے کو تیار ہو گئے۔[7]

قارون کی سرکشی اور اس کا عبرتناک انجام: حضرت موسیٰ علیہ السّلام نے بنی اسرائیل کو دریا کے پار لے جانے کے بعد قربانیوں کا انتظام حضرت ہارون علیہ السّلام کے حوالے کر دیا، بنی اسرائیل اپنی قربانیاں حضرت ہارون کے پاس لاتے اور وہ ان قربانیوں کو قربان گاہ میں رکھتے جہاں آسمان سے آگ اتر کر انہیں کھا لیتی، قارون کو حضرت ہارون کے اس منصب پر حسد ہوا، اس نے حضرت موسیٰ سے عرض کی: رسالت آپ کی ہوئی اور قربانی کی سرداری حضرت ہارون کی، میں کچھ بھی نہیں رہا۔ آپ نے اس کو سمجھایا کہ میں نے خود یہ منصب نہیں دیا بلکہ یہ اللہ پاک کے حکم سے ہے، مگر وہ نہ مانا اور اس بات کا ثبوت مانگا تو حضرت موسیٰ علیہ السّلام نے تمام سرداروں کی لاٹھیوں کو جمع کیا اور ان سب کو اپنے خیمے میں رکھ دیا، رات بھر بنی اسرائیل ان لاٹھیوں کا پہرہ دیتے رہے، صبح کو حضرت ہارون کا عصا سرسبز و شاداب ہو گیا اور اس میں پتے نکل آئے۔ اس پر وہ کہنے لگا کہ یہ آپ کے جادو سے ہوا ہے۔ معاذ اللہ وہ اپنی سرکشی اور حضرت موسیٰ علیہ السّلام کو تکلیف پہنچانے میں حد سے بڑھتا رہا یہاں تک کہ جب حضرت موسیٰ علیہ السّلام نے زکوٰۃ کا حکم سنایا تو اس نے انکار کر دیا اور دوسروں کو بھی یہ کہنے لگا کہ ہم نے حضرت موسیٰ علیہ السّلام کی ہر بات میں اطاعت کی ہے اب وہ ہمارے مال چھیننا چاہتے ہیں یہ ہم کیسے برداشت کریں! سب نے کہا: بات تو ٹھیک ہے لیکن اس بارے میں تمہاری کیا رائے ہے کیا کیا جائے؟ اس نے ایک زانیہ کو کثیر مال کا لالچ دے کر اس بات پر رضامند کیا کہ وہ بھرے مجمع میں حضرت موسیٰ علیہ السّلام پر معاذ اللہ بدکاری کا الزام لگائے، اپنے منصوبے کے مطابق ایک دن اس نے سب لوگوں کو جمع کیا اور حضرت موسیٰ علیہ السّلام کو وعظ و نصیحت کے لئے بلایا، چنانچہ جب آپ نے انہیں نصیحت کرتے ہوئے زانی کو سنگسار کرنے سے متعلق اللہ پاک کا حکم بیان فرمایا تو قارون فوراً بولا: یہ حکم سب کے لئے ہے خواہ وہ آپ ہی ہوں؟ آپ نے فرمایا: ہاں خواہ میں ہی ہوں! تو وہ بولا: بنی اسرائیل کا خیال ہے کہ آپ نے معاذ اللہ فلاں عورت کے ساتھ بدکاری کی ہے۔ آپ نے فرمایا: اسے بلاؤ! وہ آئی تو آپ نے اسے فرمایا: اس کی قسم جس نے بنی اسرائیل کے لئے دریا پھاڑا، اس میں راستے بنائے اور تورات نازل کی، جو سچ بات ہے وہ کہہ دے! وہ ڈر گئی اور اسے اللہ کے رسول پر بہتان لگانے کی جرأت نہ ہوئی، اس نے عرض کی: جو کچھ قارون کہلوانا چاہتا ہے اللہ کی قسم یہ جھوٹ ہے اور اس نے آپ پر تہمت لگانے کے بدلے مجھے کثیر مال کا لالچ دیا ہے۔ یہ سن کر حضرت موسیٰ علیہ السّلام روتے ہوئے رب کے حضور سجدے میں چلے گئے اور عرض کی: یارب! اگر میں تیرا رسول ہوں تو میری وجہ سے قارون پر غضب فرما! اللہ پاک نے وحی فرمائی کہ زمین آپ کی فرمانبردار کر دی گئی ہے، اسے جو چاہیں حکم دیں! حضرت موسیٰ نے بنی اسرائیل سے فرمایا: جو قارون کا ساتھی ہو وہ اس کے ساتھ ٹھہرا رہے اور جو میرے ساتھ ہے وہ اس سے جدا ہو جائے۔ دو کے علاوہ کوئی بھی شخص قارون کے ساتھ نہ رہا، سب الگ ہو گئے تو آپ نے زمین کو حکم فرمایا کہ انہیں پکڑ لے! وہ لوگ جب گھٹنوں تک دھنس گئے تو قسمیں اور رشتہ داری کا واسطہ دینے لگے، مگر آپ نے توجہ نہ فرمائی یہاں تک کہ وہ بالکل دھنس گئے اور زمین برابر ہو گئی۔ بنی اسرائیل نے قارون اور اس کے ساتھیوں کا حشر دیکھ کر کہا: حضرت موسیٰ علیہ السّلام نے قارون کے مکان، اس کے خزانے اور اموال حاصل کرنے کے لئے اس کے خلاف دعا کی ہے تو آپ کی دعا سے اس کا مکان، خزانے اور اموال سب زمین میں دھنس گئے۔[8]

(یہ سلسلہ جاری ہے اور ان شاءاللہ اگلی قسطوں میں حضرت موسیٰ علیہ السّلام کے مزید معجزات و عجائبات بیان ہوں گے۔)

---

1 تفسیر خازن، 2/137، 138 ماخوذاً 2 تذکرۃ الانبیاء، ص547، 548، سیرت الانبیاء، ص610 ملخصاً 3 تفسیر خازن، 2/141، 142 ملخصاً 4 تفسیر نسفی، ص701 5 تفسیر ابو سعود، 2/301 6 تفسیر عزیزی مترجم، 1/487، 488 ملخصاً 7 حاشیہ صاوی، 2/723 8 تفسیر خازن، 3/442، 443

زیب و زینت کی حدود

محترمہ اُمِّ سلمہ عطاریہ مدنیہ ملیر کراچی

ایک مرتبہ حضرت اُمِّ رِعْلہ قشیریہ رضی اللہ عنہا نے بارگاہِ رسالت میں عرض کی: میں دوسری عورتوں کے بناؤ سنگھار کا کام کرتی ہوں اور انہیں ان کے شوہروں کے لئے زیب وزینت دیتی ہوں۔ کیا یہ گناہ کا کام ہے تاکہ اس سے باز آجاؤں؟ تو حضور نے ارشاد فرمایا: اے اُمِّ رِعْلہ! جب ان کی خوبصورتی ماند پڑ جائے تو انہیں زیب و زینت سے آراستہ کر دیا کرو۔[1]

معلوم ہوا کہ حضرت اُمِّ رِعْلہ رضی اللہ عنہا گویا اس دور کی بیوٹیشن تھیں جو خواتین کے بناؤ سنگھار کا کام کیا کرتی تھیں اور ان کے اس عمل کو بارگاہِ نبوی سے اجازت کی سند بھی حاصل تھی۔ سجنا، سنورنا اور زینت اختیار کرنا خواتین کا ہمیشہ سے معمول رہا ہے۔ فی زمانہ دیگر شعبہ جات کی طرح یہ فیلڈ بھی بہت ترقی کر چکی ہے اور گلی محلوں میں قائم چھوٹے موٹے بیوٹی پارلرز سے لے کر بڑے بڑے سیلونز تک ہر جگہ نت نئے آلات اور پراڈکٹس کے ذریعے خواتین کو آرائش وزیبائش کی سروسز مہیا کی جاتی ہیں۔

باپردہ ہو کر بیوٹی پارلر جانا اور پردے میں رہ کر بناؤ سنگھار کے جائز معاملات کرنا کروانا شرعاً جائز ہے۔ اسی طرح بیوٹی پارلر چلانا بھی ایک جائز کام ہے جبکہ خلافِ شرع چیزوں سے بچا جائے۔ عام طور پر بیوٹی پارلرز میں ہونے والے بعض ناجائز معاملات یہ ہیں: 1 آئی بروز بنانا ناجائز و حرام کام ہے، البتہ اگر آئی بروز اتنی زیادہ بڑھ گئیں کہ دیکھنے میں بُری لگیں تو حدِ اعتدال تک بنوانے کی اجازت ہے۔ خواتین کا بالوں کو کاٹ کر کندھوں سے اوپر کر دینا مردوں سے مشابہت اور حرام ہے، خواہ تمام بال کاندھوں سے اوپر کٹے جائیں یا چند لٹیں۔ 3 بالوں کو سیاہ رنگ سے رنگنا مردوں اور عورتوں دونوں کے لئے ناجائز و حرام ہے۔ 4 ناپاک چیزوں پر مشتمل پراڈکٹس استعمال کرنا یعنی ایسی پراڈکٹس جن میں یقینی طور پر حرام جانور کی چربی ملی ہونا معلوم ہو۔ واضح رہے کہ الکوحل کی وجہ سے میک اپ کو ناپاک قرار نہیں دیا جائے گا کیونکہ فی زمانہ کئی علما و فقہائے کرام نے حاجت کی وجہ سے خارجی استعمال والی تمام چیزوں میں الکوحل کی اجازت دی ہے۔ 5 رانوں کے بالوں کی صفائی کرنا: ایک عورت کے لئے دوسری عورت کی ناف کے نیچے سے گھٹنوں کے نیچے تک جسم کے حصوں کا پردہ ہے۔ بلا ضرورتِ شرعیہ ان کو دیکھنا یا چھونا جائز نہیں۔ مزید ناجائز کاموں میں 6 گانے باجے اور میوزک چلانا 7 سیلون میں بے پردہ عورتوں کی جاذب نظر تصاویر لگانا (جاندار کی پرنٹڈ تصویر لگانا تو ویسے ہی ناجائز ہے۔) 8 عورت کا مرد کو یا مرد کا عورت کو سروسز فراہم کرنا 9 لیڈیز ورکرز کا نامناسب و ناجائز لباس پہننا اور 10 میک اپ کرنے کے بعد خواتین کی پکچرز لے کر سوشل میڈیا پر اپلوڈ کرنا وغیرہ شامل ہیں۔ یاد رہے کہ ان ناجائز کاموں کی اجرت لینا بھی جائز نہیں۔

البتہ! بیوٹی پارلرز میں ہونے والے یہ کام جائز ہیں: ❁ مینی کیور، پیڈی کیور، ویکسنگ یا تھریڈنگ کے ذریعے چہرے کے زائد بالوں کی صفائی ❁ ہاتھوں اور گھٹنوں سے نیچے پیروں کی ویکسنگ ❁ آئی بروز کے بال حدِّ اعتدال سے بڑھ گئے ہوں تو ان کی فقط بد نمائی کو دور کرنا ❁ ہاتھ پاؤں میں مہندی لگانا ❁ بالوں کو سنوارنا ❁ کریمز، لپ اسٹکس، بلش آن اور آئی شیڈز وغیرہ کے ذریعہ میک اپ کر کے چہرے کو خوبصورت بنانا ❁ سیاہی مائل رنگت کو نکھارنا ❁ آئی بروز کے زائد کالے بالوں کو بلیچ اور کلر کر کے ڈائی لگا کر جلد کا ہم رنگ کرنا اور ❁ فیشل کروانا وغیرہ جبکہ ان کاموں کے لئے پاک چیزوں کا استعمال کیا جائے۔

اللہ پاک ہمیں تمام معاملات میں شریعت کی حدود کا خیال رکھنے کی سعادت نصیب فرمائے۔

آمین بجاہِ خاتمِ النبیین صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم

1 اصابہ، 8/390، رقم:12025

قصیدۂ معراجیہ (قسط3)

بنتِ اشرف عطاریہ مدنیہ ڈبل ایم اے (اردو، مطالعہ پاکستان) گوجرہ منڈی بہاؤالدین

9

دلھن کی خوشبو سے مست کپڑے نسیم گستاخ آنچلوں سے
غلافِ مشکیں جو اڑ رہا تھا غزال نافے بسا رہے تھے

مشکل الفاظ کے معانی: نسیم: صبح کی ٹھنڈی ہوا۔ **آنچل:** دامن۔ **مشکیں:** مشک کی خوشبو سے مہکتا ہوا۔ **غزال:** ہرن۔ **نافے:** ہرن کی تھیلی جس میں کستوری جمع ہوتی ہے۔

مفہومِ شعر: دلہن کے کپڑے (یعنی خانہ کعبہ کا غلاف) جو کہ خوشبو سے بسا ہوا تھا اور صبح کی ہوا بڑی چالاکی سے اس کے آنچل سے کھیل کر اس کی خوشبو چرا رہی تھی اور خانہ کعبہ کا غلاف جب خوشبو میں بس کر اڑ رہا تھا تو ہرن اپنی ناف میں اس کی خوشبو جمع کر رہے تھے۔

شرح: اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے چونکہ پورے کلام میں خانہ کعبہ کو دلہن قرار دیا ہے تو یہاں کعبہ کے غلاف کو دلہن کے کپڑوں سے تشبیہ دی ہے یعنی وقتِ معراج کعبہ کا غلاف جو کہ دلہن کے خوبصورت لباس کی طرح مشک و عنبر کی خوشبو میں بسا ہوا تھا اور صبح کی ہوا اس کو چھو کر اس کی خوشبو چُرا رہی تھی اور پورے ماحول کو مشکبار و خوشگوار بنا رہی تھی، گویا کہ ہرن کے ناف میں کستوری کی جو خوشبو ہے وہ اسے کعبہ کے اس خوش بودار لباس سے ہی حاصل ہوئی۔

یاد رہے! ہرن کی ناف میں ایک خاص قسم کی خوشبو ہوتی ہے جسے کستوری یا مشک بھی کہا جاتا ہے، کہا جاتا ہے کہ اس کی قیمت سونے سے بھی زیادہ ہوتی ہے۔ مشک ایک انڈے کی شکل کی جھلی دار تھیلی میں ہوتا ہے جو ناف کی جلد کے نیچے اور اعضائے تناسل کے درمیان ہوتی ہے۔ چونکہ یہ ناف کے قریب ہوتی ہے اس لئے اسے نافہ کہتے ہیں۔ اس تھیلی کے اندر بہت سے خانے ہوتے ہیں جن میں مشک کے دانے جمع رہتے ہیں۔ نافہ صرف نر اور جوان ہرن میں پایا جاتا ہے۔ مادہ میں نافہ نہیں ہوتا۔ جوں جوں نر بڑا ہوتا جاتا ہے نافہ بھی بڑا ہوتا جاتا ہے۔ اس کا رنگ سرخی مائل سیاہ ہوتا ہے، کیونکہ وہ حقیقت میں جما ہوا خون ہوتا ہے۔ نیز اس کا ذائقہ کڑوا اور خوشبو نہایت ہی اعلیٰ ہوتی ہے۔

10

پہاڑیوں کا وہ حُسنِ تزئیں وہ اونچی چوٹی وہ ناز و تمکیں!
صبا سے سبزہ میں لہریں آتیں دوپٹے دھانی چنے ہوئے تھے

مشکل الفاظ کے معنی: ناز و تمکین: ناز و انداز / شان و شوکت۔ **دھانی:** ہلکا سبز رنگ۔

مفہومِ شعر: معراج شریف کی رات پہاڑوں کا زینت بخشتا ہوا حسن اور ان کی اونچی چوٹیاں جو کہ اپنی ادائیں اور ناز و انداز دکھا رہی تھیں اور جب ہوا سے سبزے میں لہریں پیدا ہوتیں تو ایسے لگتا کہ جیسے سبزہ نے زردی مائل ہلکے سبز (دھانی) رنگ کے چنے ہوئے دوپٹے اوڑھ رکھے ہیں۔

شرح: اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے معراج کی رات کے منظر کو جس انداز میں بیان فرمایا ہے اس کی تعریف میں الفاظ نہیں ملتے، معراج شریف کی خوشی میں فرش سے لے کر عرش تک زمین و آسمان کی ہر چیز سجی سنوری اور نکھری ہوئی تھی، چنانچہ اعلیٰ حضرت نے سب سے پہلے خانہ کعبہ اور حرم کی کیفیات کا ذکر فرمایا اور اب حیوانات و جمادات اور نباتات پر طاری ہونے والی خوشی کی کیفیت کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ

اس رات پہاڑوں کی زیب و زینت اور فلک کو چھوتی بلندیاں بھی عجب شان و شوکت اور خوشی کا مظاہرہ کر رہی تھیں، نباتات بھی ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا کے جھونکے سے ایسے جھوم رہے تھے جیسے دھانی رنگ کے چنے ہوئے دوپٹے ہوں۔ دھان چاول کی فصل کو کہتے ہیں اور دھانی یہاں ہلکے سبز رنگ کے لئے استعمال کیا گیا۔ عورتوں کے دوپٹوں کو چُن کر ان میں ایک خاص قسم کی لہر سی بنادی جاتی ہے جو بہت خوبصورت نظر آتی ہے جب ہوا سبزے کو چھوتی اور سبزہ لہراتا تو یوں لگتا جیسے دھانی رنگ کے چُنٹوں والے دوپٹے ہوا میں لہرا رہے ہوں۔

کسی نے کیا خوب کہا ہے:

طور چوٹی کو اپنی جھکانے لگا	چاندنی چاند ہر سُو دکھانے لگا
عرش سے فرش تک جگمگانے لگا	رشکِ صبحِ صفا آج کی رات ہے

11

نہا کے نہروں نے وہ چمکتا لباس آبِ رَواں کا پہنا

کہ موجیں چھڑیاں تھیں دھار لچکا حبابِ تاباں کے تھل ٹکے تھے

مشکل الفاظ کے معانی: آبِ رواں: جاری پانی۔ **موجیں:** لہریں۔ **چھڑیاں:** گوٹا جو خوبصورتی کے لئے لباس پہ لگایا جاتا ہے۔ **لچکا:** دھاری دار باریک گوٹا نما کام۔ **حباب:** بلبلہ۔ **تاباں:** چمک دار۔ **تھل ٹکے تھے:** پھول بکھرے تھے۔

مفہوم شعر: معراج کی رات نہروں نے نہا کر جاری پانی کا لباس پہن لیا، ان کی موجیں گوٹا کناری، دھار خوبصورت کڑھائی کی طرح تھیں اور موتیوں کی طرح چمکدار بلبلے بکھرے ہوئے پھولوں کا منظر پیش کر رہے تھے۔

شرح: ویسے تو پانی سے نہایا جاتا ہے لیکن خیال رضا پہ قربان! کیسے کیسے موتی پرو دیئے ہیں! فرماتے ہیں کہ معراج کا خوبصورت انتظام دیکھئے! جن نہروں سے نہایا جاتا ہے خود ان نہروں نے نہا کر جاری پانی کا شوخ اور چمک دار خوبصورت لباس پہن لیا اور ان نہروں کے پانی پر جو بلبلے اٹھتے اور لہریں پیدا ہوتیں وہ اس قدر خوبصورت منظر پیش کر رہے تھے جیسا کہ خوبصورت شفاف لباس کے اوپر گوٹا کناری کا اور دھاری دار کام ہو اور ہر طرف کڑھائی اور سجاوٹ کے پھول بکھرے پڑے ہوں۔

سننے میں آیا ہے کہ اعلیٰ حضرت نے اس قصیدے کو نظم کرنے سے پہلے گھر کی خواتین سے وہ ملبوسات جس میں گوٹے اور لچکے ٹکے ہوتے ہیں اور چھڑیاں پڑی ہوتی ہیں لے کر خالی ایک نظر دیکھا تھا۔[1]

12

پرانا پر داغ ملگجا تھا اٹھا دیا فرش چاندنی کا

ہجومِ تارِ نگہ سے کوسوں قدم قدم فرش بادلے تھے

مشکل الفاظ کے معانی: ملگجا: نہ میلا نہ ستھرا دھندلا سا۔ **ہجوم تار:** تاروں کا ہجوم۔ **نگہ:** نظر۔ **کوسوں:** میلوں دور۔ **بادلے:** سنہری کپڑا جو ریشم اور چاندی کی تاروں سے بنا جاتا ہے۔

مفہوم شعر: چاند جو کہ پرانا اور دھندلا تھا جس کے اوپر داغ بھی ہے اس کی چاندنی کو اٹھا دیا گیا تھا اور اس کی جگہ جہاں جہاں تک نگاہ جاتی وہاں وہاں تک ہر ہر قدم پر زری وزَربفت کا فرش بچھا دیا گیا تھا۔

شرح: معراج 27 رجب کو ہوئی جب عموماً چاند نظر نہیں آتا اسی چیز کو اعلیٰ حضرت نے بیان فرمایا ہے کہ چاند چونکہ پرانا اور دھندلا ہو چکا تھا۔ لہٰذا جس طرح کسی معزز مہمان کی آمد پر پرانے قالین اٹھا کر نئے بچھا دیئے جاتے ہیں اسی طرح پرانے چاند کی چاندنی کا فرش اٹھا کر جہاں تک نگاہ جاتی بلکہ اس سے بھی آگے میلوں دور تک ہر طرف ریشم اور کم خواب کی طرح نوری مخلوق کی نگاہوں کے زری و زربفت کے فرش بچھا دیئے گئے تھے، تاکہ کوئی یہ نہ سمجھے کہ اس رات ساری روشنی چاند کی تھی بلکہ یہ روشنی تو مقرب فرشتوں کی نگاہوں کی تھی جو جگہ جگہ حضور کے استقبال کے لئے کھڑے تھے۔

جذبِ حسنِ طلب ہر قدم ساتھ ہے	دائیں بائیں فرشتوں کی بارات ہے
سر پہ نورانی سہرے کی کیا بات ہے	شاہ دولہا بنا آج کی رات ہے

[1] اردو نعت گوئی اور فاضل بریلوی، ص302

مدنی مذاکرہ

آپ اعلیٰ حضرت کی کس خوبی سے متأثر ہوئے؟

سوال: اعلیٰ حضرت کی ذات اگرچہ خوبیوں کا مجموعہ ہے لیکن اعلیٰ حضرت کا مرید ہونے کے ناطے کیا آپ کو ان تمام اچھی خوبیوں میں سے بعض زیادہ پرکشش لگتی ہیں؟

جواب: میں اعلیٰ حضرت کی خوبیوں کو باہم ترجیح دینے میں فیصلہ نہیں کر پا رہا کیونکہ مجھے اعلیٰ حضرت کی کسی خوبی میں کوئی کمزوری نظر نہیں آ رہی کہ جسے دیکھ کر میں دوسری خوبی کو اس پر ترجیح دے سکوں۔ ساری ہی خوبیاں وزن دار ہیں۔ اللہ پاک کی محبت میں ان کا کوئی جواب نہیں ہے، عشقِ رسول کا وصف دیکھو تو معراج کی بلندیوں پر ہے، قرآن کریم کے فہم میں ان کا کوئی مثل نہیں، ان جیسا کوئی مفسر نہیں، ان جیسا کوئی محدث نہیں، ان جیسا کوئی مفتی نہیں، ان جیسا کوئی علامہ نہیں، بس ہر طرف رضا کے جلوے ہی نظر آ رہے ہیں۔ ہم کہہ سکتے ہیں کہ جس سمت آ گئے ہیں سکّے بٹھا دیئے ہیں۔ ہر جگہ اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت امام دکھائی دیتے ہیں۔

اعلیٰ حضرت کے ہی ہو کر کیسے رہ گئے؟

سوال: آپ نے اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ میں ایسی کیا خاص بات دیکھی کہ انہیں کے ہو کر رہ گئے؟

جواب: اپنا تو یہ ذہن ہے کہ جب دل ایک کو دے دیا تو اب کسی اور کو نہ دو، جیسا کہ بیکل بہرام پوری مرحوم کی ایک رباعی ہے:

تارے خموش ہیں بڑی اندھیاری رات ہے
ایماں کے لوٹنے کے لیے ڈاکوؤں کی گھات ہے
اے ڈاکوؤ! یہ جسم لو یہ جان لوٹ لو
یہ دل نہ دوں گا اس میں مدینے کی بات ہے

یعنی یہ دل میں نے مدینے والے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم کو دے دیا ہے، اب یہ تمہیں نہیں دوں گا، باقی جو چاہو لوٹ لو۔ الحمدللہ میرے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم کا اتنا کرم ہے کہ میرا ایمان تم نہیں لوٹ سکتے، اس لئے کہ میں نے یہ دل مدینے والے کے قدموں میں ڈال دیا ہے اب وہاں سے چرانے کی ہمت کسی میں نہیں۔ اسی طرح میرے دل میں عاشقوں کے امام مولانا شاہ امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ کی محبت بھی ایسی گھر کر گئی ہے کہ اب میں اس طرح کسی اور سے متأثر نہیں ہو پاتا۔ جو چاہتا ہے کہ اعلیٰ حضرت کی محبت اس کے دل میں اتر جائے تو اسے چاہیے کہ ایسے لوگوں کی صحبت میں بیٹھے جو رضا رضا کرتے ہوں اور اس کے علاوہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی کتب اور آپ کی سیرت کا مطالعہ بھی کرتا رہے، ان شاءاللہ نس نس میں اعلیٰ حضرت کی محبت رچ بس جائے گی۔

یاد رہے کہ اعلیٰ حضرت کی محبت دل میں رچنے بسنے سے یہ مراد نہیں کہ معاذ اللہ اب کسی اور بزرگ سے محبت نہیں کرنی۔ ہم تو فیضانِ انبیا و اولیا کے قائل ہیں۔ تمام انبیائے کرام کو بھی مانتے ہیں، تمام صحابۂ کرام اور اہلِ بیت اطہار کو بھی مانتے ہیں اور تمام اولیائے کرام کو بھی مانتے ہیں۔ کسی میں کچھ بھی نقص بیان نہیں کرتے۔[1]

اعلیٰ حضرت کی ذہانت کے چند واقعات

سوال: اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی ذہانت کے کچھ واقعات بیان فرما دیجیے۔

جواب: اعلیٰ حضرت کی ذہانت کا اندازہ اس واقعے سے لگایا جا سکتا ہے کہ آپ کو ایک کتاب کی ضرورت تھی جسے آپ نے کسی سے حاصل کیا۔ دینے والے نے کہا: جب ملاحظہ فرما لیں تو بھیج دیجیے گا۔ آپ نے وہ کتاب لی اور ایک رات میں اس کا مطالعہ

کر لیا۔ پھر کتاب واپس کرتے ہوئے فرمایا: اس کتاب کی کچھ عبارتیں یاد ہوگئی ہیں اور مضمون تو ان شاءَ اللہ عمر بھر ذہن سے نہیں جائے گا۔ (اعلیٰ حضرت نے جن سے کتاب لی وہ مولانا وصی احمد محدث سورتی رحمۃ اللہ علیہ تھے اور وہ کتاب "عقود الدّرّیۃ فی تنقیح الفتاوی الحامدیّۃ" ہے۔)[2] اسی طرح اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی سیرتِ طیبہ میں یہ حکایت بھی ملتی ہے کہ لوگوں نے جب آپ کو "حافظ" لکھا تو آپ کو یوں محسوس ہوا کہ لوگ مجھے حُسنِ ظن کی وجہ سے حافظ کہتے ہیں حالانکہ میں حافظ نہیں ہوں۔ چنانچہ ایک رمضان شریف کے مہینے میں آپ مغرب اور عشا کے درمیان ایک پارہ غور سے دیکھ لیتے جو آپ کو یاد ہو جاتا اور یوں آپ نے ماہِ رمضان میں پورا قرآن کریم حفظ کر لیا۔[3] اس سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ آپ کا کتنا زبردست اور زور دار حافظہ تھا! جبکہ ہماری حالت یہ ہے کہ بات کرتے کرتے بھول جاتے ہیں اور دوسروں سے پوچھتے ہیں کہ ہم کیا بول رہے تھے؟ اللہ پاک ہمیں بھی قوتِ حافظہ نصیب فرمائے۔[4]

اعلیٰ حضرت کی سب سے آخری تحریر

سوال: اعلیٰ حضرت کی تحریر کی کوئی انوکھی بات ہو تو بیان فرما دیجیے۔ نیز آپ کی سب سے آخری تحریر کیا تھی؟

جواب: اعلیٰ حضرت کی ایسی عظیم الشان شخصیت ہے کہ آپ جس سمت آگئے ہیں سکے بٹھا دیئے ہیں۔ آپ کی کوئی صبح ایسی نہ تھی جس کی ابتدا نامِ الٰہی تحریر کرنے سے نہ ہوتی اور کوئی دن ایسا نہیں تھا جس کے اختتام پر آپ درود شریف تحریر نہ کرتے۔ آپ کی زندگی کی سب سے آخری تحریر جو 25 صفر المظفر 1340 سن ہجری جمعۃ المبارک کے دن وصال باکمال سے چند لمحات پہلے لکھی وہ یہ تھی: صلّی اللہ علی سیّدنا ومولانا محمّدٍ وّ اٰلہٖ وصحبہٖ وسلّم اجمعین سبحٰن اللہ! آپ کی روزانہ کی جو آخری تحریر ہوتی تھی بوقتِ وصال بھی وہی تھی۔ اس سے معلوم ہوتا ہے آپ کتنے بڑے عاشقِ الٰہی اور عاشقِ رسول تھے۔[5]

اعلیٰ حضرت کے کلام کی شان

سوال: اعلیٰ حضرت کے کلام میں الفاظ کا ربط، کسی نہ کسی واقعے کا تصور پھر خاص قسم کے خیالات سے مرکب ایسے ایسے اشعار ہوتے ہیں جنہیں سن کر بندہ جھوم اٹھتا ہے، اس کے پیچھے کیا راز ہے؟

جواب: جی ہاں! ہم نے اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ کا دامن پکڑ کر ٹھوکر نہیں کھائی، بلکہ ہم نے اس در کے لیے دنیا ٹھکرائی ہے۔ ہم نے بہت سوچ سمجھ کر اعلیٰ حضرت کا دامن پکڑا ہے، ان شاءَ اللہ ٹھوکر نہیں کھائیں گے۔

ملکِ سخن کی شاہی تم کو رضا مسلّم | جس سمت آگئے ہو سکّے بٹھا دیئے ہیں

میرے آقا اعلیٰ حضرت ہر فن مولا تھے، آپ بہت بڑے عالم، بہت بڑے مفتی، بہت بڑے محدث اور بہت بڑے مفسر تھے۔ جب آپ تفسیر کے میدان میں آئے تو مفسرین کو دنگ کر دیا، حدیث کی شرح کی تو محدثین انگشت بدنداں رہ گئے اور جب کلام لکھنے کے لیے قلم پکڑا تو سب نے قلم بند کر کے رکھ دیئے۔ حتّٰی کہ ایک بہت بڑے شاعر ڈاکٹر اقبال نے کسی مشاعرے میں اعلیٰ حضرت کا یہ کلام:

زہے عزّت و اعتلائے محمد | کہ ہے عرشِ حق زیرِ پائے محمد

سنا تو بہت متاثر ہوا اور اس نے فی البدیہہ دو اشعار کہے:

تماشا تو دیکھو کہ دوزخ کی آتش | لگائے خدا اور بجھائے محمد
تعجب تو یہ ہے کہ فردوسِ اعلیٰ | بنائے خدا اور بسائے محمد

اعلیٰ حضرت نے اتنا عظیم الشان کلام لکھا کہ آپ کے متعلق سخن دان کہتے ہیں: کَلَامُ الْاِمَامِ اِمَامُ الْکَلَامِ یعنی امام کا کلام کلاموں کا امام ہے۔ یعنی آپ بھی امام ہیں اور آپ کے اشعار بھی دیگر شعرا کے کلام کے امام ہیں، آپ کو یہ قدرتی طور پر عطا حاصل تھی۔[6]

---

(1) ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنت، 1/300، 301 (2) حیاتِ اعلیٰ حضرت، 1/257، 258 ماخوذاً (3) حیاتِ اعلیٰ حضرت، 2/252 (4) ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنت، 1/302 (5) ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنت، 1/313 (6) ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنت، 6/384

بازار جانا ضروری یا مجبوری؟

اُمِّ میلاد عطاریہ*

نہ تُو زمیں کے لیے ہے نہ آسماں کے لیے
جہاں ہے تیرے لیے تُو نہیں جہاں کے لیے

فطرتی بات ہے کہ ہر چھوٹی بڑی تبدیلی انسان کی توجّہ کھینچتی ہے۔ مومن کی توجّہ کا مرکز ہمیشہ آخرت کی زندگی ہوتا ہے۔ جبکہ غافل لوگوں کی نظریں ہمیشہ دنیا اور موج مستی پر رہا کرتی ہیں۔ دنیا میں رہتے ہوئے کچھ کام ہمارے لیے ضَروری بھی ہوتے ہیں لیکن ان میں بھی ٹاپ پر کچھ مجبوری والے کام بھی ہوتے ہیں اب سب سے پہلے ہمیں ضَروری اور مجبوری کا فرق جاننا ہو گا، ضَرورت کسی چیز کی حاجت یا طَلَب کو ظاہر کرتی ہے مطلب یہ کہ کچھ ایسا ہے جو کسی مقصد کے لیے لازمی ہے۔ یہ کسی بھی چیز کے لیے ہو سکتی ہے، جیسے کہ پانی، خوراک، یا تعلیم۔ جبکہ مجبوری کسی ناگزیر (Inevitable) حالت یا صورت حال کو ظاہر کرتی ہے۔ مطلب یہ کہ کوئی شخص کسی مجبوری کے تحت کچھ کرنے پر مجبور ہے۔ یہ کسی بھی صورتِ حال کے لیے ہو سکتی ہے جس میں انسان کے پاس کوئی اور راستہ نہ ہو۔ یہ لفظ عام طور پر اس وقت استِعمال ہوتا ہے جب کوئی شخص کسی پریشانی یا مشکل میں ہو۔ جیسے مالی مشکلات، صحت کے مسائل، یا ذاتی مسائل۔ **ضَرورت** اور **مجبوری** کے درمیان فرق کو سمجھنا ضروری ہے۔ مجھے نوکری کی ضَرورت ہے کیونکہ مجھے پیسے کمانے ہیں۔ مجھے نوکری کرنی پڑتی ہے کیونکہ میری مالی حالت خراب ہے۔ دونوں جملوں میں فرق واضح ہے۔ پہلے جملے میں ضَرورت کا ذکر ہے جبکہ دوسرے جملے میں مجبوری کا۔ ضَرورت کسی اور کے ذریعے بھی پوری ہو سکتی ہے مگر مجبوری میں صرف اپنی ذات سے ہی کام لیا جا سکتا ہے۔ آج کے زمانے میں کچھ کام ہماری ضَرورت ہیں کچھ مجبوری، ان میں سے ایک کام بازار جانا بھی ہے، اب دیکھنا یہ ہے کہ بازار جانا خواتین کے لیے ضَروری ہے یا مجبوری؟ چونکہ ہر کام میں شریعت ہی ہمارا معیار ہے تو آیئے پہلے شریعت کی رو سے ہم جاننے کی کوشش کرتے ہیں۔

سب سے پہلے تو ہمیں یہ سمجھنا ضروری ہے کہ پردہ و حجاب اِسلامی شِعار کی حیثیت رکھتا ہے، کیونکہ اِسلام سے پہلے عورت بے پردہ تھی اور اِسلام نے اسے پردہ و حجاب کے زیور سے آراستہ کر کے عَظَمت و کِردار کی بُلندی عطا فرمائی، جیسا کہ قرانِ پاک میں ہے: ترجمۂ کنزُ الایمان: "اور اپنے گھروں میں ٹھہری رہو اور بے پردہ نہ رہو جیسے اگلی جاہِلیّت کی بے پردگی۔"(1) تفسیر خزائن العرفان میں ہے: اگلی جاہِلیّت سے مُراد قبلِ اِسلام کا زمانہ ہے، اُس زمانہ میں عورتیں اِتراتی نکلتی تھیں، اپنی زینت و مَحاسِن (یعنی بناؤ سنگھار وغیرہ) کا اِظْہار کرتی تھیں کہ غیر مَرد دیکھیں۔ لباس ایسے پہنتی تھیں جن سے جسم کے اَعضا اچّھی طرح نہ

* نگرانِ عالمی مجلس مشاورت
(دعوتِ اسلامی) اسلامی بہن

ڈھکیں۔[2] اَفسوس! موجودہ دَور میں بھی زمانۂ جاہلیّت والی بے پردَگی پائی جارہی ہے۔ یقیناً جیسے اُس زمانہ میں پردہ ضَروری تھا وَیسا ہی اب بھی ہے۔ ایک بار اُمُّ المُؤمنین حضرت سَیِّدَتُنا سَودہ رضی اللہ عنہا سے عرض کی گئی: آپ کو کیا ہو گیا ہے کہ آپ باقی اَزواج کی طرح حج کرتی ہیں نہ عمرہ؟ تو آپ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: میں نے حج و عمرہ کر لیا ہے، چونکہ میرے ربّ نے مجھے گھر میں رہنے کا حُکم فرمایا ہے۔ لہٰذا خدا کی قسم! اب میں پیامِ اَجَل (موت) آنے تک گھر سے باہَر نہ نکلوں گی۔ راوی فرماتے ہیں: اللہ کی قسم! آپ رضی اللہ عنہا گھر کے دروازے سے باہَر نہ نکلیں یہاں تک کہ آپ کا جنازہ ہی گھر سے نکالا گیا۔[3] ان باتوں کو سامنے رکھ کر ہم اپنا جائزہ لیں ہم کیا احتیاطی پہلو اپنائیں؟ بِلاوجہ بازار نہ جائیں جیسا کہ ونڈو شاپنگ کے نام پر عورتیں گھومتی ہیں، اگر مَحْرم سامان لاتے ہیں تو صرف ان کے ہی ذمّہ یہ کام لگایا جائے، اگر مَحرم نہیں لاتے، یا مَحرم ہیں ہی نہیں تو کسی اور کے ذریعے جیسا کہ پڑوسن کو کہہ کر ان کے مَحرم کے ذریعے منگوا لیں یا جیسا کہ آج کل آن لائن بہت سی چیزیں آسانی سے گھر بیٹھیں مل جاتی ہیں اگر آن لائن بھی شرعی احتیاطوں کو مدِّ نظر رکھتے ہوئے ضَرورت پوری ہو رہی ہو تو خود نہ جائیں، ان میں سے کسی بھی طرح ممکن نہیں تو اب خود جانا مجبوری ہے۔ اس صورت میں احتیاطی پہلوؤں کو مدِّ نظر رکھ کر سارے ضروری سامان کی لسٹ بنا کر مہینے میں ایک ہی بار بازار جا کر خریداری کر لی جائے، اب چاہے ماہانہ سودا سلف لینا ہو یا عیدین / شادی کے کپڑوں کی شاپنگ وقت ایسا چُنا جائے کہ جس میں مردوں کی چہل پہل نہ ہو، نامحرموں سے بچتے ہوئے بغیر بآسانی بازار جا کر اپنا ضَروری سامان لے لیا جائے اور مغرب سے پہلے پہلے گھر واپسی ہو جائے، نیز دُکاندار سے بے وجہ بحث کرنا، جان پہچان بڑھانا مثلاً ہم یہیں سے سامان لیتے ہیں وغیرہ ان تمام خرافات سے خود کو ہمیشہ ہمیشہ بچا کر رکھیں۔ امیرِ اہلِ سنّت دامت برکاتہم العالیہ فرماتے ہیں: اگر مرد محض اپنی سُستی کی وجہ سے گھر کا سَودا سَلَف نہیں لاتے تو یہ بہُت سخت بے احتیاطی ہے کہ اب اس کی زَوجہ یا مَحرَمہ یعنی ماں یا بہن یا بیٹی غیر مردوں سے ضَرورت کی چیزیں خریدنے کے لیے گھر سے باہَر نکلے گی اگرچِہ عورت کے لیے فی نفسہٖ خرید و فروخت کی مُمانَعت نہیں تاہم بے باکی کا دَور ہے اور آج کل کے بازار کا حال کون نہیں جانتا! باپردہ عورت بھی فی زمانہ بازار جائے اور گُناہوں کے بِغیر لوٹ کر آئے یہ بے انتِہا مشکل اَمْر ہے۔ اگر عورَت بے پردَگی کے ساتھ یعنی سر کے بال، کان، گلا وغیرہ سِتْر کا کوئی حصہ کھولے بازار جاتی ہے اور باوُجودِ قدرت مرد مَنْع نہیں کرتا تو دونوں صورتوں میں ایسا مرد دَیُّوث اور وہ عورت فاسِقہ ہے۔ اگر ہر طرح کی کوشِش کے باوُجود مرد نہیں جاتے اور ضَروریاتِ زندگی کی اشیاء کے حُصُول کی کوئی اور صورت نہیں تو اب عورت ان کاموں کے لیے شَرعی پردے کی رعایت کے ساتھ نکلے۔[4] اس سلسلے میں عورت گھر سے نکلتے وَقْت غیر جاذِبِ نظر کپڑے کا ڈِھیلا ڈھالا بُرقع اَوڑھے، ہاتھوں میں دستانے اور پاؤں میں جُرابیں پہنے۔ مگر دستانوں اور جُرابوں کا کپڑا اتنا باریک نہ ہو کہ کھال کی رنگت جھلکے۔ بُرقع اِس طرح بھی اوپر نہ اٹھائے کہ کپڑوں پر غیر مردوں کی نظر پڑے۔ واضح رہے کہ عورت کے سر سے لے کر پاؤں کے گِٹّوں کے نیچے تک جسم کا کوئی حصّہ بھی مَثَلاً سر کے بال یا بازو یا کلائی یا گلا یا پیٹ یا پنڈلی وغیرہ اجنبی مَرد (یعنی جس سے شادی ہمیشہ کے لیے حرام نہ ہو) پر بلا اِجازَتِ شَرعی ظاہر نہ ہو (کہ یہ بے پَردَگی ہے۔)[5] سنّتیں سیکھنے سکھانے کے لیے دعوت اسلامی کے دینی ماحول سے وابستہ ہو جائیے، سچی وَفا یہ ہے کہ جب خود دینی ماحول کی برکتوں سے فیض یاب ہوں تو اپنے گھر والوں کو بھی دینی ماحول کی خوشبودار فضا سے دُور نہ رہنے دیجیے۔

(1) پ22، الاحزاب: 33 (2) خزائن العرفان، ص780 (3) در منثور، 6/599، پ22، الاحزاب، تحت الآیۃ: 33 (4) پردے کے بارے میں سوال جواب، ص220 (5) پردے کے بارے میں سوال جواب، ص42۔

بُری عادتیں (قسط 12)

محترمہ ام بالہ (بنتِ افضل) عطاریہ مدنیہ معلمہ جامعۃ المدینہ گرلز ٹیل والا

دینی تعلیم کو ادھورا چھوڑ جانے کی وجوہات ذکر کئے جانے کا سلسلہ جاری ہے، یہاں بیان کردہ بُری عادت بھی ایسی ہی ہے جو علمِ دین کی برکتوں کے حصول میں رکاوٹ کا باعث ہے۔

خودداری سے محرومی

خودداری ایک ایسی صفت ہے جس کی وجہ سے انسان اپنے اصولوں، عزتِ نفس اور وقار پر قائم رہتا ہے۔ یہ صفت انسان کو خود پر قابو رکھنے، صبر کرنے اور کسی غیر مناسب یا کمزور عمل سے بچنے میں مدد دیتی ہے۔ اس لئے انسان کو اپنی خودداری پہ سمجھوتا نہیں کرنا چاہیے۔ خودداری انسان کو بلندی اور عظمت دلاتی اور لوگوں کے دلوں میں محبت بڑھاتی ہے۔ خودداری کی دولت خریدی نہیں جاسکتی بلکہ یہ اللہ کریم پر کامل بھروسے سے حاصل ہوتی ہے۔ جب انسان کو یہ دولت مل جاتی ہے تو پھر اللہ پاک کے سوا کسی کے آگے اس کا ہاتھ اٹھتا ہے نہ ایسا انسان احساسِ کمتری کا شکار ہوتا ہے۔

ہمارا دین ہمیں اپنی ضروریات خود پوری کرنے کی ترغیب دیتا اور دوسروں پہ بوجھ بننے کو ناپسند کرتا اور سوال کرنے اور دوسروں کے آگے ہاتھ پھیلانے کی مذمت کرتا ہے۔ بلکہ اسلام میں کثرتِ سوال یعنی مانگنے سے بچنے پر جنت کی ضمانت دی گئی ہے۔ جیسا کہ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو مجھے ایک بات کی ضمانت دے تو میں اسے جنت کی ضمانت دیتا ہوں۔ آپ فرماتے ہیں: میں نے عرض کی: میں ضمانت دیتا ہوں۔ تو حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: لوگوں سے کچھ بھی نہ مانگنا۔ اس کے بعد آپ کسی سے کچھ نہ مانگا کرتے تھے یہاں تک کہ آپ گھوڑے پر سوار ہوتے اور کوڑا (یعنی چابک) نیچے گر جاتا تو کسی سے اٹھانے کے لئے نہ کہتے بلکہ گھوڑے سے نیچے اتر کر خود ہی اٹھا لیتے۔ (1)

افسوس! کچھ اسٹوڈنٹس اپنی عزتِ نفس اور وقار کو وقتی فائدے کی خاطر داؤ پہ لگا دیتے ہیں جس کی وجہ سے ان کی اہمیت کم ہو جاتی ہے اور ان کی خود اعتمادی، تعمیری اور قائدانہ صلاحیتیں بھی متاثر ہوتی ہیں، جس سے ان کی شخصیت میں منفی پہلو جنم لیتے ہیں جو موجودہ تعلیمی معاملات اور آئندہ زندگی پر بری طرح اثر انداز ہوتے ہیں۔

اس کی بنیادی وجہ اسٹوڈنٹس کا اپنی ضروریات کے لئے دوسروں پر انحصار کرنا اور خواہی نخواہی کلاس فیلوز سے چیزیں مانگنے کی عادت ہونا بھی ہے، مثلاً وہ استطاعت کے باوجود اپنی کتابیں خود نہیں خریدتے بلکہ دوسروں سے لے کر گزارا کر لیتے ہیں۔ کلاس فیلوز سے بار بار کچھ نہ کچھ مانگتے رہتے ہیں، مثلاً کبھی قلم کا سوال تو کبھی کسی سے نوٹ بک کا تقاضا تو کبھی کھانے پینے کی چیزوں کا مطالبہ کرنا اور بعض کا بلاوجہ دوسروں سے قرض مانگنا وغیرہ۔

یاد رکھئے! یہ ایسی بری عادتیں ہیں جن کی وجہ سے ٹیچرز بھی پریشان رہتے ہیں اور اسٹوڈنٹس بھی آزمائش کا شکار رہتے ہیں۔ بلکہ بسا اوقات آپس میں نفرتیں اور رنجشیں پیدا ہونے کی وجہ سے کلاس کا ماحول خراب ہو جاتا ہے، نیز ان اسٹوڈنٹس کی بری عادتوں کی وجہ سے بعض اوقات انتظامیہ ان کے خلاف تادیبی کاروائی کرتی ہے جس سے ان کے تعلیمی معاملات بہت زیادہ متاثر ہو جاتے ہیں۔ لہٰذا دینی طلبہ وطالبات کو چاہیے کہ وہ

خودداری اپنائیں اور اپنے وقار پر کسی صورت سمجھوتہ نہ کریں۔ اپنی ضرورت کی چیزوں کا خود اہتمام کریں، دوسروں کی چیزوں سے بے نیاز ہو جائیں، ان شاء اللہ ان کی عزت و خود اعتمادی بڑھے گی، دوسروں کے سامنے ہاتھ پھیلانے سے بچ جائیں گے۔ نیز یہ عمدہ عادات حصولِ علمِ دین میں بھی مددگار ہوں گی۔ ہمارے بزرگانِ دین کس قدر خوددار ہوا کرتے تھے، کروڑوں حنفیوں کے امام، امامِ اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی سیرتِ مبارکہ سے ملاحظہ کیجئے:

امامِ اعظم ابو حنیفہ نے مالداروں اور حکمرانوں کے نذرانوں اور تحائف کو کبھی قبول نہ کیا۔ آپ کی خودداری اور عزتِ نفس کو گوارا نہ تھا کہ وہ وظیفے وصول کر کے مالداروں اور حکمرانوں کے احسان مند بنیں اور ان کے خلاف حق گوئی کا موقع آجائے تو احسان کے بوجھ سے سر جھکالیں۔ یہی وجہ ہے کہ امامِ اعظم کا بیدار ضمیر ہمیشہ آزاد رہا اور ہر محاذ پر انہوں نے پوری جرأتِ ایمانی کے ساتھ حق گوئی و حق شعاری کا مظاہرہ کیا جو علمائے حق اور وارثینِ انبیا کی شان ہے۔ چنانچہ بنو اُمیہ کے دورِ حکومت میں ابنِ ہبیرہ کوفہ کا گورنر تھا، اس نے ایک بار اپنے اور خوارج کے درمیان ایک دستاویز لکھنے کے لئے ابنِ شبرمہ اور ابنِ ابی لیلیٰ سے کہا، دونوں نے ایک ماہ کا وقت لے کر مضمون لکھا، لیکن اسے پسند نہ آیا۔ ان کے بتانے پر ابنِ ہبیرہ نے امامِ اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کو بلوایا اور یہ مسئلہ پیش کیا، امامِ اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے اسی وقت مضمون لکھوا دیا جو گورنر اور علما کو بہت پسند آیا۔ تب گورنر نے درخواست کی کہ حضور! کبھی کبھی ہمارے ہاں تشریف لے آیا کریں تو ہمیں فائدہ ہوگا۔ آپ نے بے باکی سے فرمایا: تم سے مل کر کیا کروں گا؟ تم مہربانی سے پیش آؤ گے تو تمہارے دام میں آجاؤں گا اور اگر ناراض ہوئے اور مجھے قرب کے بعد دور کر دیا تو اس میں میری ذلت ہے۔ نیز جو مال تمہارے پاس ہے اس کی مجھے حاجت نہیں کہ جو دولت (علم) میرے پاس ہے اسے کوئی چھین نہیں سکتا۔ ابنِ ہبیرہ یہ سن کر ہکا بکا رہ گیا۔[2]

دیکھو! کبھی خودی کا سودا نہ ہونے پائے
باطل سے تم ہرگز نہ رسم و رواج رکھنا
قائد ہو قوم کے تم، چلنا سنبھل سنبھل کر
اسلاف کی روش پر، ہر کام و کاج رکھنا

امیرِ اہلِ سنت حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری دامت برکاتہم العالیہ دین و دنیا کے بے شمار کاموں میں اصلاح فرماتے ہی رہتے ہیں، چنانچہ خودداری کی عادت اپنانے کے حوالے سے طلبہ کو عطا کردہ 92 نیک اعمال کے رسالے میں نیک عمل نمبر 34 کے تحت فرماتے ہیں: آج آپ نے دوسروں سے مانگ کر کوئی چیز (مثلاً چادر، فون، گاڑی وغیرہ) استعمال تو نہیں کی؟ (دوسروں سے سوال کی عادت نکال دیجئے، ضرورت کی چیز نشانی لگا کر اپنے پاس بحفاظت رکھئے۔)

اسی طرح طالبات کو عطا کردہ 83 نیک اعمال کے رسالے میں سے نیک عمل نمبر 33 کے تحت فرماتے ہیں: آج آپ نے گھر کے افراد کے علاوہ کہیں دوسروں سے مانگ کر چیزیں (کپڑے، فون، زیورات وغیرہ) چیزیں تو استعمال نہیں کیں؟ (صرف اپنی ہی چیزیں استعمال کیجئے اور ضرورت کی چیز نشانی لگا کر اپنے پاس بحفاظت رکھئے) لہٰذا دینی طلبہ و طالبات کو چاہیے کہ وہ اپنی عزتِ نفس کی حفاظت کریں، دوسروں کے آگے ہاتھ پھیلانے اور ان کا احسان لینے سے بچیں کہ یہ بری عادات حق گوئی میں رکاوٹ بننے کے ساتھ خود اعتمادی اور عزتِ نفس کو مجروح کرتی ہیں۔ لہٰذا اسٹوڈنٹس کو باوقار و خوددار ہونا چاہیے تاکہ حصولِ علمِ دین میں نہ رکاوٹوں کا سامنا کرنا پڑے اور نہ دوسروں کا احسان مند بننا پڑے۔ اللہ پاک ہمیں ہر معاملے میں صرف اپنا ہی محتاج رکھے اور غیروں کی محتاجی سے بچائے۔

اٰمِین بِجاہِ النّبیِّ الْاَمین صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم

---

(1) ابن ماجہ، 2/401، حدیث: 1837 (2) مناقب ابی حنیفہ، 1/273 ماخوذاً- سرمایہ آخرت، ص 52

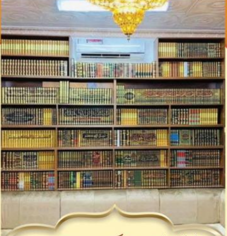

دارالافتاء اہلسنت

مفتی محمد قاسم عطاری*

دارالافتاء اہلِ سنّت (دعوتِ اسلامی) مسلمانوں کی شرعی راہنمائی میں مصروفِ عمل ہے، تحریری، زبانی، فون اور دیگر ذرائع سے ملک و بیرونِ ملک سے ہزارہا مسلمان شرعی مسائل دریافت کرتے ہیں، جن میں سے چار منتخب فتاویٰ ذیل میں درج کیے جا رہے ہیں۔

1 شرعی سفر میں 15 دن سے مراد کیا ہے؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرعِ متین اس مسئلے کے بارے میں کہ ایک شخص پاکستان سے مدینہ منورہ حاضری کے لیے گیا۔ وہاں اس کی نیت چودہ راتیں مکمل ٹھہر کر پندرہویں دن واپس آنے کی تھی، تو اس نے وہاں پہنچ کر دو دن نمازیں قصر پڑھیں، لیکن پھر کسی نے بتایا کہ مکمل نمازیں پڑھنی ہیں، جس وجہ سے اس نے باقی کے ایام میں مکمل نمازیں ادا کیں اور یوں وہ 14 راتیں مکمل اور پندرہویں دن کی 3 نمازوں تک مدینہ شریف حاضر رہا، پندرہویں رات مدینہ شریف نہیں گزاری اور پھر واپس آگیا۔ شرعی رہنمائی فرمادیں کہ یہ شخص مدینہ شریف جتنا عرصہ حاضر رہا، مقیم تھا یا مسافر؟ اور اس کی پہلے دو دن اور باقی کی نمازوں کا کیا حکم ہے؟

نوٹ: اس شخص نے یہ ساری نمازیں منفرد اور دوسری پر قعدہ کر کے پڑھی تھیں۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

پوچھی گئی صورت میں اس شخص نے شروع کے دو دن جو قصر نمازیں پڑھیں، وہ تو درست ادا ہوگئی ہیں، لیکن دو دن کے بعد جو نمازیں قصر کی بجائے مکمل ادا کی ہیں، وہ مکروہ تحریمی، واجب الاعادہ ہوئی ہیں، ان کا اعادہ کرنا اس پر واجب ہے۔

مسئلے کی تفصیل یہ ہے کہ جب کوئی شخص 92 کلو میٹر کی مسافت پر 15 سے کم دن ٹھہرنے کی نیت سے جائے، تو وہ شرعی مسافر ہوتا ہے اور یہاں پر 15 دن سے مراد 15 راتیں ہیں یعنی کسی جگہ مسلسل 15 راتیں نہیں ٹھہرے گا، تو مسافر رہے گا اور اگر کسی جگہ پر 15 راتیں مسلسل ٹھہرنے کی نیت ہے، اگرچہ دن میں کسی اور جگہ جانا ہے، تو وہ مقیم ہو جائے گا، مسافر نہیں ہوگا، بشرطیکہ دن میں جہاں جانا ہے، رات والے مقام سے وہ شرعی مسافت پر واقع نہ ہو، الغرض جب تک 15 راتوں سے کم ٹھہرنے کی نیت ہوگی، تو مسافر ہی رہے گا۔ **لہٰذا پوچھی گئی صورت میں جب آپ کی نیت مدینہ شریف میں 14 راتیں ٹھہرنے کی تھی، 15 راتوں کی نہیں تھی، تو آپ وہاں مقیم بھی نہیں تھے، شرعی مسافر ہی تھے، جس وجہ سے آپ پر نمازوں میں قصر کرنا واجب تھا اور شرعی مسافر جب اکیلے نماز پڑھتے ہوئے قصداً نماز میں قصر نہ کرے، پوری پڑھ لے، تو یہ قصداً واجب کو ترک کرنا ہے، جو ناجائز و گناہ ہے، لہٰذا اس کی توبہ کرنا اور مکمل پڑھی گئی نمازوں کا اعادہ کرنا آپ پر واجب ہے۔**

تنبیہ! جس نے اس صورت میں قصر کی بجائے مکمل نمازیں ادا کرنے کا مسئلہ بتایا ہے، اسے غلط فہمی ہوئی یا اس نے غلط بتایا،

* نگران مجلس تحقیقاتِ شرعیہ، دارالافتاء اہلِ سنّت، فیضانِ مدینہ کراچی

جبکہ مسئلہ صحیح یاد کر کے ہی بتانا چاہیے۔

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم

2 لڑکی کو جہیز میں دیا گیا سونا کس کی ملکیت ہے؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین اس بارے میں کہ لڑکی کی شادی کے موقع پر جو سونا جہیز میں اس کو اس کے ماں باپ کی طرف سے دیا جاتا ہے، اس پر شرعی حق یعنی ملکیت کس کی ہے؟ یہ پوچھنے کا مقصد یہ ہے کہ میری بیٹی کی شادی ہوئی تو ہم نے اس کو جہیز میں سونا دیا، اب اس کے ماموں سسر کا یہ کہنا ہے کہ اس سونے پر اس کی بہن یعنی لڑکی کی ساس کا حق ہے، اس وجہ سے وہ اس کو سونا استعمال کرنے نہیں دیتے، آپ سے گزارش ہے کہ اس مسئلہ کے شرعی حکم سے متعلق ہماری رہنمائی فرمائیں۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

شرعی مسئلہ یہ ہے کہ ہمارے یہاں جو کچھ سامان و زیور وغیرہ لڑکی کو جہیز میں دیا جاتا ہے، وہ اس کی ملک ہوتا ہے، لہٰذا پوچھی گئی صورت میں جہیز میں دیا گیا سونا اس لڑکی کی ملکیت ہے، کسی اور کا اس میں کوئی حق نہیں ہے اور اس کو سونا استعمال کرنے سے روکنا بھی درست نہیں ہے۔

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم

3 فوت شدہ نابالغ بچے کے لیے ایصالِ ثواب کرنا

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ نابالغ بچہ جو چند ماہ یا چند سال کا ہو، اس کے لیے ایصالِ ثواب کرنا کیسا ہے؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

بنیادی طور پر یہ بات یاد رکھیں کہ جسے ایصالِ ثواب کیا جائے، اُس کے نیک یا گنہگار ہونے، نیز بالغ یا نابالغ ہونے کی کوئی تخصیص نہیں ہے، یعنی ایسا نہیں ہے کہ بالغ یا گنہگار کو ایصالِ ثواب کر سکتے ہیں، نابالغ یا نیک کو ایصالِ ثواب نہیں کر سکتے، بلکہ انسان اپنے ہر عمل کا ثواب دوسرے مسلمان کو ایصال کر سکتا ہے، البتہ فرق صرف اتنا ہے کہ گنہگار کو ایصالِ ثواب کا ایک بڑا مقصد مغفرت کی دعا ہے، جبکہ نیک افراد کے لیے ایصالِ ثواب کا مقصد درجات کی بلندی اور مزید رحمتوں کا نزول ہوتا ہے، جیسا کہ اہلِ اسلام انبیائے کرام اور بالخصوص نبی اکرم صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم کی بارگاہ میں ثواب پیش کرتے ہیں اور صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کے زمانہ سے اب تک یہی معمول ہے، حالانکہ انبیائے کرام علیہم السلام تو قطعی طور پر معصوم ہیں، لہٰذا نابالغ بچہ کہ جو اگرچہ گنہگار نہیں ہے، اُسے بھی ایصالِ ثواب کرنا، جائز ہے کہ نابالغ کے حق میں ایصالِ ثواب بلندی درجات کا سبب ہے۔

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم

4 احرام کی چادر کے کناروں کا سینا کیسا؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ میرا عمرے پر جانے کا ارادہ ہے اور اس مقصد کے لئے میں نے احرام خریدا ہے، لیکن میری والدہ نے اس کے کناروں کو سوئی کی مدد سے سی دیا تاکہ اس کے دھاگے نکلنے نہ پائیں۔ برائے مہربانی رہنمائی فرمادیں کہ یہ درست ہے یا نہیں؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

احرام کی چادروں کا کناروں سے سلا ہوا ہونا مکروہ وناپسندیدہ امر ہے کیونکہ ان کا ہر طرح کی سلائی سے خالی ہونا افضل ہے، لیکن ناجائز نہیں کیونکہ یہ ممنوع مخیط (سلے ہوئے لباس) میں داخل نہیں، لہٰذا اگر کوئی شخص ایسی چادریں پہن کر حج وعمرہ کرلے تو جائز ہے، اور اس سے کوئی کفارہ یا صدقہ بھی لازم نہیں ہوگا۔

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم

اسلامی بہنوں کے شرعی مسائل

مفتی محمد قاسم عطاری*

1 خواتین کا موئے مبارک کی زیارت کرنا کیسا؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ ہمارے گاؤں میں ایک گھر کے اندر سرکار صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے موئے مبارک موجود ہیں۔ وہ ہر ماہ پیر شریف کو اُن کی عام زیارت کرواتے ہیں۔ مرد و خواتین کے جداگانہ اوقات مقرر ہیں۔ عورتوں کے وقت میں عورتیں ہی زیارت کرتی ہیں، نیز اُنہیں بالترتیب گزارنے کے لیے بھی عورتیں ہی مقرر ہوتی ہیں۔ مگر ہمارے گاؤں کے ایک بڑی عمر کے بزرگ عورتوں کو نبی اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے موئے مبارک کی زیارت کروانے سے منع کرتے ہیں۔ اُن کا کہنا ہے کہ صرف مرد ہی سرکار صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے موئے مبارک کی زیارت کر سکتے ہیں، عورتوں کو زیارت کروانا درست نہیں۔ ہماری شرعی رہنمائی فرمائیں کہ کیا اُن کی کہی ہوئی بات درست ہے؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

نبیِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے موئے مبارک کے آداب کا خیال رکھتے ہوئے عورتوں کا بھی اُن کی زیارت کرنا، جائز اور باعثِ برکت و رحمت ہے۔ صحابیات رضی اللہ عنہن اپنے پاس موئے مبارک کو رکھتیں اور اُنہیں اپنی جان سے بڑھ کر عزیز اور دنیا و آخرت کا بہترین سرمایہ جانتی تھیں۔ حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا تو باقاعدہ نبیِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے بستر مبارک سے آپ کے زمین پر تشریف لائے موئے مبارک جمع کرتیں اور شیشی میں سنبھال کر رکھا کرتی تھیں۔ صحابیات کی اِن خوبصورت عادات سے معلوم ہوا کہ خواتین بھی اپنے پاس موئے مبارک رکھ سکتیں اور اُن کی زیارت کر سکتی ہیں۔ اِس میں شرعاً کسی طرح کا حرج اور مضائقہ نہیں ہے۔ لہٰذا پوچھی گئی صورت میں عورتوں کا زیارت کرنا درست اور باعثِ برکت ہے۔ جو اِس سے منع کرتے ہیں، اُن کا روکنا شرعی نقطہ نظر سے درست نہیں اور اگر وہ اِسے ناجائز کہتے ہیں تو اُنہیں اِس سے توبہ کرنی چاہیے۔ اپنی نادانی اور جہالت کے سبب یوں دینی مسئلہ بتانا گناہ ہے، ایسے شخص پر توبہ بھی واجب ہے اور جس کو غلط مسئلہ بتایا ہے، حتی الامکان انہیں درست بات پہنچانا اور غلطی کا ازالہ کرنا بھی ضروری ہے۔

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

2 منت پوری نہ ہوئی تو۔۔۔؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرعِ متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ ایک طالبہ نے منت مانی کہ میں میٹرک کے پیپر میں پاس ہو جاؤں تو میں تین روزے رکھوں گی مگر وہ فیل ہو گئی تو کیا اس منت کو پوار کرنا یعنی تین روزے رکھنا اس پر لازم ہیں؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

جب منت کو کسی شرط پر معلق کیا جائے تو اس منت کو پورا کرنے یا نہ کرنے کے متعلق اصول یہ ہے کہ جب شرط پائی جائے تو منت کو پورا کرنا واجب ہوتا ہے، اور اگر شرط نہ پائی جائے تو منت کو پورا کرنا واجب نہیں۔

لہٰذا پوچھی گئی صورت میں منت کو پورا کرنا یعنی تین روزے رکھنا واجب نہیں کیونکہ منت کو پیپر میں پاس ہونے کی شرط پر معلق کیا تھا، جب شرط ہی نہیں پائی گئی یعنی امتحان میں پاس ہی نہیں ہوئی، تو اب اس منت کو پورا کرنا یعنی تین روزے رکھنا بھی لازم نہیں ہوں گے۔

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

* نگرانِ مجلس تحقیقاتِ شرعیہ، دارالافتاء اہلِ سنّت، فیضانِ مدینہ کراچی

میت کی رسومات (قسط 2)

محترمہ بنتِ منصور عطاریہ مدنیہ
معلمہ فیضانِ شریعت کورس جامعۃ المدینہ گرلز جوہر ٹاؤن لاہور

میت کی رسومات کا بیان جاری ہے، میت کے موقع پر کی جانے والی مزید کچھ رسومات یہ ہیں:

میت کی روح جس جگہ نکلی وہاں کی دیواریں دھونا

یہ سوچ بھی عوام میں بہت زیادہ رائج ہے کہ میت کی جس کمرے میں روح نکلے، اس کی دیواروں کو دھونے سے میت کی ہڈیاں ٹھنڈی ہوتی ہیں اور اس جگہ کو لازمی دھونا چاہئے۔ اس کی کچھ حقیقت نہیں اور اس بات کا دینِ اسلام میں کہیں ثبوت نہیں، دینی احکام سے ناواقفیت اور جہالت کی بنا پر اس طرح کی بے ثبوت باتیں عوام میں گردش کرتی ہیں، ایسی باتوں کی طرف ہرگز دھیان نہ دیا جائے، اس طرح کا غلط مسئلہ بتانا گناہ بھی ہے، ایسے شخص پر توبہ بھی واجب ہے اور جتنوں کو غلط مسئلہ بتایا ہے حتی الامکان انہیں درست بات پہنچانا اور غلطی کا ازالہ کرنا بھی ضَروری ہے۔[1]

میت کے تخت یا چارپائی کو استعمال میں لانا

بعض علاقوں میں یہ رواج بھی ہے کہ گھر میں کسی کے انتقال کے بعد میت کو جس تخت یا چارپائی پر رکھا گیا ہو اسے گھر میں نہیں رکھتے یا استعمال میں نہیں لاتے بلکہ اس کو کھڑا کر دیتے ہیں اور یہ سمجھتے ہیں کہ میت کی روح اس پر آ کر سوتی ہے، شرعاً اس کی کوئی اصل نہیں جس چارپائی، پلنگ، تخت وغیرہ پر میت رکھی جائے یا جس چارپائی، پلنگ یا بستر پر میت کا انتقال ہوا ہو، وہ چارپائی وغیرہ گھر میں رکھی جا سکتی ہے اور اسے استعمال بھی کیا جا سکتا ہے۔ اس کو اس نیت سے گھر سے نکالنا یا کھڑا رکھنا کہ میت کی روح آکر اس پر سوتی ہے، بے اصل ہے۔[2]

میت کو سرد خانے میں رکھنا

عموماً دیکھا گیا ہے کہ دور دراز سے آنے والے قریبی عزیز واقارب کو میت کا چہرہ دکھانے کے لئے گھنٹوں بلکہ بسا اوقات ایک یا اس سے زائد دن تک سرد خانے میں رکھتے ہیں۔ ایسا نہیں کرنا چاہیے، کیونکہ جس چیز سے زندہ کو تکلیف ہوتی ہے اس سے مردہ کو بھی تکلیف ہوتی ہے۔ تو کیا کوئی شخص اپنے کسی عزیز کو اس کی زندگی میں ایسی ٹھنڈی جگہ پر رکھنا گوارا کرے گا کہ جس سے اس کو ایذا پہنچے؟ تو آخر بعدِ وفات جب میت رحم کی زیادہ محتاج ہوجاتی ہے تو اس پر توجہ کیوں نہیں کی جاتی!

یاد رہے! دینِ اسلام میں جس طرح زندہ کو بلاوجہ شرعی تکلیف دینا جائز نہیں ہے اسی طرح مردہ کو بھی بلاوجہ شرعی تکلیف دینا جائز نہیں اور سرد خانے میں اگر زندہ کو تھوڑی دیر کے لئے رکھا جائے تو اسے بھی سخت تکلیف ہوتی ہے کہ وہاں ٹمپریچر مائنس میں ہوتا ہے، لہٰذا اس سے میت کو بھی تکلیف ہوتی ہے اور کسی قریبی کو میت کا چہرہ دکھانا وغیرہ ایسے اعذار نہیں کہ جن کے لئے میت کو تکلیف دینا جائز ہو سکے۔ نیز اس میں میت کی تجہیز و تدفین میں بلاوجہ کی تاخیر بھی ہے جو کہ ممنوع ہے۔[3]

میت کے چہرے وقدموں کو چومنا

کسی کے والدین، عزیز یا نومولود بچے کا انتقال ہو جائے تو

جوشِ محبت اور دوبارہ کبھی نہ ملنے کے غم میں حسرت سے اس کے چہرے، ہاتھوں اور پاؤں کو چومنا ایک فطری و جذباتی عمل ہے، اس میں کوئی برائی نہیں، بلکہ خود نبی کریم صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم سے میت کو بوسہ دینا ثابت ہے۔ چنانچہ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کو حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کا بوسہ لیتے ہوئے دیکھا جبکہ ان کا انتقال ہو چکا تھا۔[4]

غسلِ میت سے پہلے فاتحہ پڑھنا یا دعا کرنا

جب تک غسل نہیں ہوتا تب تک میت پر فاتحہ پڑھنا کچھ لوگ برا جانتے ہیں، حالانکہ ایسا نہیں، غسل یا نمازِ جنازہ سے پہلے بھی فاتحہ پڑھی جا سکتی ہے، کیونکہ کتبِ احادیث میں واضح طور پر نمازِ جنازہ سے پہلے دعا کا ذکر ہے۔ جیسا کہ حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو (غسل کے لئے) چارپائی پر رکھا گیا تو لوگوں نے ان کو گھیر لیا اور وہ ان کو اٹھائے جانے سے پہلے ان کے لئے دعا کرنے لگے اور میں بھی ان میں تھا۔ مزید فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو بھی دیکھا کہ انہوں نے حضرت عمر کے لئے رحمت کی دعا کی۔[5] البتہ! میت کے پاس قرآنِ پاک پڑھنے کے حوالے سے یہ احتیاط ہے کہ غسل سے پہلے اس کو کپڑے میں ڈھانپ دیا گیا ہو ورنہ یہ مکروہ ہے۔

میت کی تصویر بنانا

آج کل یہ بات عام ہے کہ فوتگی کے موقع پر اگرچہ گھر والوں پر غم کا پہاڑ ٹوٹا ہو پھر بھی لوگ موبائل نکال کر تصویر لینا نہیں بھولتے، موت کی اطلاع کے لئے بطورِ یادگار اپنے پاس محفوظ رکھنے یا دور رہنے والے رشتے داروں کو دکھانے کے لئے میت کی تصویر لی جاتی ہے۔ اس حوالے سے یاد رکھئے کہ موبائل یا کیمرے سے میت کی ڈیجیٹل تصویر بنانا، جبکہ پرنٹ آؤٹ کرنے کے لئے نہ ہو اور عورت کی ہو تو محارم وغیرہ کی شرعی قیودات کا لحاظ رکھا جائے (یعنی نامحرموں کو بھیجیں نہ ان کو دکھائیں) تو اس میں مطلقاً حرج نہیں اور اگر میت کی تصویر پرنٹ آؤٹ کروائی ہو تو اس کے متعلق تفصیل یہ ہے کہ اگر وہ تصویر دیکھنے سے میت اور بے جان کی معلوم ہو اور ممانعت کی کوئی اور وجہ موجود نہ ہو تو جائز ہے کیونکہ شریعت میں ذی روح کی تصویر کی حرمت بیان کی گئی ہے، جبکہ میت جو کہ دیکھنے سے بے جان معلوم ہو، وہ ذی روح نہیں۔[6]

میت کے انتقال کے بعد اس کے پاس اناج رکھنا

بعض علاقوں میں یہ رواج بھی ہے کہ جب کسی کا انتقال ہو جاتا ہے تو چاول، دال، گیہوں، آلو اور پیاز وغیرہ میت کے پاس رکھ دیتے ہیں، بعض صرف چاول اناج رکھتے ہیں، اس سے گویا ان کا یہ گمان ہوتا ہے کہ اس کا دانا پانی اب یہاں سے ختم ہو چکا۔ اس طرح کے کاموں سے بچنا چاہیے کہ ایسے کاموں کا دینِ اسلام سے کوئی تعلق نہیں، بلکہ ان چیزوں کو اگر اس انداز سے رکھا کہ بعد میں کسی کے استعمال میں نہ آئیں، بلکہ ضائع ہو جائیں تو اب یہ کام شرعاً سخت ناجائز و گناہ قرار پائے گا، کیونکہ شریعت نے مال ضائع کرنے کو سخت ناپسند فرمایا ہے۔

ایک مخصوص خطے میں یہ صورت بھی پائی جاتی ہے کہ میت کے روح نکلتے ہی اس کی چارپائی کے سرہانے کچھ اناج کسی برتن میں رکھ دیا جاتا ہے جو بعد میں پکا کر یا یونہی کسی کو بطور خیرات دیا جاتا ہے۔ چونکہ اب یہ اناج رکھنا اس لئے ہے کہ بعد میں اسے صدقہ کر دیں گے تو اس میں حرج نہیں، البتہ! یہ میت کے پاس رکھنا ضروری نہیں۔ نیز اس بات کا خیال رکھنا لازمی ہے کہ اگر یہ میت کی وراثت کے مال سے ہے تو ضروری ہے کہ یہ عاقل بالغ ورثا کے حصے میں سے ہی ہو اور ان کی طرف سے اجازت کے بعد ہو۔

---

(1) ماہنامہ فیضانِ مدینہ مئی 2018، ص59 (2) فتاویٰ اہلسنت غیر مطبوعہ، فتویٰ نمبر: Web-1680 (3) ماہنامہ فیضانِ مدینہ دسمبر 2018، ص12 ملتقطاً (4) ابو داود، 3/269، حدیث: 3163 (5) بخاری، 2/527، حدیث: 3685 (6) فتاویٰ اہلسنت غیر مطبوعہ، فتویٰ نمبر: WAT-2248

خود داری

اُمِّ انس عطاریہ
رکن انٹرنیشنل افیئرز ڈیپارٹمنٹ

خود داری فارسی زبان کا لفظ ہے جس کا مطلب ہے: احساسِ ذات، عزتِ نفس کا پاس، اپنی ذات کا احترام و حفاظت، خود کو نقصان سے بچانا، غیرت مندی اور لوگوں سے ان کے حالوں سے بے نیازی وغیرہ۔

خود داری کی اہمیت و فوائد معاشرے میں وہ لوگ عزت دار سمجھے جاتے ہیں جن کی شخصیت باوقار و خوددار ہوتی ہے، اکثر ہم اپنی شخصیت کو نکھارنے کے لئے ظاہری خوبصورتی پر توجہ دیتی ہیں، شاید کسی حد تک یہ بھی درست ہو لیکن اصل چیز ہمارا باوقار و خوددار ہونا ہے، ہم باوقار اور نکھری ہوئی شخصیت کی حامل تب ہوں گی جب اپنی ذات کا احترام اور اپنی عزت کا خیال کرنے والی ہوں، اپنی ذات میں بادشاہ ہوں، کسی سے مانگنا اور طلب کرنا ہماری عادت ہو نہ لالچ، بلکہ جب ضرورت ہو رب سے مانگیں۔ مگر افسوس! بعض عورتیں بلا وجہ تیل، گھی، آٹا، ماچس وغیرہ بچوں کو بھیج کر پڑوسیوں سے مانگ رہی ہوتی ہیں، یہاں تک کہ بعض تو سجنے سنورنے کے زیورات، گہنے اور کپڑے وغیرہ بھی دوسروں سے مانگ لیتی ہیں۔ حالانکہ یہ چیزیں تو ضرورت میں شامل بھی نہیں۔ اسی طرح بیٹی کی شادی پر جہیز اور مہمان داری کے خرچے وغیرہ کے لئے امیر رشتے داروں سے تقاضا کرتی اور اپنی تنگ دستی کا رونا روتی نظر آتی ہیں، پھر شادی پر بے جا خرچ کرتی ہیں تو طرح طرح کی باتیں سننے کو ملتی ہیں کہ ”لو بھلا مجھ سے تو کہہ رہی تھی بچی کے کپڑے بنانے کے لئے بھی پیسے نہیں اور یہ شادی میں اتنی فضولیات!“ بلکہ معاذ اللہ کبھی تو مووی و تصاویر اور بے ہودہ فنکشنز کا اہتمام بھی کر لیا جاتا ہے، بعد میں سر پر قرض کا وبال اور پھر ان گناہوں کی نحوست الگ ظاہر ہوتی ہے۔ اسی طرح بعض خواتین اپنے موبائل میں بیلنس نہیں رکھتیں اور کال وغیرہ کے لئے بار بار دوسروں سے موبائل فون مانگتی ہیں، یہ بھی خود داری کے خلاف ہی ہے، تجربہ یہی ہے کہ کوئی اپنا موبائل فون کسی کو تھوڑی دیر کے لئے بھی دینا پسند نہیں کرتی۔

یونہی بہت سی چیزوں میں اگر ہم محاسبہ کریں تو پتا چلے گا کہ مانگنے کی ضرورت ہی نہیں تھی۔ بعض اوقات ہمیں لگتا ہے کہ سامنے والی خوشی خوشی دے رہی ہے مگر حقیقتِ حال اس کے برعکس ہوتی ہے، لہٰذا کوشش یہ کرنی چاہیے کہ آپ کسی کی پڑوسن ہوں یا رشتہ دار، اپنی عزتِ نفس کو بچاتے ہوئے جتنا ممکن ہو دوسروں سے سامان مانگنے سے بچیں۔ اسی طرح بزرگ خواتین اپنی بہو بیٹیوں سے بار بار کچھ مانگنے سے بچیں اور اپنا کام خود کرنے کی کوشش کریں، نانیاں دادیاں بھی بچوں کو بار بار حکم دینے کے بجائے خود کام کرنے کی عادت اپنائیں، ان کی قدر و اہمیت گھر میں زیادہ ہو گی، ہاں! اگر وہ اتنی بوڑھی ہوں کہ کام ہی نہ کر سکیں تو اور بات ہے۔

صحابہ کرام کمال درجے کے خوددار تھے، اپنا کام خود کرتے جیسا کہ مسلمانوں کے پہلے خلیفہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے متعلق مروی ہے کہ کبھی ہاتھ سے اونٹنی کی نکیل گر پڑتی تو اسے اٹھانے کے لئے آپ اونٹنی کو بٹھا دیتے۔ جب عرض کی جاتی: حضور آپ نے ہمیں حکم دیا ہوتا ہم اٹھا کر پیش کر دیتے۔ تو فرماتے: میرے حبیب صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے مجھے حکم دیا تھا کہ میں کسی سے سوال نہ کروں۔[1] اسی طرح حضرت ثوبان سے مروی ہے کہ حضور نے ارشاد فرمایا: جو مجھے

ایک بات کی ضمانت دے تو میں اسے جنت کی ضمانت دیتا ہوں۔ میں نے عرض کی: میں ضمانت دیتا ہوں۔ ارشاد فرمایا: لوگوں سے کسی چیز کا سوال نہیں کرنا۔ (اس کے بعد آپ کسی سے کچھ نہ مانگا کرتے تھے یہاں تک کہ) آپ گھوڑے پر سوار ہوتے اور کوڑا (یعنی چابک) نیچے گر جاتا تو کسی سے اٹھانے کے لئے نہ کہتے بلکہ گھوڑے سے نیچے اتر کر خود ہی اسے اٹھا لیتے۔[2]

بلاشبہ ہمارے بزرگانِ دین خود دار تھے، وہ بھوکا رہنا گوارا کر لیتے مگر کسی سے سوال نہ کرتے۔ جیسا کہ اصحابِ صفہ کے متعلق منقول ہے کہ انہوں نے خود کو دین کے لئے وقف کر دیا تھا، یہ اپنے گھر بار چھوڑ کر مسجدِ نبوی میں ڈیرہ ڈالے حضور سے فیض حاصل کرتے رہتے، بظاہر بہت نادار تھے، کہیں سے کوئی صدقہ، تحفہ آتا اُسی پر گزارا کرتے، ان کے کئی کئی روز فاقوں میں گزرتے، نماز میں حالتِ قیام میں بھوک کی شدت سے گر پڑتے، کچھ لوگ کہتے: یہ دیوانے ہیں۔ حضور نماز سے فارغ ہو کر اصحابِ صفہ کی طرف متوجہ ہوتے اور فرماتے: اگر تمہیں معلوم ہو جائے کہ اللہ کے ہاں تمہارے لئے کیا (اجر و ثواب) ہے تو تم اس بات کو پسند کرو کہ تمہارے فاقے اور حاجت مندی میں مزید اضافہ ہو۔[3]

معلوم ہوا کہ ناداری خود داری سے مانع نہیں کہ کئی نادار غضب کے خود دار ہوتے ہیں اور کئی سرمایہ دار بے مروت و لالچی ہوتے ہیں، سب کچھ ہونے کے باوجود دوسروں کے مال پر نظر رکھتے ہیں، حالانکہ خود دار انسان اپنے تمام معاملات اللہ پاک کے حوالے کرکے مطمئن ہو جاتا ہے اور لوگوں سے سوال کرنے سے بچتا ہے اور جو سوال کرنے سے بچنا چاہے اللہ پاک اس کو بچا لیتا ہے جیسا کہ ایک روایت میں ہے: جو سوال سے بچنا چاہے اللہ پاک اُسے بچائے گا، جو غنا چاہے گا اللہ پاک اُسے غنی کر دے گا اور جو صبر چاہے گا اللہ پاک اسے صبر دے گا اور کسی کو صبر سے بہتر اور وسیع کوئی چیز نہ ملی۔[4] ایک روایت میں ہے: دنیا سے بے رغبت ہو جاؤ اللہ پاک تم سے محبت فرمائے گا، لوگوں کے مال سے بے نیاز ہو جاؤ وہ تم سے محبت کریں گے۔[5]

دعائے نبوی حضور خود بھی اپنے رب کی بارگاہ میں لوگوں سے بے نیاز رہنے کی دعا فرمایا کرتے تھے: اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَسْاَلُكَ الْهُدٰى، وَالتُّقٰى، وَالْعَفَافَ، وَالْغِنٰى یعنی اے اللہ پاک! میں تجھ سے ہدایت، پرہیزگاری، پاک دامنی اور غنا یعنی لوگوں سے بے نیاز رہنے کا سوال کرتا ہوں۔[6]

خود داری پیدا کرنے کے طریقے دین کا کام کرنے والوں کو خوددار ہونا چاہیے کہ اگر یہ بے مروت ہوں گے تو لوگ ان سے دور بھاگیں گے۔ لہٰذا * بزرگانِ دین کی خود داری کے واقعات ہمیشہ پیشِ نظر رکھئے کہ وہ تو بادشاہوں کے درہم و دینار بھی واپس لوٹا دیا کرتے تھے، اسی لئے ان کی نیکی کی دعوت پُر اثر ہوتی تھی۔ * یہ یقین رکھئے کہ جو رب نے نصیب میں لکھا ہے وہ مل کر ہی رہے گا اور جو نصیب میں نہیں وہ کبھی حاصل نہ ہو گا۔ * اپنی حاجات اللہ و رسول کی بارگاہ میں پیش کیجئے، حضور سے استغاثہ کر کے دیکھئے، حضور جس پر نظرِ کرم فرما دیں اس کے سارے کام سنور جاتے ہیں:

قسمت میں لاکھ پیچ ہوں سو بل ہزار کج
یہ ساری گتھی اک تری سیدھی نظر کی ہے
اور جتنے بھی سہارے ہیں ٹیک کرتے ہیں
عزتِ نفس بڑھاتا ہے سہارا تیرا

* اپنی غیرت اور عزتِ نفس کا خیال رکھئے اور ہمیشہ یاد رکھئے کہ خیرات میں ملی ہوئی مرغی سے غیرت و خود داری کی دال روٹی زیادہ لذیذ ہوتی ہے۔

غیرت ہے بڑی چیز جہانِ تگ و دو میں | پہناتی ہے درویش کو تاجِ سرِ دارا

اللہ پاک ہمیں اپنے اندر خود داری پیدا کرنے کی سعادت نصیب فرمائے۔ اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِین صلی اللہ علیہ والہ وسلم

1 مسند امام احمد، 1/228، حدیث: 65 2 ابن ماجہ، 2/401، حدیث: 1837 3 ترمذی، 4/163، حدیث: 2375 4 بخاری، 1/496، حدیث: 1469 5 ابن ماجہ، 4/422، حدیث: 4102 6 مسلم، ص 1117، حدیث: 6904

بے مروتی

(نئی رائٹرز کی حوصلہ افزائی کے لئے یہ دو مضمون 38ویں تحریری مقابلے سے منتخب کر کے ضروری ترمیم و اضافے کے بعد پیش کئے جارہے ہیں۔)

ہمشیرہ حنظلہ صابر (اول پوزیشن)
(دورۃ الحدیث، فیضانِ اُمِّ عطار شفیع کا بھٹہ سیالکوٹ)

بے مروتی ایک ایسی اخلاقی خرابی ہے جو معاشرتی تعلقات کو نقصان پہنچاتی، دلوں میں دوریاں پیدا کرتی اور اخلاقی زوال کا سبب بنتی ہے۔ مروت یعنی دوسروں کا لحاظ، ان کے جذبات کا خیال رکھنا اور نرمی و شفقت سے پیش آنا، اسلامی تعلیمات کا بنیادی حصہ ہے۔ جب انسان مروت کو چھوڑ دیتا ہے تو وہ بے مروتی جیسے برے رویے کا شکار ہو جاتا ہے جو کہ نہ صرف انسانیت بلکہ اسلامی اصولوں کے بھی برخلاف ہے۔ قرآنِ کریم میں کئی بار نرمی کرنے، اچھے اخلاق سے پیش آنے اور دوسروں کا لحاظ کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ جیسا کہ ایک مقام پر ہے: وَقُوْلُوْا لِلنَّاسِ حُسْنًا (پ1، البقرۃ:83) ترجمہ: اور لوگوں سے اچھی بات کہو۔

یہ آیت واضح طور پر ہمیں اچھے اخلاق اور مروت کی تلقین کرتی ہے۔ جو دوسروں سے سختی اور بے مروتی سے پیش آتی ہے وہ اس قرآنی حکم کی خلاف ورزی کرتی ہے۔ اسی طرح سورۂ اٰلِ عمرٰن میں ہے: فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ لِنْتَ لَهُمْۚ وَلَوْ كُنْتَ فَظًّا غَلِیْظَ الْقَلْبِ لَا نْفَضُّوْا مِنْ حَوْلِكَ۪ (پ4، اٰلِ عمرٰن:159) ترجمہ: تو اے حبیب! اللہ کی کتنی بڑی مہربانی ہے کہ آپ ان کے لئے نرم دل ہیں اور اگر آپ تُرش مزاج، سخت دل ہوتے تو یہ لوگ ضرور آپ کے پاس سے بھاگ جاتے۔ یہ آیت ہمیں سکھاتی ہے کہ نرمی، مروت اور اچھا سلوک دلوں کو جوڑتے ہیں، جبکہ بے مروتی انسانوں کو دور کر دیتی ہے۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا کردار بھی نرمی اور مروت جیسی صفات سے آراستہ تھا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے کبھی کسی چیز کو ہاتھ سے نہیں مارا، کسی عورت کو نہ کسی خادم کو، سوائے اس کے کہ اللہ پاک کے راستے میں جہاد ہو اور آپ نے کبھی کسی سے بدلہ بھی نہیں لیا، سوائے اس کے کہ اللہ پاک کی حرمتوں کی پامالی ہو، تو آپ اللہ پاک کے لئے انتقام لیتے تھے۔(1)

ایک اور حدیثِ مبارک میں ہے: مومن اُنس پیدا کرتا ہے اور اس سے اُنس کیا جاتا ہے اور اس میں کوئی بھلائی نہیں جو اُنس پیدا کرے نہ اس سے اُنس کیا جائے۔(2)

ان احادیث سے واضح ہوتا ہے کہ اسلام میں مروت اور نرمی کی بہت زیادہ اہمیت ہے، جبکہ بے مروتی ایک ناپسندیدہ صفت ہے جو مومن کی شان کے خلاف ہے۔ بے مروتی سے بچنا ایک مومن کی شخصیت کا اہم حصہ ہے۔ بے مروتی سے بچنے کے چند طریقے یہ ہیں:

اکثر بے مروتی کی جڑ لالچ ہوتا ہے۔ بے مروتی اکثر اس وقت سامنے آتی ہے جب انسان صرف اپنا فائدہ چاہتا ہے اور دوسروں کا احساس کھو دیتا ہے اور جب انسان دنیاوی فائدے کے لئے دوسروں کی عزت کا خیال چھوڑ دیتا ہے تو وہ بد تمیزی، بد زبانی اور سخت رویہ اختیار کرتا ہے۔ قرآن میں لالچ کی مذمت بیان فرمائی گئی ہے: وَمَنْ یُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ فَاُولٰٓىٕكَ

هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ (پ28، الحشر:9) ترجمہ: اور جو اپنے نفس کے لالچ سے بچالیا گیا تو وہی لوگ کامیاب ہیں۔ لہٰذا لالچ سے بچئے اور مروت اختیار کیجئے۔ لالچ ختم ہو تو انسان دوسروں کا بھی خیال رکھنے لگتا ہے۔

اسلامی تعلیمات ہمیں سکھاتی ہیں کہ ہم دوسروں کے جذبات کا خیال رکھیں، ان سے نرمی سے بات کریں اور اپنے مفاد کی خاطر کسی کے ساتھ سختی یا بدسلوکی نہ کریں۔ یاد رکھئے! مروت صرف ایک اخلاقی صفت نہیں بلکہ ایک دینی فریضہ ہے۔ اگر ہم چاہتی ہیں کہ اللہ پاک ہم سے راضی اور معاشرہ پر امن ہو تو ہمیں مروت کو اپنانا اور بے مروتی سے بچنا ہو گا۔

بے مروتی سے بچنے کے چند طریقے نیت کی اصلاح، فرامینِ رسول پر عمل، غصے پر کنٹرول، لالچ اور خود غرضی سے بچنا، دوسروں کے جذبات واحساسات کا خیال رکھنا، زبان کی حفاظت، عفوودرگزر اپنانا، بارگاہِ الٰہی میں دعا کرنا وغیرہ۔

اللہ ہمیں قرآن و سنت کے مطابق اچھے اخلاق اختیار کرنے، بے مروتی سے بچنے اور لالچ سے پاک زندگی گزارنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم

بنتِ نذیر احمد نیازی
(طالبہ: M.Phil Statistics، لاہور)

انسانیت کے درد کا ہے ترجماں بشیر
یہ بے مروتی کا روادار نہیں ہے

کسی کی ناراضی کی پروانہ کرنا بے مروّتی کہلاتا ہے۔ ہمارے معاشرے کا شعار یہی ہے کہ انسان اپنے الفاظ کے تیروں سے یا اپنے زہریلے رویوں سے دوسرے کو چھلنی کر دیتا ہے اور اسے احساس تک نہیں ہوتا کہ میرے اس رویے سے دوسرے کی زندگی پر کیا اثر پڑتا ہے۔ یہ رویہ نہ صرف ایک ذات پر اثر انداز ہوتا ہے بلکہ یہ پورے معاشرے کو اپنی لپیٹ میں لیتا ہے اور ہماری شریعت بھی اس رویہ سے منع کرتی ہے۔ نیز صحابہ کرام کی یہ شان بیان ہوئی ہے کہ یہ وہ حقیقی مومن ہیں جو مسلمانوں کے لئے نرم اور کافروں کے لئے سخت ہیں۔

اگر ہم اس بے مروتی کا دوسرا رخ دیکھیں تو یہ کسی مسلمان کا دل دکھانے کا سبب بھی بنتی ہے اور ہماری شریعت اس کی شدید تردید کرتی ہے۔ جیسا کہ اللہ پاک کا فرمان ہے: وَالَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ بِغَیْرِ مَا اكْتَسَبُوْا فَقَدِ احْتَمَلُوْا بُهْتَانًا وَّ اِثْمًا مُّبِیْنًا (پ22، الاحزاب:58) ترجمہ: اور جو ایمان والے مردوں اور عورتوں کو بغیر کچھ کئے ستاتے ہیں تو انہوں نے بہتان اور کھلے گناہ کا بوجھ اٹھالیا ہے۔

اگر ہمیں ایک صحیح اسلامی معاشرہ بنانا ہے تو اس کی پہلی شرط ہے کہ ہم ایک دوسرے کا خیال رکھیں، کوشش کریں کہ ہماری وجہ سے کسی مسلمان کو کوئی مشکل پیش نہ آئے۔ ہمارا اسلام بھی ہمیں یہی محبت، شفقت، ہمدردی اور رحم دلی کا درس دیتا ہے تاکہ معاشرہ پُرسکون رہ سکے۔

حدیثِ پاک میں ہے: حضور صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم نے صحابہ کرام سے سوال کیا: کیا تم جانتے ہو کہ مسلمان کون ہے؟ انہوں نے عرض کی: اللہ اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم زیادہ جانتے ہیں۔ ارشاد فرمایا: مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے (دوسرے) مسلمان محفوظ رہیں۔ ارشاد فرمایا: تم جانتے ہو کہ مومن کون ہے؟ صحابہ کرام نے عرض کی: اللہ اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم بہتر جانتے ہیں۔ ارشاد فرمایا: مومن وہ ہے جس سے ایمان والے اپنی جانیں اور اموال محفوظ سمجھیں۔[3]

ایک روایت میں ہے: تم لوگوں کو اپنے شر سے محفوظ رکھو، یہ ایک صدقہ ہے جو تم اپنے نفس پر کرو گے۔[4] چنانچہ، بے مروتی کا سب سے بہترین علاج یہ ہے کہ دوسروں کا دل دکھانے اور انہیں تکلیف دینے سے بچیں۔ اللہ پاک ہمیں دوسروں کا دل دکھانے سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِین بِجاہِ النَّبیِّ الْاَمین صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم

---

1 مسلم، ص978، حدیث:6050 2 معجم اوسط، 4/222، حدیث:5787
3 مسند امام احمد، 11/521، حدیث:6925 4 بخاری، 2/150، حدیث:2518

63 نیک اعمال

(نیک عمل نمبر 33)

اللہ پاک نے اپنی قدرتِ کاملہ سے دنیا کو بنایا، اس میں انسانوں کو بسایا اور ان کی ہدایت کے لئے وقتاً فوقتاً رسل و انبیا کو مبعوث فرمایا اور یہ سلسلہ نبوت اپنے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ والہ وسلم پر ختم فرمایا۔ پھر یہ منصب اپنے پیارے محبوب صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی پیاری اُمّت کے حوالے فرمایا کہ نیکی کی دعوت کے اس اہم فریضے کو سرانجام دیں۔ الحمد للہ نیکی کی دعوت کا یہ سفر یونہی جاری وساری ہے اور ان شاءاللہ تاقیامت جاری رہے گا۔ صحابہ کرام کے بعد جب بھی پیارے آقا صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی اُمّت بے عملی کی دلدل میں پھنسی تو اللہ پاک نے اپنے کسی نیک بندے کے ذریعے اس کی نجات کی راہیں پیدا فرمائیں۔ چنانچہ ایسی ہی ایک شخصیت امیرِ اہلِ سنت حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری دامت برکاتہم العالیہ کی بھی ہے، آپ کی کوششوں سے بے نمازی نمازی بن گئے، چور ڈاکو توبہ کر کے معاشرے کے اچھے افراد بن گئے اور خواتین کو بھی حیا کی چادر نصیب ہو گئی۔ آپ نے اُمّت کی اصلاح کے لئے ہر طبقے کو نیک اعمال کا ایک رسالہ عطا کیا تاکہ اس پر عمل کر کے مسلمان دین و دنیا کی ڈھیروں بھلائیاں حاصل کر سکیں۔

چنانچہ خواتین کے 63 نیک اعمال کے رسالے میں سوال نمبر 33 ہے: کیا آج آپ نے انفرادی کوشش کے ذریعے دعوتِ اسلامی کے 8 دینی کاموں میں سے کم از کم ایک دینی کام کی ترغیب دلائی؟

امیرِ اہلِ سنت کی مسلسل کوششوں، بہترین حکمتِ عملی اور مضبوط دستور العمل کا نتیجہ ہے کہ الحمد للہ یہ دینی تحریک مختصر عرصے میں ایک منظم تنظیم کی شکل اختیار کر چکی ہے۔ دعوتِ اسلامی کی مضبوطی میں اگرچہ اس کا ہر شعبہ اہمیت کا حامل ہے مگر دعوتِ اسلامی میں ذیلی حلقے کی اہمیت بہت زیادہ ہے کیونکہ ذیلی حلقے کی مضبوطی دینی کاموں کی مضبوطی ہے۔

8 دینی کاموں کی مختصر وضاحت دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلسِ شوریٰ کی طرف سے اسلامی بہنوں کو ذیلی حلقے کے 8 دینی کام دیئے گئے ہیں جو یہ ہیں:

روزانہ کے 4 دینی کام (1) انفرادی کوشش (2) گھر درس (3) بیان اور مدنی مذاکرہ (4) مدرسۃ المدینہ بالغات۔

ہفتہ وار 3 دینی کام (5) ہفتہ وار سنتوں بھرا اجتماع (6) علاقائی دورہ (7) ہفتہ وار رسالہ مطالعہ۔

ماہانہ کام (8) نیک اعمال

آئیے! ان تمام دینی کاموں کا مختصر جائزہ لیتی ہیں:

(1) انفرادی کوشش اس سوال میں انفرادی کوشش کے ذریعے دعوتِ اسلامی کے دینی کاموں میں سے کم از کم ایک دینی کام کی ترغیب دلائی گئی ہے۔ آئیے! جانتی ہیں کہ انفرادی کوشش کیا ہے۔

انفرادی کوشش کی تعریف دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول میں چند مثلاً: ایک، دو، تین اسلامی بہنوں کو الگ سے نیکی کی دعوت دینے یعنی انہیں سمجھانے کو انفرادی کوشش کہتے ہیں۔

اہمیت انفرادی کوشش نیکی کی دعوت کو عام کرنے کا ایک مؤثر ذریعہ ہی نہیں بلکہ نیکی کی دعوت کو عام کرنے اور ثواب کمانے کا آسان طریقہ بھی ہے۔ انفرادی کوشش کرنا تمام

انبیائے کرام اور بزرگانِ دین سے ثابت ہے۔ انفرادی کوشش اجتماعی کوششوں سے زیادہ مؤثر ثابت ہوتی ہے۔

فرمانِ امیرِ اہلِ سنت ہے دعوتِ اسلامی کا 99٪ فی صد دینی کام انفرادی کوشش کے ذریعے ہی ممکن ہے۔(1) انفرادی کوشش دینی کاموں کی جان ہے۔ انفرادی کوشش کے نتیجے میں ہمیں تنظیمی فوائد کے علاوہ دنیاوی فوائد بھی حاصل ہوتے ہیں۔

انفرادی کوشش کے فضائل حضور کا فرمان ہے: اللہ پاک کی قسم! اگر اللہ پاک تمہارے ذریعے کسی ایک کو بھی ہدایت دے دے تو یہ تمہارے لئے سرخ اونٹوں سے بہتر ہے۔(2)

انفرادی کوشش کی بہت اہمیت ہے۔ اس کے ذریعے نیکی کی دعوت دینا آسان ہو جاتا ہے۔ انفرادی کوشش ہر جگہ کی جا سکتی ہے۔ دورانِ سفر، ٹرین میں، کالج میں، یونیورسٹی میں، اجتماعات کے بعد ان سب جگہوں پر انفرادی کوشش کی جاسکتی ہے۔ ہمیں بھی اسلامی بہنوں پر انفرادی کوشش کر کے کم از کم ایک دینی کام کی ضرور ترغیب دلانی چاہیے کہ یہ بڑے ثواب کا کام ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے ہدایت کی طرف بلایا تو اسے اس ہدایت کی پیروی کرنے والوں کے برابر ثواب ملے گا اور ان کے اجروں میں کوئی کمی نہ ہو گی۔(3)

(2) گھر درس گھر درس علمِ دین پھیلانے کا ایک اہم ذریعہ اور دعوتِ اسلامی کا ایک اہم دینی کام ہے۔ اگر ہم ماضی کے صفحات پر نظر ڈالیں تو یہ بات روزِ روشن کی طرح ظاہر ہو جاتی ہے کہ ہمارے علمائے کرام ہر دور میں چاند ستاروں کی طرح چمکتے نظر آتے ہیں۔ امیرِ اہلِ سنت دامت برکاتہم العالیہ کی چند کتب و رسائل کے علاوہ باقی کتب و رسائل سے درس دینے کو تنظیمی اصطلاح میں گھر درس کہتے ہیں۔ گھر درس بھی علمِ دین سیکھنے سکھانے کا ذریعہ ہے۔ فرمانِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم ہے: جو میری اُمّت تک کوئی ایسی اسلامی بات پہنچائے جس کے ذریعے سنت قائم کی جائے یا بد مذہبی دور کی جائے تو وہ جنتی ہے۔(4) چنانچہ ہمیں بھی گھر درس دینا چاہئے تا کہ ہمارے گھروں کا ماحول مکمل دینی ماحول بن جائے۔

(3) بیان یا مدنی مذاکرہ یہ دور بے عملی کا ہی نہیں اس میں بے علمی بھی عام ہے۔ اس صورتِ حال کے متعلق فرمانِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم ہے: تم پر علم کو سیکھنا لازم ہے اس سے پہلے کہ اسے اٹھالیا جائے۔(5)

ہفتہ وار مدنی مذاکرہ دعوتِ اسلامی کا ایک مشہور دینی کام ہے۔ امیرِ اہلِ سنت دامت برکاتہم العالیہ کی ذاتِ مبارکہ پر اللہ پاک اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا خاص کرم ہے کہ آپ کی تحریر کے ساتھ ساتھ آپ کی زبان میں بھی اللہ پاک نے ایسی تاثیر عطا فرمائی ہے کہ کئی گناہ گار آپ کے سنتوں بھرے بیانات اور مدنی مذاکروں کی برکت سے توبہ کر کے سیدھی راہ پر گامزن ہو چکے ہیں۔ کثیر اسلامی بہنیں بذریعہ مدنی چینل پابندی کے ساتھ مدنی مذاکرہ سیکھنے سننے کی سعادت حاصل کرتی اور اس کی خوب خوب برکتیں پاتی ہیں۔

(4) مدرسۃ المدینہ بالغات دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول میں روزانہ ذیلی حلقے میں بڑی عمر کی اسلامی بہنوں کو درست مخارج کے ساتھ قرآنِ کریم پڑھانے کا سلسلہ ہوتا ہے جسے مدرسۃ المدینہ بالغات کہا جاتا ہے۔ قرآنِ پاک کو عربی لہجے میں پڑھنا چاہیے کیونکہ یہ عربی زبان میں عربی آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم پر نازل ہوا اور حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ہمیں اسے عربی لب و لہجے ہی میں پڑھنے کا حکم ارشاد فرمایا ہے۔(6) مگر بد قسمتی سے مخارج کی درستگی کے ساتھ عربی لب و لہجے میں اب قرآنِ پاک پڑھنے والیاں بہت کم ہیں، حالانکہ درست مخارج کے ساتھ قرآنِ پاک پڑھنا فرض ہے۔

(5) ہفتہ وار سنتوں بھرا اجتماع ہفتہ وار سنتوں بھرا اجتماع بھی علمِ دین حاصل کرنے کا بہت بڑا ذریعہ ہے۔ حضرت امام محمد غزالی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: مسلمانوں کی اجتماعی عبادت سے دین کو تقویت ملتی ہے، اسلام کا کمال ظاہر ہوتا ہے، کفار اور

بے دین لوگ مسلمانوں کا اجتماع دیکھ کر جلتے ہیں، دینی اجتماعات پر اللہ پاک کی برکتیں نازل ہوتی ہیں اور اس کی نگاہِ رحمت ہوتی ہے۔ اس لئے ہم کہتے ہیں کہ گوشہ نشیں پر لازم ہے کہ وہ دینی اجتماعات میں عام مسلمانوں کے ساتھ شریک رہے۔[7] اَلحمدُ لِلّٰہ! دعوتِ اسلامی کے تحت ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماعات ہر بدھ کو ذیلی حلقوں میں ہوتے ہیں، ان کو غیر معمولی حیثیت حاصل ہے، ان میں شرکت کرنا بڑی سعادت کی بات ہے، ہمیں بھی ان میں شرکت کرنی چاہیے۔

(6) علاقائی دورہ ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع سے ایک دن پہلے مخصوص طریقہ کار کے مطابق 72 منٹ کے دورانیے میں جان پہچان والی گلیوں میں پردے کی رعایتوں کے ساتھ گھر گھر جا کر اسلامی بہنوں کو نیکی کی دعوت پیش کی جاتی ہے، اسے علاقائی دورہ کہا جاتا ہے۔ اس سے مراد نیکی کی دعوت دینا اور برائی سے روکنا ہے۔ یہ دینی کام ہفتے میں ایک بار کیا جاتا ہے۔

(7) ہفتہ وار رسالہ مطالعہ امیرِ اہلِ سنت دامت بَرَکاتُہمُ العالیہ اپنے مریدین و مخلصین و محبین کو ہر ہفتے مکتبۃ المدینہ کی طرف سے جاری ہونے والے رسالہ کو پڑھنے اور سننے کی نہ صرف ترغیب دلاتے ہیں بلکہ دعاؤں سے بھی نوازتے ہیں، ان رسائل میں عقائد و مسائل، اسلامی اخلاق و آداب، بزرگانِ دین کی سیرت، فضائل و حکایات اور معاشرتی مسائل جیسے موضوعات کے ساتھ ساتھ امیرِ اہلِ سنت کے ملفوظات اور آپ کی کتب سے مخصوص اور منتخب مضامین شائع کئے جاتے ہیں۔ ان رسائل کو پڑھنے سے علم حاصل ہوتا، حافظہ مضبوط ہوتا، ذہن کھلتا، خیالات میں پاکیزگی پیدا ہوتی، یادداشت میں وسعت اور مطالعہ فہمی میں تیزی آتی ہے۔

(8) نیک اعمال نفس چونکہ ایک بے مہار اونٹ کی طرح ہے کہ لمحہ بھر اس سے غافل ہوں تو معلوم نہیں کہاں سے کہاں تک پہنچ جاتا ہے اور شیطان جو ہمیشہ ایسے ہی لوگوں کی تاک میں رہتا ہے اور اس موقع پر بھرپور فائدہ اٹھانے کی کوشش کرتا ہے۔ بندہ اگر سنبھل جائے اور نفس پر قابو پالے تو شیطان بھاگ جاتا ہے ورنہ بندہ نیکیوں سے دور اور برائیوں سے قریب ہوتا جاتا ہے یہاں تک کہ اسے معلوم بھی نہیں ہوتا اور بعض اوقات وہ کفر کی اندھیری وادی میں جا گرتا ہے۔ چنانچہ امیرِ اہلِ سنت دامت برکاتہمُ العالیہ نے نفس و شیطان کے دھوکے اور فریب سے باخبر رہنے کا جو آسان طریقہ اُمّت کو بتایا اسے نیک اعمال کا نام دیا گیا ہے، اس کا بنیادی مقصد نفس کا محاسبہ کرنا اور اپنے اعمال کا جائزہ لینا ہے۔ آپ نے اسلامی بہنوں کے لئے 63، اسلامی بھائیوں کے لئے 72، مدرسۃ المدینہ کے طلبہ کے لئے 92، طالبات کے لئے 83، بچوں کے لئے 40، خصوصی اسلامی بھائیوں کے لئے 27 اور جیل کے قیدیوں کے لئے 52 نیک اعمال کا رسالہ عطا فرمایا ہے۔ اگر ہم 63 نیک اعمال کی عاملہ بن جائیں گی تو اِن شاءَ اللہ گناہوں سے خود کو بچانے میں کامیاب ہو جائیں گی۔

دعوتِ اسلامی کا دینی ماحول جس مسلمان کو مل جائے وہ بڑا خوش نصیب ہوتا ہے۔ ہمیں بھی اس ماحول سے وابستہ ہو کر خوب خوب دین کی خدمت کرنی چاہیے اور اسلامی بہنوں کو 8 دینی کاموں میں سے کم از کم ایک دینی کام کی ترغیب دلانی چاہیے۔ اگر ہم روزانہ، ہفتہ وار اور ماہانہ دینی کاموں میں سے کسی ایک کو خوش دلی سے انجام دیں گی تو ہمارا اس پر عمل پختہ ہو جائے گا۔ اللہ پاک ہمیں 8 دینی کاموں پر عمل کرنے کی سعادت نصیب فرمائے اور ہر ماہ کی پہلی تاریخ کو نیک اعمال کا رسالہ اپنے علاقے میں ہونے والے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ذمہ دار اسلامی بہن کو جمع کروانے کی توفیق عطا فرمائے۔

آمین بجاہِ النبی الامین صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم

---

(1) اسلامی بہنوں کے آٹھ دینی کام، ص10 (2) ابوداود، 3/450، حدیث:3661
(3) مسلم، ص1103، حدیث:6804 (4) حلیۃ الاولیاء، 10/45، حدیث:14466
(5) ابنِ ماجہ، 1/150، حدیث:228 (6) معجم اوسط، 5/248، حدیث:7223
(7) منہاج العابدین، ص40

تحریری مقابلہ

اہم نوٹ: ان صفحات میں ماہنامہ خواتین کے 38 ویں تحریری مقابلے میں موصول ہونے والے 180 مضامین کی تفصیل یہ ہے:

عنوان	تعداد	عنوان	تعداد	عنوان	تعداد
حضور کی خاتونِ جنت سے محبت	108	بے مروتی	20	پودا لگانا ہے درخت بنانا ہے	52

مضمون بھیجنے والیوں کے نام

حضور کی خاتونِ جنت سے محبت اٹک حضرو: بنت محمد ایوب۔ بہاولپور: یزمان: بنت یونس۔ راولپنڈی: صدر: بنت محمد وسیم ظفر۔ سیالکوٹ: تلواڑہ مغلاں: بنت رزاق احمد، بنت نصیر احمد، اخت عبد الاحد، بنت عارف حسین، بنت فیصل، بنت محمد جمیل، بنت محمد لطیف، بنت محمد نعیم، خوشبوئے مدینہ۔ شفیع کا بھٹہ: بنت آصف علی، بنت اشرف، بنت اشفاق، بنت اصغر، بنت افتخار احمد، بنت افضال، بنت امجد فاروق، بنت تنویر حسین، بنت تنویر، بنت جہانگیر، بنت خالد پرویز، بنت خوشی محمد، بنت ذوالفقار انور، بنت رزاق احمد بٹ، بنت رضاء الحق باجوہ، بنت سرمد، بنت شبیر حسین، بنت شریف، بنت صغیر احمد، بنت طاہر، بنت عارف محمود، بنت عبد القادر، بنت عثمان علی، بنت عرفان، بنت محمد احسن، بنت محمد اشفاق بھٹی، بنت محمد اصغر مغل، بنت محمد امین، بنت محمد انور، بنت محمد اکرم، بنت محمد بوٹا، بنت محمد جان، بنت محمد ناصر، بنت محمد وسیم، بنت ندیم جاوید، بنت کاشف شیراز، بنت یعقوب، ہمشیرہ احسان الٰہی، ہمشیرہ حامد، ہمشیرہ محمد اسماعیل، ہمشیرہ محمد منیب، ہمشیرہ میر حمزہ۔ مظفر پورہ: بنت محمد عمران، بنت ارشد علی، بنت اصغر علی، بنت جاوید حسین، بنت خلیل احمد، بنت شاہد، بنت محمد اجمل، بنت محمد شبیر، بنت محمد طارق، بنت محمد نعیم طارق، بنت محمد نواز، بنت محمد یاسر۔ معراج کے: بنت طاہر حسین، بنت غلام عباس، بنت محمد افضل بھٹی، بنت محمد شفیق، بنت منور حسین۔ ندپور: بنت عبد الستار مدنیہ، بنت محمد صدیق، بنت ہدایت اللہ۔ پاکپورہ: بنت سید ابرار حسین، بنت شاہد، بنت فضل الحق۔ گلبہار: اخت فیصل خان، ام ہلال، بنت ریاض، بنت طارق محمود، بنت محمد شہباز۔ فیصل آباد: جڑانوالہ: بنت محمد صدیق۔ جھمرہ سٹی: بنت محمد انور۔ چیاں: بنت ارشد محمود۔ لاہور: بنت سید اسرار حسین شاہ۔ رائیونڈ: بنت عبد الرشید۔ مزنگ: بنت حافظ علی محمد۔ نشاط کالونی: بنت قاری محمد اقبال۔ ملتان: بنت مدثر۔ نیل کوٹ: بنت غلام حسین۔ میر پور خاص: العطار ٹاؤن: بنت صالح محمد۔ کراچی: بنت رحمت علی، بنت عنایت علی، بنت شاکر، بنت اسماعیل مدنیہ، ام رضا، بنت محمد اکرم۔ دھوراجی: بنت شہزاد احمد۔ نارتھ کراچی: بنت مشیر، بنت جمیل، بنت طفیل الرحمان ہاشمی، بنت عبد الوسیم بیگ، بنت محمد جمیل، بنت محمد زاہد، بنت محمد وزیر خان۔ گوجر خان: بنت ظہیر احمد قاضی۔

بے مروتی خوشاب: بنت امیر حیدر۔ سیالکوٹ: تلواڑہ مغلاں: بنت جاوید سرور۔ شفیع کا بھٹہ: بنت محمد سلیم، ہمشیرہ حنظلہ صابر، بنت انتظار حسین، بنت شمس پرویز، بنت عارف، بنت محمد ندیم میاں۔ مظفر پورہ: بنت محمد نواز، ہمشیرہ قاسم علی۔ معراج کے: بنت محمد عارف۔ ندپور: بنت عبد الستار مدنیہ، بنت محمد صدیق، بنت ہدایت اللہ۔ پاکپورہ: بنت محمد عرفان۔ گھوگا: بنت شہباز احمد۔ فیصل آباد: 137 روڈ سمندری: بنت محمد اشرف۔ جڑانوالہ: بنت محمد صدیق۔ لاہور: بنت نذیر احمد نیازی۔ رائیونڈ: بنت عبد الرشید۔

پودا لگانا ہے درخت بنانا ہے سیالکوٹ: تلواڑہ مغلاں: بنت فیصل مجید۔ شفیع کا بھٹہ: بنت جعفر حسین، بنت اشرف، بنت اعجاز احمد، بنت امجد پرویز، بنت

بشیر احمد، بنت خلیل احمد، بنت راشد محمود، بنت راشد، بنت سعید، بنت سلیم، بنت سید عاشق حسین شاہ، بنت طارق محمود، بنت طاہر محمود، بنت عبد المجید، بنت محمد اشرف، بنت محمد بشیر، بنت محمد حبیب، بنت محمد رمضان، بنت محمد سلیم، بنت محمد شفیق، بنت محمد شوکت، بنت محمد یوسف، بنت ناصر، ہمشیرہ اسامہ بن امین، ہمشیرہ محمد آصف۔ **مظفر پورہ:** بنت ارشد علی خاور، بنت اظہر اقبال، بنت اعجاز، بنت حافظ محمد شبیر، بنت رانا محمد شہباز، بنت غلام میراں، بنت محمد نواز، بنت نعمان شہزاد۔ **نند پور:** بنت عبد الستار مدنیہ، بنت محمد صدیق، بنت ہدایت اللہ۔ **گلبہار:** ام ہلال، بنت سجاد حسین مدنیہ، بنت محمود حسین۔ **فیصل آباد: جڑانوالہ:** بنت محمد صدیق۔ **قصور:** بنت چشتی۔ **لاہور:** بنت اسرار حسین شاہ۔ **رائیونڈ:** بنت عبد الرشید۔ **کوٹ ادو:** بنت مشتاق۔ **کراچی:** بنت گل حسن، بنت محمد اسماعیل، بنت عثمان مدنیہ۔ **نارتھ کراچی:** بنت طاہر احمد، بنت فیاض احمد، بنت محمد فہیم۔ **عرب: بحرین:** بنت مقصود۔

پودا لگانا ہے درخت بنانا ہے

بنتِ اشرف (اول پوزیشن)

(درجہ: دورۃ الحدیث، فیضانِ اُمِّ عطّار شفیع کا بھٹہ سیالکوٹ)

پودا لگانا وہ پیارا عمل ہے جو ماحول کو خوبصورت، ٹھنڈا اور خوشگوار بناتا ہے۔ درخت انسان کے ڈپریشن کو کم کرنے اور سکون فراہم کرنے کا ذریعہ ہیں۔ نیز درخت لگانا پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی سنت سے ثابت ہے اور صحابہ کرام و بزرگانِ دین کا اس پر عمل بھی رہا ہے کہ پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کی آزادی کے لئے اپنے دستِ مبارک سے درخت لگائے۔[1]

درخت لگانے سے جہاں اخروی فوائد ہوتے ہیں وہیں اس سے دنیاوی فوائد بھی حاصل ہوتے ہیں۔ نیز اگر کوئی اچھی نیت سے درخت لگائے تو اسے اس کا ثواب بھی ملے گا۔ پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے درخت لگانے کی ترغیب بھی ارشاد فرمائی ہے۔ چنانچہ 3 فرامینِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم ملاحظہ کیجئے: (1) جس نے کسی ظلم و زیادتی کے بغیر کوئی گھر بنایا یا ظلم و زیادتی کے بغیر کوئی درخت اگایا تو جب تک اللہ پاک کی مخلوق اس میں سے فائدہ اٹھاتی رہے گی تو اسے اس کا جاری رہنے والا ثواب ملتا رہے گا۔[2] (2) جو مسلمان درخت لگائے یا فَصل بوئے، پھر اس سے پرندہ یا انسان یا چوپایا کھائے تو وہ اس کی طرف سے صدقہ شمار ہوگا۔[3] (3) جس نے کوئی درخت لگایا، پھر اس کی حفاظت اور دیکھ بھال پر صبر کیا یہاں تک کہ وہ پھل دینے لگا تو اس میں سے کھایا جانے والا ہر پھل اللہ پاک کے نزدیک صدقہ ہے۔[4]

درخت لگانے کے چند دنیاوی فوائد یہ ہیں

(1) درخت اور پودے کاربن ڈائی آکسائیڈ لیتے اور آکسیجن فراہم کرتے ہیں۔

(2) درخت اور پودے درجہ حرارت کو بڑھنے نہیں دیتے۔

(3) ہوائی آلودگی کو کم کرنے میں معاون ثابت ہوتے ہیں۔

(4) مسواک کرنا ہمارے پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی پیاری سنت ہے، اس سنت کی ادائیگی کے لئے بھی شجر کاری کرنی ہوگی کیونکہ مسواک درختوں سے ہی حاصل ہوتی ہے۔

(5) یہ قحط سالی میں اپنے اندر سے نمی خارج کرتے ہیں جو بادل بناتے ہیں گویا درخت بارش کے آنے کا بھی ایک سبب ہیں۔

(6) زمین کو زرخیز رکھتے ہیں۔

(7) درخت ہمیں لکڑی، کاغذ اور پھل وغیرہ دیتے ہیں۔

اہلِ فارس کی لمبی عمر کی وجہ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ فارِس کے رہنے والے تھے۔ فارِس کے رہنے والے لوگوں کی عمریں لمبی ہوتی تھیں، اس کی وجہ امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ نے یہ بیان کی ہے کہ فارِس کے بادشاہ نہروں کی کھدائی اور شجر کاری میں بہت رغبت رکھتے تھے، اسی وجہ سے ان کی عمریں بھی لمبی ہوا کرتی تھیں۔ ایک نبی علیہ السلام نے فارِس کے لوگوں کی لمبی عمر سے متعلق اللہ پاک کی بارگاہ میں سوال کیا تو اللہ پاک نے ان کی طرف وحی فرمائی کہ ان لوگوں نے میرے شہروں کو آباد کیا، پھر ان میں میرے بندوں نے زندگی گزاری (یہی وجہ ہے کہ وہ دنیا میں زیادہ عرصہ زندہ رہے۔) حضرت امیر معاویہ

رضی اللہ عنہ نے بھی اپنی آخری عمر میں کھیتی باڑی کا کام شروع کر دیا تھا۔[5] الغرض اگر ہم بھی اپنے بزرگوں کی ان مبارک اداؤں کو ادا کرنے کی نیت سے پودے لگائیں گی تو ان شاء اللہ ثواب پائیں گی۔

بنتِ مشتاق عطاریہ
(درجہ خامسہ: جامعۃ المدینہ کنیز فاطمہ، سانواں، کوٹ ادو)

حسان اپنے دادا جان کے ساتھ لان میں بیٹھا واقعہ سننے کا انتظار کر رہا تھا، اسی اثنا میں دادا جان نے پکارا، حسان آج میں آپ کو اللہ پاک کے آخری نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی شجر کاری کا بڑا پیارا واقعہ سناتا ہوں جو یقیناً حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا معجزہ بھی تھا۔ چنانچہ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ پہلے ایک یہودی کے غلام تھے جس نے ان کی آزادی کی ایک شرط یہ بھی رکھی کہ تین سو کھجور کے پودے لگاؤ اور ان کی دیکھ بھال کرو جب وہ بڑے ہو کر پھل دینے لگیں گے تو تم آزاد ہو جاؤ گے!

دادا جان رکے تو حسان جلدی سے بولا: دادا جان اس میں تو سالوں لگ گئے ہوں گے؟ دادا جان: جی بیٹا سالوں لگ جاتے لیکن نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو پتا چلا تو حضرت سلمان سے فرمایا: ساری تیاری کر کے مجھے بتا دینا میں پودے خود لگاؤں گا۔ چنانچہ نبی پاک صلی اللہ علیہ والہ وسلم تشریف لائے اور سارے پودے اپنے مبارک ہاتھ سے لگائے سوائے ایک پودے کے وہ کسی اور صحابی نے لگا دیا تھا، پھر پتا ہے کیا ہوا؟ اس ایک پودے کے علاوہ سارے پودوں پر ایک سال میں ہی پھل آ گیا۔ حسان بولا: سبحٰن اللہ! لیکن دادا جان اس ایک پودے کا کیا بنا؟ دادا جان: بیٹا! جب حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو اس ایک پودے کا پتا چلا تو آپ نے اسے خود دوبارہ لگا دیا اور وہ بھی ایک سال میں پھل دار ہو گیا۔[6]

ہمارا عزم ہے کہ جو پودے آج ہم اپنے وطنِ عزیز کے لئے لگائیں گی اور ان کی دیکھ بھال بھی کریں گی، کیونکہ ہمارا نعرہ ہے کہ **پودا لگانا ہے، درخت بنانا ہے!** احادیثِ مبارکہ میں پودے لگانے کے بڑے بڑے فضائل ہیں: ان میں سے ایک بڑی پیاری فضیلت یہ بھی ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے کوئی درخت لگایا، پھر اس کی حفاظت اور دیکھ بھال پر صبر کیا یہاں تک کہ وہ پھل دینے لگا تو اس میں سے کھایا جانے والا ہر پھل اللہ پاک کے نزدیک اس (لگانے والے) کے لئے صدقہ ہے۔[7]

یاد رکھئے! پودے لگانے کے بعد ان کی نگہداشت رکھنا، ان کو وقت پر پانی دینا اور ان کے درخت بن جانے تک خوب احتیاط کرنا ضروری ہے۔ اگر ایسا نہ کیا گیا تو پودے چند ہی دنوں میں مرجھا کر ختم ہو جائیں گے یا پھر کسی جانور کی غذا بن جائیں گے۔ کیونکہ پودے کی مثال چھوٹے بچے کی طرح ہے، جس طرح والدین چھوٹے بچے کی ہر چیز کا خیال رکھتے ہیں، اسی طرح پودوں کا بھی معاملہ ہے کہ اگر ان کی درست انداز میں آبیاری نہ کی گئی اور ایسے ہی لگا کر چھوڑ دیا گیا تو یہ درخت بننے سے پہلے ہی مرجھا جائیں گے۔ نیز پودے لگانے کے بعد ان کی صفائی ستھرائی اور کانٹ چھانٹ کا بھی خیال رکھنا ضروری ہے تاکہ کسی کو بھی ان کی شاخوں اور ان سے جھڑنے والے پتوں وغیرہ سے تکلیف نہ ہو۔ الحمدُ للہ دعوتِ اسلامی بھی شجر کاری کے حوالے سے اپنی خدمات سر انجام دے رہی ہے۔ شعبہ **FGRF** کے تحت اب تک ملک و بیرونِ ملک میں ہزاروں مقامات پر لاکھوں پودے لگائے جا چکے ہیں اور یہ کام اب تک جاری و ساری ہے۔ آپ بھی حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے مبارک فرامین کی روشنی میں صدقہ جاریہ کا ثواب پانے اور وطنِ عزیز کے ماحول کو خوشگوار بنانے کے لئے دعوتِ اسلامی کی شجر کاری مہم میں حصہ ملائیے، پودا لگائیے اور درخت بنائیے!

---

(1) مستدرک، 2/588، حدیث: 2917 مفہوماً (2) مسند امام احمد، 24/382، حدیث: 15616 (3) بخاری، 2/85، حدیث: 2320 (4) مسند امام احمد، 27/129، حدیث: 16586 (5) تفسیر کبیر، 6/367، 368 (6) تاریخ ابن عساکر، 21/395، دلائل النبوۃ للبیہقی، 2/97 (7) مسند امام احمد، 27/129، حدیث: 16586

تاثرات وسفارشات

محترمہ ام غزالی عطاریہ مدنیہ شعبہ ذمہ دار ماہنامہ خواتین

ماہنامہ خواتین (ویب ایڈیشن) کے متعلق موصول تاثرات وتجاویز میں سے چند تاثرات وتجاویز ضروری ترمیم واضافے کے بعد پیشِ خدمت ہیں۔

بنتِ مقصود عطاریہ (فیضان آن لائن اکیڈمی، بحرین، عرب شریف)

تاثرات: ماہنامہ خواتین (ویب ایڈیشن) اسلامی بہنوں کی اصلاح کا بہترین ذریعہ ہے۔ سلسلہ **رسم ورواج** کے تحت معاشرے میں جو فضول رسمیں رائج ہیں ان کے متعلق بہت خوبصورت اور آسان انداز میں مدنی پھول تحریر ہوتے ہیں۔ دار الافتا اہلِ سنت اور اسلامی بہنوں کے شرعی مسائل سلسلوں میں خواتین کے متعلق جو شرعی مسائل بیان کئے جاتے ہیں ان سے بھی کافی غلط فہمیاں دور ہوتی ہیں اور بہت مختصر انداز میں بے شمار علمِ دین حاصل ہوتا ہے۔

سلسلہ نئی لکھاری خواتین میں مطالعہ کرنے کا شوق پیدا کرنے کا بہترین ذریعہ ہے کیونکہ کسی بھی موضوع پر لکھنے کے لئے اس سے متعلق مختلف کتب سے مواد جمع کرنا پڑتا ہے، کئی آیاتِ کریمہ کی تفاسیر اور احادیثِ مبارکہ شرح کے ساتھ پڑھنے کی سعادت حاصل ہوتی ہے، یوں الحمدُ للہ ایک دو صفحے کا مضمون تیار کرنے کی برکت سے ڈھیر ساری معلومات کا خزانہ ہاتھ آتا ہے۔

مشورہ: اس کو کتابی شکل میں ضرور شائع ہونا چاہیے بلکہ جس طرح ماہنامہ فیضانِ مدینہ کا عشرہ منایا جاتا ہے اسی طرح ماہنامہ خواتین کا بھی عشرہ منایا جائے تاکہ زیادہ سے زیادہ خواتین میں اسے پڑھنے کا جذبہ پیدا ہو اور اس کی اہمیت مزید بڑھے۔ نیز ایسا کرنے سے نہ صرف خواتین بلکہ مَردوں میں بھی اس کا مطالعہ کرنے کا شوق پیدا ہو گا کیونکہ اس میں موجود مضامین خواتین اور مرد سبھی کے لئے مفید ہوتے ہیں۔ اللہ پاک شعبہ ماہنامہ خواتین کی اس کاوش کو قبول فرمائے اور انہیں مزید برکتیں عطا فرمائے۔ آمین

زوجۂ افضال نصیر (فیڈرل بی ایریا کراچی)

السلام علیکم! ماہنامہ خواتین (ویب ایڈیشن) کتابی شکل میں شائع ہو جائے تو زیادہ اچھا ہے۔ اس میں مختصر تحریر کا بھی ایک سلسلہ شامل ہونا چاہیے، کیونکہ مختصر بات سے دین کا پیغام اچھے انداز میں دوسروں تک پہنچایا جا سکتا ہے، بالخصوص وہ خواتین جو لمبی لمبی تحریریں نہیں پڑھ پاتیں ان شاء اللہ وہ بھی بآسانی ان تحریروں کا مطالعہ کرنے میں کامیاب ہو سکیں گی۔

بنتِ شہاب (ویسٹ بنگال)

تاثرات: الحمدُ للہ چند ماہ سے ماہنامہ خواتین پڑھنے کی سعادت حاصل ہو رہی ہے۔ اللہ پاک کے فضل وکرم سے یہ ماہنامہ علمِ دین کا ایک ایسا بہترین خزانہ ہے جو خواتین کی علمی، عملی اور اخلاقی صلاحیتوں کو نکھار رہا ہے۔ اس میں فقہ، حدیث، سیرت، واقعات، عبرت واصلاح کے مدنی پھول بکھرے ہوتے ہیں جو مجھے بے حد پسند ہیں اور الگ الگ مضامین کی وجہ سے پڑھنے میں مزید دلچسپی پیدا ہوتی ہے۔ مجھے سب سے زیادہ دلچسپی شرعی مسائل اور نئی لکھاری کے مضامین پڑھنے میں ہے۔ نیز صرف اس ایک ماہنامے میں، میں نے ایسی ایسی باتیں پڑھی ہیں جو شاید میں سینکڑوں کتابوں کے مطالعے سے حاصل کر پاؤں جس پر میں شعبہ ماہنامہ خواتین کی بہت شکر گزار ہوں۔

اس ماہنامے میں آپ کو کیا اچھا لگا! کیا مزید اچھا چاہتی ہیں! اپنے تاثرات (Feedback)، مشورے اور تجاویز اس ای میل ایڈریس mahnamahkhawateen@dawateislami.net پر یا واٹس ایپ نمبر 03486422931 پر تحریراً بھیج دیجئے۔

اسلامی بہنوں کی مدنی خبریں

از: شعبہ دعوتِ اسلامی کے شب و روز

اسلام آباد کے جامعۃ المدینہ، G-7 میں اہم تربیتی سیشن صاحبزادیٔ عطار کی خصوصی شرکت وبیان

10 جولائی 2025 کو اسلام آباد کے جامعۃ المدینہ، G-7 میں اسلامی بہنوں کے لیے ایک اہم تربیتی سیشن کا انعقاد کیا گیا۔ دوپہر 4 بجے سے شام 6 بجے تک جاری رہنے والے اس پروگرام میں صاحبزادیِ عطار سلمہاالغفار نے خصوصی شرکت کی۔ اس موقع پر نگرانِ اسلام آباد سٹی و مشاورت، زون نگران، اور یوسی وسیکٹر نگران اسلامی بہنیں بھی موجود تھیں۔ صاحبزادیِ عطار سلمہاالغفار نے بیان کرتے ہوئے اس بات پر زور دیا کہ ذمہ دار اسلامی بہن میں نرمی، اخلاص اور نیکی کی دعوت دینے کا حوصلہ ہونا چاہئے۔ اس کے علاوہ انہوں نے بے پردگی اور بے حیائی سے بچاؤ، نیک اعمال اپنانے اور اپنے لیے بہتر نعم البدل تیار کرنے پر زور دیا۔ اس دوران نگرانِ پاکستان مجلسِ مشاورت اسلامی بہن نے سلائیڈز کے ذریعے دینی کاموں کی کارکردگی پر رہنمائی کی اور آئندہ کے اہداف مقرر کیے۔ آخر میں تمام شعبہ جات کو دینی کاموں کو بڑھانے کی ترغیب دی گئی جس پر اسلامی بہنوں نے مزید دینی سرگرمیوں میں حصہ لینے کا بھرپور عزم کیا۔

شعبہ روحانی علاج کے تحت ٹریننگ سیشن کا انعقاد رکن عالمی مجلسِ مشاورت اسلامی بہن نے تربیتی بیان کیا

4 جولائی 2025 کو دعوتِ اسلامی کے شعبہ روحانی علاج للبنات کے تحت ذمہ داران کی تربیت کے لیے ایک اہم آن لائن نشست کا انعقاد کیا گیا جس میں صوبائی اور شہر سطح کی ذمہ دار اسلامی بہنیں شریک ہوئیں۔ نشست کا آغاز رکن عالمی مجلسِ مشاورت اسلامی بہن کے تربیتی بیان سے ہوا جنہوں نے ذمہ داران کو شعبے کی حالیہ کارکردگی اور مستقبل کے اہداف کے حوالے سے اہم نکات بتائے۔ انہوں نے شعبے کی کارکردگی کو بہتر بنانے اور اسلامی بہنوں کو دینی کاموں میں حصہ لینے کی ترغیب دینے پر زور دیا۔ اس موقع پر کراچی، لاہور، اسلام آباد سمیت دیگر صوبوں کے لیے فزیکل سیشنز کے اہداف مقرر کیے گئے جبکہ دیگر صوبوں کے لیے آن لائن سیشنز کے انعقاد کا بھی فیصلہ کیا گیا۔

کراچی یونیورسٹی میں شعبہ تعلیم اسلامی بہنوں کے زیرِ اہتمام نیکی کی دعوت کا سلسلہ

13 جولائی 2025 بروز ہفتہ، کراچی یونیورسٹی کے مختلف شعبہ جات کی خواتین اساتذہ اور فیکلٹی ممبران کے درمیان شعبہ تعلیم اسلامی بہنوں کی جانب سے نیکی کی دعوت کا سلسلہ ہوا۔ نیکی کی دعوت کے دوران شعبہ تعلیم کی ذمہ دار اسلامی بہنوں نے خواتین اساتذہ اور فیکلٹی ممبران کو شعبے کے تحت ہونے والے دینی کاموں، تعلیمی سرگرمیوں اور آئندہ کے اقدامات کے بارے میں تفصیل سے آگاہ کیا۔ اس موقع پر شعبہ تعلیم کی کاوشوں اور اقدامات کو سراہتے ہوئے فیکلٹی ممبران نے اس کی اہمیت اور مثبت اثرات کو تسلیم کیا۔ انہوں نے شعبے کی دینی سرگرمیوں کو مزید مضبوط بنانے اور اس میں

بھرپور تعاون فراہم کرنے کا یقین دلاتے واضح کیا کہ وہ شعبہ تعلیم کی جانب سے پیش کردہ دینی اور اخلاقی تربیت کے پروگراموں میں فعال کردار ادا کریں گی اور دینی اقدار کو اپنی تدریس اور کردار کا حصہ بنائیں گی۔ انہوں نے کہا کہ اس طرح کے نیکی کی دعوت کے سلسلے چلتے رہنے چاہئیں کیوں کہ اس کے سبب تعلیمی اداروں میں مثبت تبدیلی اور اخلاقی اقدار کے فروغ کے لیے ایک مثبت فضا قائم ہو گی۔

لاہور سٹی میں شعبہ اصلاحِ اعمال کا ٹریننگ سیشن دینی کاموں کے فروغ پر زور

11 اور 12 جولائی 2025 کو لاہور سٹی میں شعبہ اصلاح اعمال کے زیرِ اہتمام اسلامی بہنوں کا ایک ٹریننگ سیشن ہوا۔ سیشن میں لاہور سٹی، صوبہ پنجاب، سٹی، ڈویژن، ڈسٹرکٹ، تحصیل اور ٹاؤن سطح کی اسلامی بہنوں نے شرکت کی۔ اس موقع پر شعبہ اصلاح اعمال کی عالمی سطح کی ذمہ دار اسلامی بہن نے بذریعہ آن لائن شعبے کے حوالے سے تربیت فراہم کی اور اسلامی بہنوں کے سوالات کے جوابات دیئے۔ پاکستان نگران اسلامی بہن نے فضول گوئی کے موضوع پر بیان دیتے ہوئے کہا کہ محشر کے دن ہم اپنا نامہ اعمال کس طرح پڑھ کر سنائیں گی، اگر فضول گفتگو سے بھرپور ہو گا۔ اس موقع پر شعبہ اصلاح اعمال پاکستان سطح ذمہ دار نے شعبے کی کارکردگی کا جائزہ لیا اور دینی کاموں کو بڑھانے کے لیے تربیت فراہم کی۔ اس موقع پر سیشن میں شریک اسلامی بہنوں نے شعبے کے دینی کاموں کو مزید بڑھانے کی اچھی اچھی نیتوں کا اظہار کیا۔

گلگت بلتستان کے شہر جٹیال میں ذمہ داران کے لئے ٹریننگ سیشن کا انعقاد

22 جون 2025 کو دوپہر 3:00 سے 5:00 بجے تک، صوبہ گلگت بلتستان کے شہر جٹیال میں ایک ٹریننگ سیشن کا انعقاد کیا گیا۔ سیشن میں ذیلی حلقہ جات جٹیال، سلطان آباد، رحمان آباد اور سکور سے تقریباً 35 ذمہ دار اسلامی بہنوں نے شرکت کی۔

پاکستان مجلسِ مشاورت کی نگران اسلامی بہن نے ”علمِ دین کے فضائل“ کے موضوع پر خصوصی بیان کیا جس میں اسلامی بہنوں کی مختلف امور پر ذہن سازی کی گئی۔ اس میں شامل اہم نکات میں مسلک، معلمات اور مبلغات کی فہرست تیار کرنا، ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں شرکت، اجتماعات کو مضبوط بنانا، مدرسۃ المدینہ بالغات میں پڑھنا یا پڑھانا اور نئی جگہوں پر دینی کام شروع کرنا شامل ہیں۔ تربیتی سیشن کے آخر میں نگران اور ذمہ دار اسلامی بہنوں نے پاکستان مجلسِ مشاورت کی نگران سے ملاقات کی۔ ذمہ داران کی نمایاں کارکردگی پر حوصلہ افزائی کے لیے رسائل اور تحائف بھی تقسیم کیے گئے۔

گوریکوٹ گلگت میں جامعۃ المدینہ گرلز کے تحت رداپوشی اجتماع مدنیہ اسلامی بہنوں کی رداپوشی اور اسناد کی تقسیم کا سلسلہ ہوا

18 جون 2025 کو بدھ کے روز صوبہ گلگت کے شہر گوریکوٹ میں قائم جامعۃ المدینہ گرلز کے تحت ایک رداپوشی اجتماع کا انعقاد کیا گیا جس میں جامعۃ المدینہ کی طالبات، اُن کے گھر کی اسلامی بہنوں اور ذمہ داران اسلامی بہنوں نے شرکت کی۔ اس اجتماع میں پاکستان مجلس مشاورت کی نگران اسلامی بہن نے بذریعہ آڈیو لنک ”علمِ دین کے فضائل“ کے موضوع پر بیان کیا۔ اس موقع پر جامعۃ المدینہ گرلز سے فارغ التحصیل 11 اسلامی بہنوں کی رداپوشی ہوئی اور انہیں اسناد دی گئیں۔ پاکستان مجلس مشاورت کی نگران اسلامی بہن نے بیان کرتے ہوئے طالبات کو آٹھ دینی کاموں میں عملی شرکت کی ترغیب دی جس پر اجتماع میں موجود اسلامی بہنوں نے دینی کاموں میں مزید حصہ لینے، ہر بدھ کو ہونے والے سنتوں بھرے اجتماعات میں پابندی سے شرکت کرنے، مدرسۃ المدینہ بالغات میں پڑھنے پڑھانے اور نیکی کی دعوت دینے کا عزم ظاہر کیا۔

اسلامی بہنوں کی مزید مدنی خبریں جاننے کے لئے
اس ویب سائٹ کا وزٹ کیجئے
news.dawateislami.net

اسلامی بہنوں کے دینی کاموں کا اجمالی جائزہ

جون 2025 / ذوالحجۃ الحرام 1446ھ کے دینی کاموں کی کارکردگی

دینی کام		نیشنل	انٹرنیشنل	ٹوٹل
منسلک اسلامی بہنیں		1052463	326984	1379447
ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماعات	تعداد اجتماعات	11419	5849	17268
	شرکائے اجتماعات	413657	162536	576193
مدرسۃ المدینہ (بالغات)	مدارس المدینہ کی تعداد	12346	5142	17488
	پڑھنے والیاں	111823	39044	150867
ہفتہ وار رسالہ پڑھنے / سننے والیاں		749565	176651	926216
مدنی مذاکرہ سننے والیاں		148348	41214	189562
روزانہ گھر درس دینے / سننے والیاں		118425	45643	164068
وصول ہونے والے نیک اعمال کے رسائل		118110	43119	141229
ہفتہ وار علاقائی دورہ (شرکائے علاقائی دورہ)		35455	14513	49968

جون 2025 میں اسلامی بہنوں کے 13 شعبہ جات میں ہونے والے کورسز و سیشنز کی مجموعی کارکردگی

	مقامات	شرکا
مدنی کورسز / سیشنز	6816	81089

41واں تحریری مقابلہ عنوانات برائے نومبر 2025

1 حضور کی عثمانِ غنی سے محبت

2 حق تلفی

3 محدود آمدنی اور گھر کا بجٹ

مضمون بھیجنے کی آخری تاریخ 20 اگست 2025

مزید تفصیلات کے لئے اس نمبر پر رابطہ کریں صرف اسلامی بہنیں: +923486422931

فیضانِ صحابیات کھڑی شریف کشمیر

الحمدللہ مرشد کریم کی دعاؤں کے صدقے دعوتِ اسلامی کے تحت اسلامی بہنوں کا مدنی مرکز بنام **فیضانِ صحابیات پُل منڈا گاؤں کھڑی شریف کشمیر** کا افتتاح 2022 میں ہوا۔

فیضانِ صحابیات کھڑی شریف کشمیر میں ہونے والے دینی کام

- الحمدللہ فیضانِ صحابیات کھڑی شریف کشمیر میں شارٹ کورسز بھی کروائے جاتے ہیں۔
- روزانہ دوپہر 2 تا 4 بجے (چھوٹی بچیوں کو قرآنِ پاک کی تعلیم دینے کے لئے) گلی گلی مدرسۃ المدینہ لگایا جاتا ہے۔
- بروز جمعہ دوپہر 2 تا 4 بجے اسلامی بہنوں کا ہفتہ وار سنتوں بھرا اجتماع ہوتا ہے جس میں شریک ہو کر اسلامی بہنیں علمِ دین کے مدنی پھول حاصل کرتی ہیں۔
- روزانہ صبح 9 تا 11 بجے مدرسۃ المدینہ بالغات بھی لگتا ہے جس میں تربیت یافتہ اسلامی بہنیں بڑی عمر کی خواتین کو درست قواعد و مخارج کے ساتھ قرآنِ پاک کی تعلیم دینے کے ساتھ ساتھ ان کی شرعی، اخلاقی اور تنظیمی تربیت بھی کرتی ہیں۔

اللہ پاک فیضانِ صحابیات کھڑی شریف کشمیر کو مزید ترقیوں سے نوازے۔ آمین

ib.darulsunnahpak@dawateislami.net

اپنے تاثرات (Feedback)، مشورے اور تجاویز نیچے دیئے گئے ای میل ایڈریس اور (صرف تحریرا) واٹس ایپ نمبر پر بھیجئے:

mahnamahkhawateen@dawateislami.net صرف اسلامی بہنیں: +923486422931

پیش کش: شعبہ ماہنامہ خواتین، مجلس ماہنامہ فیضانِ مدینہ دعوتِ اسلامی